

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234372

UNIVERSAL
LIBRARY

۱۰۰۲

۲۸۳۵

۱۲/۱/۱۳۵۰

تایخ عرب الاسلام

ترجمہ

التایخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الوہاب
المعروف بہ ابن الاثیر الجوزی الملقب بغزالدین رحمہ اللہ

جسین ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور بنی صلعم و خلفائے راشدین
و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام سوائے زمین کے سلاطین اسلامیا و اقوام معاصرین کا بیان
۱۲۹۱ء تک ایسی شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار صفحوں میں یہ کتاب ختم ہو گئی

جلد چہارم

جسین اہل عرب کے اور ان کی بڑی شیعہ کی بیان کیا گیا ہے جو ان کے درمیان مانہ جاہلیت میں نہ تھے
اور جس سے عرب کی قدیمی حالت معلوم ہوتی ہے اور جسین اہل عرب کے کثیر شیعہ عربی شعاع جمع کئے گئے ہیں

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان متوطن امپور و ترجمہ سرشتہ علوم فنون کانپور

نے

عربی سے اردو میں ترجمہ کیا

مطبع عجمی واقع حیدرآباد دکن میں چھاپی گئی



فیس جلد و دو پیسہ چھاپہ

حق طبع محفوظ ہے

مضامین و مساجد

جلد چہارم

خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
فہرست ہذا	۳	اور بکر تغلب اور بنی القین سے	۱۳
دیباچہ پستہ جم	۱۳	زہیر بن جباب الکلبی اور بنی تھامہ کا اجتماع -	۱۸
زبانہ جاہلیت کے ایام عرب		بنی انض بن غطفان کی فتح مکہ پر اور ادن کا ایک حصہ بنانا	۳
۱ اس کتاب میں ایام جاہلیت کے بڑے بڑے واقعات کا بیان	۱۰	زہیر کا بنی غطفان پر چڑھ کر جانا اور ادن کے حرم کو بے کار کر دینا -	۳
زہیر بن جباب الکلبی کی لڑائی غطفان			۱۹

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۲۹	حجر کا مزار کو کہانا اور اوسکا لقب آکل المرار ہونا۔	۱۲	۵ بکر و تغلب پر زہیر کی ولایت اور ابن زیاہ کا اوسے مانا	۵
۳۰	حجر کا شامیون سے لڑکر او خنین شکست دینا اور زیادہ اور ہند کا قتل۔	۱۳	۲۰ مگر اوسکا بچکر نخل جانا۔	۶
	حجر اور ابن ہبواہ کے معاہدے ہونے پر اعتراض اور اوسکی توجیہ	۱۴	۲۲ زہیر کا یمن والون کو لے کر بکر و تغلب پر جانا اور اوسکی فتح۔	۷
			۲۳ زہیر کی لڑائی نبی القین سے	۸
			۲۴ زہیر کا خالص شراب پیکر مانا	
حجر ام القیسین کا قتل اور اوس کے قتل سے		یوم البدر ان		
جولڑا سیانچ ہونے پر ام القیسین کی وفات کا				
۳۲	۱۵ بکر پر حجر اور عمر و اور حارث کی حکومت	۲۴	۹ زیادہ کی تاخت حجر و ربیعہ پر اور حجر کا اوسکے پیچھے جانا	۹
۳۳	۱۶ حارث کا مزدکی ہو کر حیرہ کا پادشاہ ہونا اور نو شیردان کے وقت منذر کا حارث کے خاندان کو قتل کرنا	۲۵	۱۰ عوف اور عمر و کا زیادہ کے پاس جانا اور ام اناس کی پیدائش اور عمر و کی زیادہ سے ناراضی	۱۰
		۲۶	۱۱ سدوس اور صلیع کی جاسوسی اور ہند حجر کی جودہ کی بیوفائی	۱۱

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۷	حارث کی موت ایک بہن کا	۲۳	منذر کا امر القیس پر فوج بھیجنا اور اس کا عرصہ کے	۲۲
۱۸	گرم گوشت کھانے سے - ۳۴	۲۴	قبائل میں پناہ لیتا پھرنے - ۲۲	۲۲
۱۹	حارث کا اپنے چار بیٹوں کو عرب کے قبائل پر جدا جدا حاکم مقرر کرنا - ۳۵	۲۵	سموال کی سفارش سے امر القیس کی قیصر کے پاس جانا اور طاح کی خفی سے قیصر کا امر القیس کو مار ڈالنا - ۲۴	۲۴
۲۰	حجر کا بنی اسد کو اور بنی اسد کا حجر کو قتل کرنا - ۳۶	۲۵	حارث غسانی کا سموال سے امر القیس کی امانت طلب کرنا اور اس کا نہ دینا - ۲۶	۲۶
۲۱	حجر کے قتل کی خبر اور وصیت امر القیس کو پھونچنا اور بنی اسد سے انتقام لینے کا ارادہ	یوم خزاز		
۲۲	امر القیس کا بکرا اور تغلب کو بنی اسد پر لیجانا اور دہوکہ سے بنی کنانہ کو مارنا اور بنی اسد کا قتل کرنا - ۳۰			
۲۳	امر القیس کم بخت تغلب کا چھوڑ دینا اور اس کا مرثد اور قمر کی مدد سے بنی اسد پر غزا کرنا - ۳۲	۲۶	مین کے پادشاہ کے پاس عرب کے سرداروں کا قیدیوں کے چھڑانے کو جانا اور اس کا بعض سرداروں کو پکڑ رکھنا - ۲۷	۲۷

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۵۹	جاس اور اسکے باپ بھائیوں کا بھاگ کر اپنی قوم میں جانا اور کلیب کا دفن -	۳۳	کلیب کا تمام معد کو لیکر ندج پر جانا اور اس کی فتح اور یہ نہ معلوم کہ اس وقت معد کا رئیس کون تھا	۲۷
۴۰	جلیلہ کا مرہ پاس جانا اور لڑائی کی خبر سنانا اور اپنے سرسرا لڑائی سے غدر کرنا -	۳۴	کلیب کا قتل اور بکر تغلب کی لڑائی	
۴۳	مہلہل کا کلیب کے مقتل پر جانا اور اس کا مرثیہ کہنا -	۳۵		
۶۵	مہلہل کے سفیروں کا مرہ پاس جانا بکر اور تغلب میں لڑائی کا قائم ہونا اور مہلہل کا مرثیہ بکر اور تغلب میں غنیمت اور اور فو نائب اور داروات اور قصبات اور قصبہ کی لڑائی	۳۶	کلیب کا نسب اور کلیب کے لقب کی وجہ اور ربیعہ سے صاحبان کے توت تمام بنی معد کے تین سردار اور کلیب کا غور اور جاس کی بہن جلیلہ سے لبسوس کی مہان سعد کی اونٹنی کا کلیب کے حامین جانا اور اس کا اونٹنی کو مارنا -	۲۸
۶۸	جاس اور ابونویرہ کی کشتی ابونویرہ اور جاس کا قتل اور کلیب کا بیٹا ہجرس	۳۷	سعد اور لبسوس کا دہائی دینا اور جاس کا غفلت میں کلیب کو قتل کرنا	۲۹
۷۱		۳۸	جاس اور اس کے باپ مرہ کی گفتگو اور بکر کی تیاری لڑائی کے لئے -	۳۰
		۳۹		۳۱
		۴۰		۳۲
		۵۸		

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
صفحہ نمبر	حارث ابوح اور بنی تغلب کی لڑائی	صفحہ نمبر	مرہ کے صلح کے پیغام کو مہلبہل کا نہ ماننا اور بحیر کے قتل کے سبب سے حارث بن عباد کا بھی لڑائی میں شریک ہونا۔
۳۸	بکر و تغلب کی صلح اور تغلب کا شام کو جانا اور بکر و تغلب کی مکرر لڑائی۔	۴۱	لڑائی میں شریک ہونا۔
۸۰	حارث کے پاس عمرو بن کلثوم کا جانا اور حارث کی تغلب سے چڑھائی اور شکست۔	۴۲	بکر کا قرضہ کی لڑائی میں سر منڈنا اور حذر کا ابن خاق کو مارنا۔
۸۱		۴۳	حارث کا مہلبہل کو گرفتار کر کے ایک دہو کہ سے چھوڑ دینا۔
	عین اباع کی لڑائی	۴۴	بکر و تغلب کی بڑی لڑائی ان اور مدت جنگ۔
۸۳	حارث الاعرج کا نسب	۴۵	مہلبہل کا لڑائی موقوف کر کے عین کو چلا جانا۔
۵۰	منذر کا حارث پر چڑھائی کرنا اور اپنی اپنی ادلاؤ کی لڑائی کا معاہدہ۔	۴۶	مہلبہل کا جنب میں جانا اور ادن کا اوس کی بیٹی کو چھین لینا۔
۵۱	منذر کا خلاف معاہدہ کی در کو بھیج کر حارث کے بیٹوں کو قتل کرنا اور شمر کا حارث کے پاس حاکم دغا کا حال کہنا۔	۴۷	مہلبہل کو عمرو کا قید کرنا اور پیسا رکھ کر مار ڈالنا۔
۵۲		۴۸	
۸۴		۴۹	

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
	مضرط الحجارہ کا قتل		۵۳ حارث کا منذر کو قتل کر کے	
۶۰	عمر بن مہند کا عمرو بن کلثوم	۸۵	حیرہ کو لوٹنا اور غریبان بت	
۹۶	اور اوسکی ماں لیلیٰ کو بلانا۔		حلیمہ منذر بن العنبر بن السامک قتل	
۶۱	ابن کلثوم کا ابن مہند کو اپنی ان کے			
	خدمت کرانیکے سبب مار ڈالنا		۵۴ منذر اسود کا حارث الاعرج	
	کلاب کی اول لڑائی	۸۶	پر چڑھائی کرنا۔	
۶۲	کنزہ کی حکومت اور حارث اور		۵۵ حارث کی منادی پر لبید کا	
۹۸	بیٹوں کی معد کے قبائل پر حکومت	۸۷	منذر کو جا کر قتل کرنا اولبید کا	
۶۳	حارث کے بیٹوں شرجیل اور	۸۷	قتل اور حارث کی فتح۔	
	لڑائی اور ابو خش کا شرجیل کو قتل		۵۶ منذر کا حارث کو بیٹی دیکر	
۹۹	کرنا اور سلمہ کی اوسس ناراضی	۸۹	روک رکھنا اور لڑائی میں راجا	
۶۴	ابو خش کا جواب اور ضبیعات	۹۰	۵۷ علقمہ کا اپنے بھائی ساس اور اپنی	
۱۰۲	واقعہ کا بیان۔		قوم کے قیدیوں کو حارث کے چھڑا	
۶۵	شرجیل کے اہل و عیال کو بنی	۹۳	۵۸ منذر کو اور اوس کے سردار کو	
	تمیم کا بچانا اور معدی کرکے		دھوکہ سوا کر غسانیوں کا قتل کرنا	
	مرثیہ۔	۹۴	۵۹ پچھلے واقعہ کے اختلافات	
			اور اونکی اصلیت۔	

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۰۸	زہیر بن خدیجہ و خالد بن جعفر بن کلاب و رحار بن ظالم المری قتل اور حران کی لڑائی	۱۰۸	ادارہ کی اول لڑائی	۱۰۸
۱۰۹	۱۔ زہیر کے بیٹے شاس کو راج غنوی کا مار ڈالنا اور زہیر کے برخلاف عام لوگ غنویوں کی حمایت کرنا	۱۰۹	۶۶ سلمہ کا قتل کے پاس سے بکر کے پاس جانا اور منذر کی بکر پر چڑھنا اور ادارہ پر اوٹخانہ فتح کرنا۔ ۱۰۳	۱۰۹
۱۱۱	۲۔ زہیر کا ایک عہد کے ذریعے شاس کے قاتل کا پتا لگانا اور بنی عیسٰی اور بنی عامر کی لڑائی	۱۱۱	ادارہ کی دوسری لڑائی	۱۱۱
۱۱۲	۳۔ ہوازن کا زہیر کے برخلاف ملنا اور تماضر کے بھائی کا زہیر کی خبر خالد کو دینا۔	۱۱۲	۶۷ عمرو بن المنذر کے بیٹے کو سویکا قتل کرنا اور ابن ملقط الطائی کا ابن المنذر کو زرارہ کے برخلاف بھڑکانا۔	۱۱۲
۱۱۳	۴۔ خالد کا ہوازن کو لیکر زہیر پر اور اسے قتل کرنا۔	۱۱۳	۶۸ زرارہ کا مرنا اور عمرو بن عمرو کا طی پر جا کر طریفون کو قتل کرنا۔	۱۱۳
۱۱۴	۵۔ خالد کا نعمان کے پاس جا کر بناؤ اور حارث کا وہاں جا کر اسے قتل کرنا۔	۱۱۴	۶۹ ابن المنذر کا تمیم کو قتل کرنا اور برجی شاعر کا قتل	۱۱۴
۱۱۵	۶۔ مہوکہ سے قتل کرنا۔	۱۱۵	۷۰ بنی تمیم اور قریش کی شرم دلائی والی باتیں۔	۱۱۵

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
	ایام واس و خبر اجوبی عیسیٰ و بنی ذبیان کے درمیان ہوئے تھے			
۱۲۸	قیس کا بیسے ذات الحوashi کے سبب جھگڑا اور قیس کا اسکے اونٹ پر کڑ فروخت کرنا۔	۱۱۸	حارث کا بنی تمیم میں پناہ گیر ہونا اور نعمان و رہوا زن اور عامر کو ام پر جانا اور ایک عورت کا زرارہ کو اونکی تفصیلی خبر دینا۔	۷۶
۱۳۰	داحس گھوڑا اور اسکی سپدیش		زرارہ کا اہل عیال کو بلا دینے کی طرف روانہ کرنا اور بنی عامر کا اون کے پیچھے جانا اور بنی دارم	۷۷
۱۳۱	قیس کی تاخت بنی ربیع پر اور داحس وغیرہ کا اون سے لینا۔	۱۲۰	اور بنی عامر کی لڑائی۔	۷۸
۱۳۳	قیس کا قریش کی مفاخرت سے آڑہ ہو کر بنی بدر میں چلا جانا۔	۱۲۲	پادشاہ حیرہ کا حارث کے دوست ستانا اور حارث کا پادشاہ کے بیٹے کو مار ڈالنا۔	۷۹
۱۳۴	خدیفہ کا قیس کے گھوڑوں کے ادب بیچ کا اور قیس کے اجارے سے منع کرنا	۱۲۴	حارث کا استجارہ زرارہ اور ضمیر کے پاس اور عمرو بن لاطنہ بے پرتلا پاکراو سے چھوڑ دینا۔	۸۰
۱۳۶	ورد اور خدیفہ کی قیس اور خدیفہ کے گھوڑوں کی تیز رفتاری کی نسبت شرط لگانا۔	۱۲۷	حارث کا شام میں نیکمیا چاکر پناہ گیر اور وہاں اسکی اومنی کو اور ایک رستہ کو اکوہن کو قتل کرنا اور نیکمیا کو مروا دینا	
	داحس وغیرہ اور خطار و خفا گھوڑے	۱۲۷		

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۷	توڑنا اور انصار کا صلح کے لئے کوشش کرنا اور کچھ فائدہ مترتب نہ ہونا	۱۳۸	اور شرط اور غایت کی تعداد اور حد کا دوس کے بکٹنے کو ایک آدمی کا کھڑا کرنا۔	۸۸
۱۲۸	فرزادہ اور عبس کی سخت لڑائیاں اور مالک حارث وزید کا اور ریا کے بیٹوں کا قتل۔	۱۳۹	جس کے روکنے پر قیس اور خدیفہ میں اختلاف پڑنا۔	۸۹
۱۲۹	خدیفہ اور قیس کی صلح اور قیس اور ربیع کے مہون بیٹوں کا قتل۔	۱۴۰	قیس اور خدیفہ میں شروفساد کا پڑ جانا اور قیس کا نذیر کو قتل کرنا اور فرزادہ بھا خدیفہ کا مالک بن نہر بیر کو مارنا اور	۹۰
۱۵۰	عبس اور فرزادہ میں مکرر لڑائی کا آغاز اور خدیفہ کا تمام بطون غطفان کو لیکر عبس پر آنا اور عبس کا مقابلہ کیے ہوئے	۱۴۱	بنی عبس کا اس سے ناراض ہونا قیس اور ربیع کا اتفاق اور غترہ کا مرثیہ مالک پر۔	۹۱
۱۵۱	فرزادہ کا لوٹ میں پڑ جانا اور عبس کا اوپھیں سخت عیب دینا اور خدیفہ اور عبس کے قتل	۱۴۲	ربیع کا خدیفہ کے جوار میں جانا اور مالک کے قتل پر وہاں سے بھاگنا	۹۲
۱۵۲	فرزادہ اور بنی بدر کے ہتھام کے واسطے سناک مثنیاء عربوں کو عبس پر لانا دور وز کی لڑائیوں کے بعد فرزادہ	۱۴۳	فرزادہ اور عبس کی پہلی لڑائی اور خدیفہ کی گرفتاری اور دونوں فریق میں صلح۔	۹۳
۱۵۳	کا لڑائی موقوف کر کے لوٹ جانا	۱۴۴	سناک کے بھڑکانے اور خدیفہ کا صلح	۹۴
۱۵۴	عبس کا شیبان میں جانا اور اس کے	۱۰۰		

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۴	دختنوس کا پھچان جانا کہ دشمن کو ہماری خبر ہو گئی۔	۱۵۷	جھگڑا اور عاویہ پادشاہ ہجر کی تباہی اور شکست عیس سے۔	۱۰۱
۱۶۵	پاسے اونٹوں کے دوڑنے سے تیمم کی درستی میں فرق آنا اور عیس عامر کا اون پر حملہ اور تیمم کی شکست اور دختنوس کا مہرہ لقیط پر۔	۱۵۸	بنی عامر اور تیمم الرباب میں جانا اور اون سے لڑائی جھگڑے	۱۰۲
۱۶۸	قیس کا بنی خندف کو کچھ خوراک دینا اور انکار پر اوپر کی لڑائی کا ہونا	۱۶۰	عیس کا لڑائیوں سے دل تنگ ہونا اور فزارة و صلح کر کے او میں لٹ آنا۔	۱۰۳
۱۶۹	بحرین عربوں میں مجوسیت کا پھیلنا	۱۶۱	قیس کا نصرانی ہو کر راہب بن جانا اور حج کے ہاتھ سوار جانا اور او کے بیٹے فضالہ کا نبی صلعم کے پاس آنا۔	
یوم ذات نکیف		یوم شجبلہ		
۱۷۰	قریش اور بنی بکر کی لڑائی حرم کی ولایت کیلئے اور بنی بکر کی شکست	۱۶۲	۱۰۴ لقیط کا عامر و عیس پر اسد عطفان وغیرہ کو لیکر چڑھائی کرنا۔	
۱۷۱	قارہ اور قارہ کی مثل۔	۱۶۳	۱۰۵ کرب کا لقیط کی چڑھائی کی خبر بنی عامر کو ایک مزمین دینا۔	
تَمَتُّ		۱۶۳	۱۰۶ قیس کا اونٹوں کو پیاسا رکھنا اور	



جس وقت سحاب رحمت رالعبالمین نے اپنی غایت خاص سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور آپ کے وجود باوجود کی کبریت عربوں کی قوت نے ایک مرکز پر قرار پکڑا اور ان کو ایسی ہمت ہوئی کہ اپنے آپ کو مجتمع کر کے جزیرۃ العرب سے باہر نکلے۔ اور مفتاح خزائن قیصر و کسریٰ ان کے ہاتھوں میں آگئیں۔ اور بے انتہاد دولت اور اقوام متمدنہ کے میل جول نے ان کی آنکھوں پر کے پردہ بھالت اٹھا دے۔ تو ان کو علوم و فنون کے سیکھنے سکھانے کا شوق پیدا ہوا۔ اور اپنے کارہائے نمایان اور دیرپا کے لکھنے اور اپنی یادگار ہم تک پھونچا دینے کی طرف توجہ کی۔ اور اس سلسلہ میں انہیں اپنے قدیمی امی آباد اجداد یاد آئے۔ اس واسطے انہوں نے چاہا کہ ان کے حالات ماضیہ بھی دریافت کریں اور اپنی تاریخ کی ابتدا ٹھیک ٹھاک کر نیکی واسطے

اونہیں بھی قلم بند کر لیں۔

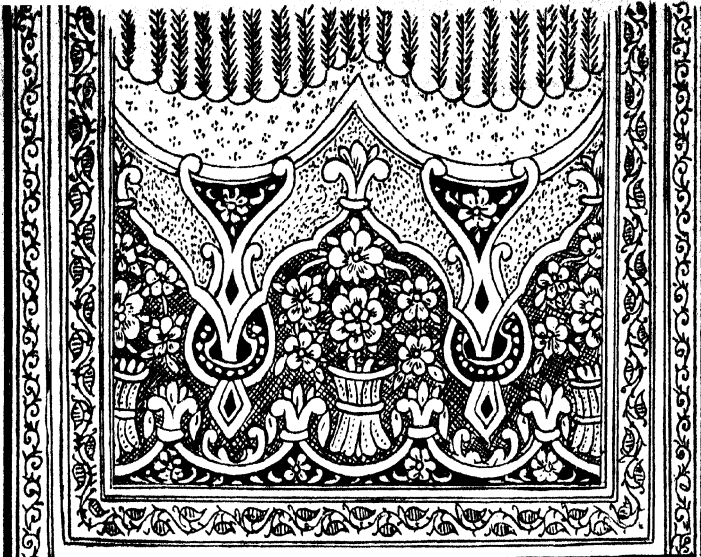
مگر اسلام کی اشاعت سے قبل جاہلیہ کے زمانہ میں اہل عرب میں تاریخ نویسی کا کسی کو شوق نہ تھا۔ بلکہ یہ کہنے کے ادن کو لکھنا پڑھنا ہی نہ آتا تھا۔ ادن کے یہاں نہ تو کوئی عام سن و سال تھا۔ اور نہ کوئی تاریخ مقرر تھی کہ جس سے وہ زمانہ کا حساب کرتے اسوجہ سے پچھلی تاریخ کا دریافت ہونا غیر ممکن تھا۔ لیکن ادن میں یہ دستور تھا۔ کہ جب کوئی بڑا واقعہ ہوتا تو ادن کے شاعر اپنے تفاخر اور اظہارِ رنج و راحت وغیرہ کے لئے اس کا کچھ کچھ ذکر اپنی نظموں میں کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ بدوی زندگی کی وجہ سے عربوں کا حافظہ غضب کا ہوتا تھا اور مونا بھی چائے تھا۔ وہ اشعار اور قصائد قبائل میں نسلاً بعد نسل یاد چلے آتے اور لکھی ہوئی تاریخ کا ایک حیثیت سے کچھ مدت تک کام دیا کرتے تھے اسوقت مسلمانوں نے اپنے آبا و اجداد کی تاریخ تو کوئی نہیں بانی البتہ یہ نظمیں ادن میں مل گئیں۔ اونہیں ادنہوں نے اپنی تحریر میں نظم کر دیا مگر چونکہ اشاعت اسلام کے جوش و خروش میں ادن کے اچھے اپنے لائق ہونہار لوگ کثرت سے شربت شہادت پی چکے اور اس دایرہ ناپائیدار سفر کر چکے تھے۔ اور ادن کے ساتھ ان نظموں کے اکثر حصہ خاک میں مدفون ہو کر ہمیشہ کے لئے کنج عدم میں جا پڑے تھے۔ اور معدوم ہوتے جاتے تھے اس لئے جو نظمیں ہاتھ آئیں وہ بے سلسلہ اور بے سر و پا اور متفرق ہاتھ میں اہل علم نے ادنیٰ تحقیقات میں حتی الامکان خوب چہان بین کی۔ اور جو کچھ ٹوٹے بھوٹے قصص و حکایات ان نظموں کے متعلق ادنہیں ہم پہنچ سکے وہ سب

اونہوں نے لکھ لئے۔ اور ایک بڑا ذخیرہ تاریخی ہمارے لئے بنا کر چھوڑ گئے
جکا ہمیں نہایت مشکور ہونا چاہئے۔

اب درحقیقت اگر پوچھو تو قدیمی عربوں کی تاریخ یہی اشعار ہیں۔ اور بڑی
وقع سے نگاہ کرنے کے قابل ہیں۔ لیکن بادِ وجود اس کے اب تک اکثر مؤرخین
عرب کا یہ قاعدہ رہا ہے۔ کہ ان اشعار سے جو واقعات دریافت ہوئے ہیں
اون کو تو اپنی تاریخوں میں لکھ دیا ہے اور ان اشعار کو قلم انداز کر دیا ہے
اسی وجہ سے اب تک یہ اشعار کسی خاص کتاب میں نہ تو کسی نے فراہم و
مجمع ہی کئے۔ اور نہ اون سے قدیم زمانہ کے عربوں کے تاریخی واقعات
کی ترتیب دینے اور مسلسل کرنے کی کسی نے کوشش کی۔ علامہ ابن اثیر نے
اپنی کتاب میں اون کا ایک بڑا حصہ فراہم کیا ہے۔ اور اوس پر ہر جگہ اون سے
تاریخی واقعات نکال کر بیان کئے ہیں جن سے میری یہ جلد چارم اور جلد پنجم
مرتب ہوئی ہے۔ مگر چونکہ اون کے مسلسل کرنے کا ایک بڑا سخت کام ہے
علامہ موصوفی نے بھی اونہیں اوسی پچھلے ڈھنگ پر غیر مربوط چھوڑ دیا ہے
جس سے اون میں ناظرین کے لئے نہ تو کوئی دلچسپی ہی ہو سکتی ہے اور نہ
کوئی تاریخی فائدہ ہی مرتب ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ اشعار قدیمی عربوں کی
تاریخ کا اصل جوہر ہیں اون کا جاننا اون لوگوں کے لئے بہت ضروری ہے
جو قوموں کے اصلی اخلاق اور تمدن اور ملکی عزت و ذلت کی باریکیوں پر
نظر ڈالنا کرتے ہیں۔ اور اصلی واقعات کے متجسس رہتے اور حقیقت کے
مبصر ہیں۔

چونکہ میں نے اس کتاب کے فقط ترجمہ کا ارادہ کیا ہے نہی تاریخ بنانی نہ تو اس وقت میرا مقصد ہے اور نہ میرے احاطہ قدرت میں ہی یہ امر داخل ہے اس لئے میں نے ایام جاہلیہ کے تاریخی واقعات کا ترجمہ کرتے وقت ان اشعار کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور اصل عربی اشعار کو بھی بعینہ لکھ دیا ہے اور ان واقعات کے مسلسل کرنے کو دو سے ہاتھوں پر میں محول کرتا ہوں جو مجھ سے زیادہ اس کام کے لایق اور اہل قدرت ہیں۔ اگر کوئی بہت والا انہیں ایک سلسلہ میں کرنا چاہے۔ اور انساب اور تاریخ کی دوسری کتابوں سے مدد لے۔ جس میں اس قلم بے شمار اشعار اور نیز تاریخی ماں موجود ہے۔ تو اس سے ایک نہایت عمدہ اور دل چسپ قدیمی عربوں کے تمدن کی تاریخ تیار ہو سکتی ہے۔ اور انساب پر غور کرنے سے ان واقعات کی تاریخ وقوع بھی نکل سکتی ہے۔ میرے نزدیک ان کا مربوط و مسلسل کرنا غیر ممکن نہیں۔ اور نہ ان کے واقعات کی تاریخ وقوع دریافت کرنا کوئی بڑا دشوار کام ہے۔

چونکہ ان اشعار کے ابتک اردو فارسی میں کہیں ترجمہ میری نظر سے نہیں گزرے اور نہ کہیں کسی عربی زبان میں ہی ان کے حواشی وغیرہ نظر پڑے۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا ترجمہ بالکل صحیح ہے۔ بلکہ مجھ کو یقین ہے کہ بہت جگہ میں نے غلطی کی ہوگی اس لئے ناظرین سے التجا ہے کہ میری غلطیوں سے چشم پوشی فرمائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو ان کے ترجمہ کی اصلاح سے مجھے اطلاع بخشیں کہ طبع بارشانی میں میں اس کو درست کر لوں فقط راقم۔ محمد عبدالغفور خان۔ یکم محرم ۱۳۱۹ھ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زنا جاہلیت کے ایام عرب

۱ اس کتاب میں ایام جو جعفر الطبری نے ایام عرب میں سے صرف یوم ذی قع جاہلیت کے بڑے بڑے واقعات کیے اور جہ بیتہ الابرش والربا اور طسم و جدیس کا بیان کیا اور یہ بھی جو بیان کیا ہے وہ بھی اس حدیث سے بیان کیا ہے کہ وہ پادشاہ باقی سب واقعات چھوڑ دے ہیں۔ لیکن ہم یہاں ایام شہورہ اور وہ وقائع مذکور درج کرتے ہیں کہ جن میں بڑے بڑے مجمع ہوئے ہیں۔ اور سخت لڑائیاں ہوئی ہیں۔ اور جن میں کہ تھوڑے تھوڑے لوگ جمع ہوئے اور لوٹ کھسوٹ ہوئی ہے اور ان کو قلم انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات بے حد بے شمار ہیں۔ وَاللّٰهُ التَّوْفِیْق۔

زہیر بن جناب الکلبی کی لڑائی غطفان اور بکر و تغلب اور بنی یقین کے ساتھ

۲ - زہیر بن جناب الکلبی جن لوگوں کے ساتھ بنی قضاہ کے تمام قبائل مجتمع بنی قضاہ کا اجتماع - ہوئے ہیں اور ان میں ایک شخص زہیر بن جناب بن ہبل

بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن غدرۃ الکلبی بھی ہے - اسکی رائے ایسی اچھی تھی کہ اس کے سب سے اسے کاہن کہتے تھے - اور اسکی عمر سو چار برس کی ہوئی تھی - اور اپنی عمر میں وہ دو سو لڑائیاں لڑا تھا - بعض کہتے ہیں کہ اسکی عمر چار سو چار برس کی ہوئی تھی - یہ بڑا شجاع منظر اور صاحب اقبال تھا

۳ - بنی بغض بن غطفان کی فتح صد پر اور اوکا ایک مہینا غطفان پر اس کے عز کا سبب یہ ہوا تھا - کہ بنی بغض بن

میں صدائے جو مدح کا ایک قبیلہ تھا اور ان سے تعرض کیا اور کشت و خون کیا بنی بغض اس وقت اپنے اہل و عیال اور مال و منال لئے جا رہے تھے - وہ اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے خوب لڑے - اور صدائے کے اوپر غافل ہو گئے - اور انھیں خوب قتل کیا - اس سے اور ان کی عزت بڑھ گئی - اور مالدار ہو گئے اور او بھٹے اور ان کے پاس کثرت سے ہو گئے -

جب انہوں نے اپنے مال و دولت کی کثرت دیکھی - تو کہا - کہ ہم بھی بکر کی طرح ایک مہم بناتے ہیں - کہ اس میں نہ تو کوئی شکار کیلے گا - اور نہ وہاں پناہ گیر پر کوئی زیادتی کر سکے گا - پھر انھوں نے ایک مہم بنایا اور بنی مرۃ بن عوف اس کے والی مقرر ہوئے -

۴ زہیر کا غطفان پر چڑھا کر جب اس بات کی اور اون کے ارادوں کی خبر زہیرین جانا اور اون کے حرم کو بیکار کر دیا۔ جناب کو ہوئی تو اوس نے کہا۔ کہ جناب مین زندہ ہو ایسا کبھی نہ ہو سکیگا۔ مین غطفان کو حرم بنانیکے لئے کبھی نہ چھوڑو لگا۔ پھر اپنی قوم مین ندا کرائی۔ اور جب وہ اکٹھے ہوئے۔ تو اون مین کھڑے ہو کر خطبہ کیا۔ اور غطفان کا ارادوں کے ارادوں کا سب حال بیان کیا۔ اور کیا کہ بٹے سے بٹے فخر کی بات جو مین اور میری قوم دنیا مین چھوڑ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ غطفان کو ایسا نہ کرنے دین۔ تمام قوم نے اوسکی رائے کو تسلیم کیا۔ اور وہ اون کو لیکر غطفان پر گیا۔ اور اون سے نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی۔ زہیر کو فتح ہوئی۔ اور جو اوسکا مقصود تھا وہ اوس نے اون سے پورا کر لیا۔ اور اوس ایک سوار کو حرم مین کپڑا اور قتل کر دیا۔ اور حرم کی حرمت بے کار کر دی پھر اوس نے غطفان پر احسان کیا۔ اور اون کی عزت مین اور مال و اسباب اور بھین واپس کر دیا۔ چنانچہ اس باب مین زہیر کے یہ اشعار ہیں۔

فَلَمْ تَضُبُّ لَنَا غُطْفَانُ لَهْمًا	تَلَا قَيْنَا وَاحْرَزْتَ النِّسَاءَ
جس وقت کہ ہم سے اور غطفان سے لڑائی ہوئی تو وہ میدان مین نہ ٹھہر سکے اور انکی عورتیں گرفتار ہو گئیں	
فَلَوْلَا الْفَضْلُ مِنَّا مَا حَرَجْتُمْ	إِلَى عَذْرَاءَ شَمِيتَهَا الْحَيَاءَ
اے بنی غطفان اگر ہماری طرف سے تم پر غارت نہ ہوتی تو تمکو اپنی وہ کنواری لڑکی ان طینین جنگی عادی مین شرم و حیا سے	
فَدُونُكُودُ بُونَا فَا طَلَبُوها	وَإِذَا تَارَا وَدُونَكُمْ الْقَاءَ
اگر تم کو کچھ حوصلہ ہو تو تم پر جو زیادتیان ہم نے کی ہیں در اوسکا قرض ہم پر یہ تم سے لیلو اور آؤ لڑکر اپنے خونوں کی نشان دہی	
فَاِنَّا حَيْثُ لَا يَخْفَى عَلَيْكُ	لِيُوْثَّ حَيْثُ يَخْتَصِرُ لِلْوَأْءِ

لیکن ہم یہ کہہ دیتی ہیں یہ بات تم پر مخفی نہیں ہے کہ جس وقت میدان میں لو آتا ہے تو اس وقت ہم شیر ہو جاتے ہیں

فَقَدْ أَصْلَحَ لِحَيِّ بْنِ جَنَابٍ فَضَاءُ الْأَرْضِ وَالْمَاءِ الرَّوَّاءُ

اور اسی واسطے زمین کے تمام فضا اور تمام شیریں چشمہ قیدہ جناب کے حصہ میں آ گئے ہیں :

نَفَيْنَا نَحْوَ الْأَعْدَاءِ عَمَّا بَارُمَاحِ اسْتَهَاطِمْ

ہم نے اپنے نیزوں سے جن کے پیکان جن کے پاس ہیں اعدا کا نخت و تکبر سب دور کر دیا ہے

وَلَوْ لَا صَبْرُنَا يَوْمَ التَّقِيْنَا لَقَيْنَا مِثْلَ مَا لَقِيَتْ صَدَاءُ

جس روز کہ ہم لڑے تھے اگر اس روز ہم صبر نہ کرتے اور میدان میں جھڑپ نہ کرتے تو ہمارا بھی وہ حال ہوتا جو صد کا اوس تھا

عَدَاةَ تَعْرِضُوا لِنَبِيِّ بَغِيضٍ وَصَدَقَ الطَّعْنَ لِلنَّبِيِّ كَشْفَاءُ

کہ جیادہوں نے نبی بغیض سے تعرض کیا تھا حقیقت یہ ہے کہ نیزہ کا ٹپک ٹپک لگنا ہی حقاکے لئے شفا ہوتا ہے

۵ بکرو تغلب پر زہیر کی بنی بکرا اور تغلب سے جو زہیر کی لڑائی ہوئی ہے اوس کا

ولایت اور ابن زیاد کا اس سبب یہ ہوا تھا کہ ابرہہ جب مدین آیا تھا تو اس وقت

مارنا مگر اوس کا بچہ نکل جانا زہیر اوس کے پاس گیا تھا۔ اور ابرہہ نے اوسکی بڑی

عزت کی تھی۔ اور جو جو عرب کے لوگ اوس کے پاس آئے تھے اون سب پر

اوسکو فضیلت دی تھی۔ پھر اسے بکرو تغلب نبی وائل پر امیر کر دیا تھا۔

اور اوسکو اونکا والی بنایا تھا۔

اتفاقاً بکرو تغلب کے ملک میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ اور نہایت ہی سختی

ہوئی۔ اور خراج کا دینا اون کو سخت گراں ہو گیا۔ اس واسطے زہیر اون سے

لڑنے کو کھڑا ہو گیا۔ اور اوسکو جب تک کہ اپنا خراج نہ دیدین چرانے سے روکا

اس سے اون کے مویشی مرنیکے قریب ہو گئیں۔

ایک شخص ابن زیا بنہ بنی تیم اللہ بن تغلبہ کا بڑا بھاری بد معاش تھا جب
اوس نے یہ حالت دیکھی تو زہیر کے پاس اوس وقت آیا جب کہ وہ سو رہا تھا
نیمی نے تلوار لی۔ اور زہیر کے پیٹ میں گھسیڑ دی۔ اور اس طرف سے پیٹ
پارتک نکال دی مگر (معلوم ہوتا ہے کہ زہیر جت لیٹا نہ تھا۔ بلکہ کر دٹے
لیٹا تھا۔ اسلئے وہ اتفاقاً) پیٹ کے صرغ کھال کے اندر ہو کر گزری اور
پیٹ کی آنتیں وغیرہ نکلیں۔ لیکن نیمی نے یہ سمجھا کہ اوس نے زہیر کو قتل
کر دیا۔ اور زہیر جان گیا کہ میں بچ جاؤنگا۔ اس لئے اوس نے حرکت نہ کی
کہ کہیں وہ زخمی کا کام ہی تمام نہ کر دے۔ چپکا پڑا رہا۔ پھر تیمی اپنی قوم کے
پاس گیا۔ اور اوس سے کہا کہ میں زہیر کو مار آیا ہوں۔ وہ بہت خوش ہوئے
زہیر کے پاس اس وقت اپنی قوم کے چند آدمی تھے۔ اسلئے اوس نے
اپنے لوگوں سے کہا۔ کہ مجھے مرا ہوا مشہور کر دو۔ اور بکر و تغلبہ سے دفن
کرنے کی اجازت لے لو۔ جب وہ اجازت دیدین تو ایک کپڑا لپیٹ کر
دفن کر دو۔ اور مجھے اپنی قوم کے پاس جلد لیچلو۔ اونہوں نے ایسا ہی
کیا۔ بکر و تغلبہ نے اوس کے دفن کرنے کی اجازت دیدی اور اونہوں نے
قبر نہایت گھری گھری اور ایک کپڑا لپیٹ کر اوسے دفن کر دیا۔ جس سے
دیکھنے والوں کو کچھ بھی شک نہ ہوا۔ سمجھے کہ زہیر کی لاش دفن کر دی گئی
پھر زہیر کے آدمی اوسے لیکر اپنی قوم میں پھونچے۔ اور زہیر نے وہاں
اپنے آدمیوں کو اکٹھا کیا۔ اور اس کی خبر بکر و تغلبہ میں پھونچی تو ابن زیا
نے یہ اشعار کہے۔

طَعْنَتْهُ مَا طَعْنَتْ فِي غِلْسِ اللَّيْلِ زَهْرًا وَقَدَّتْ فِي الْحَصُومِ

اور ایک چھ کاخہ تھا جو چھلی ات کی تابی میں ہیں زہر کے مارا تھا جس سو دشمنوں کے غول کے غول آ کر جمع ہو گئے رہیں۔

حِينَ تَحْمِلُ الْمَوَاسِرَ بِكَوْءٍ أَيْنَ بَكَوْءٍ وَأَيْنَ مِنْهَا الْحَلُومُ

میں نے اسے اس وقت مارا تھا کہ جب بکراوس کے علامتدار اونٹوں کی حمایت کرتے تھے اب کہاں ہیں اور ان کی عقلیں کہاں چلی گئی ہیں زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ زبردست اپنا اونٹوں کو داغ دیا کرتے تھے تاکہ لوگ ان کو پہچان سکیں کہ یہ اونٹ فلاں سردار کے ہیں۔ اور انھیں پہلے پانی پی لینے دین اور ان کے توابع اور غلام کی حمایت کرنے کے لیے

خَانِزِ السِّيفِ إِذَا طَعْنَتْ زَهْرًا وَهُوَ سَيْفٌ مُضِلُّ مَشُومٌ

اس تلوار نے مجھ سے اس وقت خیانت کی جس وقت کہ میں نے زہر کو برچھے سے مارا تھا۔ اگر اس وقت یہ تلوار نہ کرتی یعنی میں اسے بھی چلا دیتا اور ایک تلوار بھی اوس کے مار دیتا تو کام اوسکا تمام کر دیتا۔ یہ تلوار بڑی سخت تلوار ہے

۶ زہر کا مین و انون کو بکر بکر زہر میں نے جہاں تک ہو سکا میں والون کو جمع کیا۔ اور بکر و تغلب پر جانا اور اس کی بکر و تغلب پر غزا کی۔ اور جنھیں بھی یہ معلوم تھا۔ فریقین کی

خوب خوب لڑا ایمان ہو میں۔ مگر آخر کو بکر بھاگ گئے۔ اور تغلب ان کے بعد بھی لڑتے رہے۔ لیکن آخر کا تغلب کی بھی شکست ہو گئی۔ اور کلیب اور مہلبیل کے بیٹے گرفتار ہو گئے اور ان کے مال چھین لئے گئے۔ اور نبی تغلب کثر سے مارے گئے۔ اور ان کے کتنے ہی دلاور اور سردار گرفتار ہو گئے پھر زہر میں اس باب میں ایک قصیدہ کہا اوسمیں کے چند اشعار یہ ہیں۔

إِنِّ ابْنَ الْفَرَّاسِ مِنْ حَذَرٍ لَوْ تِذَا تَقْوُزُ بِالْإِسْلَابِ

مگر (دلاوی کے وقت کوئی لوگ مغلوب ہو جائیں۔ اور ان کی مغلوبیت کی یہ نوبت بھی بچ جائے کہ وہ اپنے بدن کی چیزوں سے اپنی حفاظت کرنے لگیں تو اس وقت ہوش کے خوف سے وہ کہاں بھاگ سکتے ہیں +

إِذَا أَسْرَانَا مَهْلًا وَأَخَاهُ وَأَبْنَعَارَ الْقَيْدِ وَأَبْنَشَاهُ

جب میں نے مہلبیل کو اور اس کے بھائی (کلیب) کو اسیر کر لیا۔ اور ابن عمرو کو اور ابن شہاب کو قید میں کر لیا اور ابنا

وَسَيَنَامُ تَغْلِبُ لَيْضًا ۚ رَقُودَ الضُّعْفَىٰ بِرُودِ الرُّضَا ۚ

اور ہم نے تغلب کی تمام گور سی گوری لڑ کیوں کو جو رات کو ہم بستر کی گرم جوشی میں بیدار رہنے کے سببے چاشت تک سو تی ہیں اور جن کے لعابے ہن چوٹے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے لڑکیاں بننا

حِينَ تَدْعُوهُمْ لَهَا يَا لَيْكُ ۚ هَاءَ هَذِي حَفِظَتُهَا لِحَسْبِ

اور جس وقت وہ محلل کو کبر کے لڑ پکارتیں اور کہتی تھیں - چلو یہی موقع حساب کی حفاظت کا ہے

وَيَحْكُمُ وَيَحْكُمُ أَبْنِجُ حَمَا ۚ يَا بَنِي تَغْلِبَ اَنَا ابْنُ حُنَابِ

اوس وقت لے بنی تغلب تم برفسوس ہے کہ تمہاری ننگ و ناموس غارت ہو گئی - یہ سمجھ سے سن لو - کہ میں لعابے ہن کا بیٹا ہوں (یعنی جسے مجھے لعابے ہن پلایا ہے) میں اوسے بیٹا پاپ کا بیٹا ہوں - اور صانگ ناموس ہن

وَهُمْ هَارُونَ فِي كُلِّ حَجَّةٍ ۚ كَثُرَ يَدِ الْغَمَامِ فَوْقَ الرِّوَابِ

وہ چاروں طرف بھاگتے پھرتے تھے - جیسے شتر مرغ پہلون کے اوپر بھاگتے پھرتے ہوں

وَأَسْتَدَارُ حِجَابَ الْمَنَابِعِ ۚ بُلُيُوتٌ مِنْ عَامِرٍ حُنَابِ

اور عامر اور جناب کے ہاتھ سے ادن پر موت کی جلی خوب گھومی بیٹے خوب قتل ہوئے -

فَهُمْ يَزْهَرُونَ لَيْسَ يَالُو ۚ وَقَتِيلٌ مَعْفَرٌ فِي التَّرَابِ

پھر زور و حال سے خالی نہ رہے - یا تو بھگتے بھگتے تھکے تھکے بھاگتے ہیں تو قتل ہو گئے تھے

فَضْلُ الْغَزْزِ عَنْ نَاحِيَةِ سَهْمٍ ۚ مَثَلُ فَضْلِ السَّمَاءِ فَوْقَ السَّحَابِ

جس وقت ہم فتح کرتے ہیں اوس وقت ہماری عزت کو دیکھو دیکھو عین پردہ ہی فضیلت ہوتی ہے جو آسمان کو ابر پر فضیلت ہے

۷ - زہیر کی لڑائی اب رہی اوسکی لڑائی بنی القین کے ساتھ - سوا و سکا سبب تھا

بنی القین سے کہ زہیر کی بہن انہیں بیاہی گئی تھی - ایک مرتبہ اوسکا آدمی پہر

کے پاس آیا اور ایک تھیلی ریت کی اور ایک تھیلی قنادورخت کی کاٹھنکی لایا -

زہیر نے لوگوں سے کہا - کہ میری بہن کہتی ہے - دشمن نہایت کثرت سے اور بڑے

شوکت و دبدبہ دالے تمھارے پاس آتے ہیں۔ تم بھاگ جاؤ۔ ایک شخص
 اومنین جلاح بن عوف اسکی بھی تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ ہم تو ایک عورت کے کہنہ پر
 نہیں جاتے۔ اسواسطے زہیر تو چلایا۔ مگر جلاح ٹھہرا رہا۔ اور صبح کو لشکر آیا۔
 اور جلاح کی تمام قوم کو قتل کر ڈالا۔ اور جلاح کے اور ادن کے مال لیکئے۔
 اُدھر زہیر نکل کر چلا گیا۔ اور جا کر اوس نے اپنے خاندان کو جمع کیا۔ اور
 بنی جناب کے لوگ اکٹھے کئے اوس لشکر کو بھی اسکی خبر ہوئی۔ جب یہ اوسکے پاس گیا
 تو زہیر اون لوگوں سے لڑا۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ لڑ کر انھیں شکست دی۔
 اور ادن کے سردار کو مار ڈالا۔ اور وہ خائف و خاسر لوٹ گئے۔

۸ زہیر کا خالص شراب پیکرنا جب زہیر کی بہت عمر ہو گئی۔ اور نہایت بوڑھا ہو گیا۔ تو
 اوس نے اپنے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن علیم کو اپنا خلیفہ بنایا۔ پھر ایک روز
 کہا۔ یاد رکھو۔ کہ قبیلہ کے لوگ جانیوالے ہیں۔ عبداللہ نے کہا قبیلہ کے لوگ مقیم
 رہیں گے زہیر نے پوچھا۔ یہ کون ہے جو میری مخالفت کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا تیرا
 بھتیجا۔ عبداللہ بن علیم۔ کہا کسی شخص کا بھتیجا اوسکا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ پھر
 اس غیرت سے کہ میرے چھوٹے نے میری مخالفت کی اور اسے میرے مقابلہ کی
 جرات ہو گئی خالص شراب پی لی۔ اور مر گیا۔ اسطرح خالص شراب پیکر عربوں میں
 اور ابو عامر ملاعب الاسنتہ العامری بھی مرے ہیں۔

یوم البسردان

۹ زیاد کی تخت جہاز ریحہ اس کا قصہ اس طرح ہے کہ زیاد بن ہبولہ جو سلیم بن حلوان
 پر اور جہر کا ادسکے پیچھے جانا بن عمران بن الحاف بن قضاعہ میں سے تھا شام کا پادشاہ تھا

اوس نے حجر بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی پر جو عرب کا نجد اور نواغی اق
 میں پادشاہ تھا تاخت کی۔ اور حجر کا لقب آکل المرار (یعنی مرار ایک کڑوے
 درخت کا کہا نیوالا) تھا۔ اس وقت حجۃ اور ربیعہ کو لیکر بحرین پر غارت کے لئے
 گیا ہوا تھا۔ یہ خبر کہیں زیادہ کو لگ گئی۔ وہ حجر اور ربیعہ کے اہل و عیال اور اموال
 کی غارت کے لئے چڑھ ڈورا کیونکہ اون کے ہاں بچے تو گھر تھے۔ اور مرد بحرین
 پر گئے ہوئے تھے۔ زیاد نے اون کے اہل و عیال اور اموال لوٹ لئے
 انہیں میں ہند بن خثلم بن وہب بن الحارث بن معاویہ بھی قید ہو گئی تھی۔
 یہ خبر حجر اور کندہ اور ربیعہ کو بھی پھونچی کہ زیاد نے آکر اوسکے ملک پر غارت
 کی ہے۔ اس واسطے وہ اپنے غزوہ سے لوٹے۔ اور ابن الہولہ کی تلاش میں
 اور حجر کے ساتھ ربیعہ کے اشرف میں سے عوف بن محکم بن ذہل بن شیبان
 اور عمرو بن ربیعہ بن ذہل وغیرہ تھے۔ غرض لوگوں نے زیاد کو عین ابلاغ سے
 ادھر ہرذان میں جا لیا زیاد کو اس وقت اطمینان ہو گیا تھا کہ اب دشمن اوسکے
 پیچھے بھی نہیں آئیں گے۔ یہ حجر تو پھاڑ کے دامن میں اترا اور بکر و تغلب اور
 کندہ جو حج کے ساتھ تھے پھاڑ سے نیچے صححمان میں ٹھہرے جہاں حفیر چشمہ
 واقع تھا۔

۱۰ عوف اور عمرو کا زیاد پھر عوف بن محکم بن ذہل بن شیبان
 نے جلدی کی اور حج سے کہا۔ ہم زیاد کے پاس آگے جاتے
 ہیں۔ شاید وہ ہماری چیزیں جو اوس نے لیلیٰ میں پیچھے رکھے
 پھر وہ دونو آگے گئے۔ اور زیاد اور عوف کے درمیان بھائی والا تھا یہ عوف

زیادہ کے پاس پھونچا۔ اور اوس سے کہا۔ اے جوان مرد میری بی بی اما مرے مجھے
 دیدے۔ زیاد نے اوسکی عورت اوسے دیدی۔ یہ حاملہ تھی۔ اوس کے پیٹ سے
 ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ عرف نے چاہا کہ اوسے زندہ گاڑ دے لیکن عمرو بن ابی نعیم
 نے اوس بچی کو اوس سے مانگ لیا۔ اور کہا کیا تعجب ہے کہ اوس کے پیٹ سے
 اناس پیدا ہوں۔ اس سے اوسکا نام ام اناس ہو گیا۔ پھر حارث بن عمرو بن سہر
 اکل المرار سے اوسکا بیہ ہوا۔ اور اوس کے پیٹ سے عمرو پیدا ہوا جو ابن ام اناس
 کے نام سے مشہور ہے۔ پھر عمرو بن ابی ربیعہ نے بھی زیاد سے کہا۔ جوان مرد۔
 میرے جواؤں تو نے لئے ہیں وہ مجھے دیدے۔ زیاد نے اوسکے اونٹ
 بھی اوسے دیدے۔ اون اونٹوں میں ایک سانڈ بھی تھا وہ زیاد کی اونٹنیوں میں
 جانے لگا۔ روکے سے نہیں رکتا تھا اسواسطے عمرو نے اوسے پچھا ڈالا۔ زیاد
 اوسکی قوت دیکھ کر کہا عمرو اگر تم لوگ بھی شیبان کے ایسے بھاؤ رہو تے کہ جیسے
 اونٹوں کو پچھاڑتے ہو اسبطح مردوں کو بھی پچھاڑتے تو تم ہی تم ہوتے۔
 عمرو نے کہا تو نے جو کچھ واپس کیا یہ احسان تو تو نے تھوڑا کیا مگر یہ بات جو تو
 کہی بڑی بات کہی۔ اسی سے تو نے اپنے اوپر بڑی بلامول لیلی۔ اب تو اسکا
 مزہ دیکھے گا۔ یہاں سے تو نہ جایگا کہ میرا سنان تیرے خون سے سیراب
 ہو جائیگا۔ پھر گہو را مار کر حبس کے پاس چلا آیا اور اوس سے کچھ حال بیان کیا۔

۱۱ سدوس و صلیع کی تاسی پھر حجر نے سدوس بن شیبان بن ذہل اور صلیع بن غنم
 اور ہندجر کی جو روکی یوفائی۔ کو زیاد کی خبر لینے کے واسطے بھیجا۔ کہ وہ جائیں اور اوسکے
 لشکر کی کیفیت سے آکر اطلاع دیں۔ یہ دونوں نکلے۔ اور رات کے وقت اوس کے

لشکر میں چھوٹے۔ اس وقت زیادہ مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔ اور شیخ لیکر لوگوں کو
 کو خرما اور مسکہ کھلارہا تھا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے۔ تو اس نے ندا کر دی۔ کہ جو
 شخص لکڑی کا ایک گٹھ لاوے اسے خرما ایک ہانڈی بھر لیں گی۔ اس واسطے
 سدوس اور صلیع گئے۔ اور لکڑیاں مین مین کر لائے۔ اور دو ہانڈی بھر خرما
 اور زیادہ کی قبکے پاس بیٹھے۔ پھر صلیع تو لوٹ گیا۔ اور حجر کے پاس جا کر زیادہ
 کے لشکر کی کیفیت جو اس نے دیکھی تھی بیان کی۔ اور اسے خرما دکھائے۔
 ادھر سدوس نے کہا۔ کہ میں تب تک لوٹ کر نہ جاؤں گا۔ جب تک کہ کوئی
 بڑی بات نہ دیکھ لوں۔ وہ اوشنیں لوگوں میں بیٹھا رہا۔ اور انکی باتیں سناتا رہا۔
 ہند حجر کی جو روزیاد کے پیچھے قید میں تھی اس نے زیادہ سے کہا۔ کہ یہ خرما حجر کے
 پاس جب سے تنخہ میں آئے تھے۔ اور یہ کھن دو منہ اکبندل سے آیا تھا۔ پھر زیادہ کے
 آدمی اس کے پاس سے چمے گئے سدوس نے جو اپنے ہاتھ پانوں ہلے تو
 اسکا ہاتھ اندھیرے میں کسی پاس کے بیٹھنے والے لگ گیا۔ سدوس اس اندیشہ
 سے بول اٹھا تو کون ہے۔ کہ کہیں وہ ہی یہ نہ کہنے لگے کہ یہ غیر آدمی یہاں
 کون بیٹھا ہے۔ اس شخص نے کہا فلاں بن فلاں ہوں۔ پھر سدوس زیادہ کے
 قبکے پاس ایسا قریب چلا گیا۔ کہ انکی باتیں سنائی دینے لگیں۔ زیادہ حجر کی
 جو روکے پاس گیا۔ اور اس سے بوس و کنار کرنے لگا۔ اور اس سے پوچھا
 بتا اب حجر کہاں ہوگا۔ اس نے کہا کہاں ہوگا۔ وہ یقیناً تیرا بیچھا اس وقت
 تک نہ چھوڑیگا کہ شام کے سب سے محلات نہ نظر آجائیں۔ مین تو یہ جانتی ہوں کہ
 شیبان کے سواروں کو وہ بھڑکار رہا ہے اور وہ اسے بھڑکا رہے ہیں۔

کہ چلو چلو۔ وہ ایسا غضبناک شخص ہے کہ منہ سے اوس کے غصہ میں ایسے جھاگ
 نکلتے ہیں جیسا مار کھاتے وقت اوس کے منہ سے جھاگ نکلا کرتے ہیں چنانکہ
 ہوس کے جھاگ جھاگ۔ کیونکہ تیرے پیچھے ایسا بچہ لگو لگا ہوا ہے۔ کہ وہ بڑا تیز اور
 اوس کے پاس آدمی بکثرت ہیں۔ اور وہ بڑا زبردست اور اوس کی رائے
 صاحب ہے۔ زیادہ نے یہ سنا اوس کے طباخچہ مارا۔ اور کہا۔ کہ جو تو یہ کہتی ہے۔
 اس لئے کہتی ہے کہ تجھے اوس سے محبت ہے۔ ہند نے کہا۔ یہ بالکل غلط ہے۔
 میرے نزدیک نہ تو اوس سے بڑھکر کوئی میرا دشمن ہے اور نہ اوس سے
 بڑھکر کوئی صاحبِ زم ہے۔ وہ حالتِ خواب اور بیداری دونوں میں احتیاط
 سے نہیں چمکتا۔ اگر اوس کی آنکھیں سوتی ہوں تو ضرور اوس کا کوئی نہ کوئی عضو جاکتا
 ہوگا۔ اوس کا یہ قاعدہ تھا کہ جب سوتا تو مجھ سے کہہ دیتا تھا۔ کہ دودھ کا پیالہ اوس کے
 پاس رکھ دوں۔ اتفاقاً ایک مرتبہ رات کے وقت وہ سو رہا تھا۔ اور میں اوس کے
 قریب بیٹھی اوسے دیکھ رہی تھی۔ کہ اوس کی طرف ایک کالا سانپ آیا۔ اور
 سر کی طرف گیا۔ اوس نے سراپا ہٹا لیا۔ پھر وہ سانپ اوس کے ہاتھ کی طرف کو
 جھکا۔ اوس نے ہاتھ بھی سمیٹ لیا۔ پھر پانوں کی طرف گیا۔ پانوں بھی سمیٹ لیا۔ پھر
 وہ پیالہ کی طرف گیا۔ اور اوس میں سے دودھ پیکر زہر اگل دیا۔ میں نے دل میں
 کہا اچھا ہوا۔ یہ بیدار ہو کر جب بے کا تو مر جائیگا۔ اور میرا پیچھا چھوٹ جائیگا پھر وہ
 خواب سے اٹھا۔ اور مجھ سے پیالہ مانگا۔ میں نے اوسے وہ پیالہ دیدیا۔ اوس نے
 سوٹک کر اوسے اُلٹ دیا۔ اور دودھ بٹو دیا۔ پھر پوچھا کہ سانپ کہاں گیا۔
 میں نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا۔ کہا جھوٹ بولتی ہے۔ یہ سب باتیں میں نے

سین۔ پھر چلا اور حجر کے پاس آیا اور آکر یہ بیان کیا۔

اتاک المرجفون بالمغرب علیٰ هشر وجئتک بالیقین

اس فساد کے خبر دین میں غور کرنا والے جو تیرے پاس آکر حیرانی کے باعث تلخی خبریں لائے۔ مگر میں یقینی خبر لایا ہوں۔

فمن یأک قد آتاک بالمرس فقد آتیب امرستین

وہ لوگ تیرے پاس مشتبہ خبریں لائے ہوں تو لائے ہوں مگر میں تو تیرے پاس حقائق صیح خبریں لایا ہوں

۱۲ حجر کا حمار کو کھانا اور پھر سدوس نے جو حال سنا تھا۔ اور کا سارا قصہ جسے

اوس کا لقب آکل المرار ہوتا۔ بیان کیا اس وقت حجر کے غصہ کا حال نہ پوچھو۔ اس کے

پاس مرار کے پتے تھے جنہیں وہ ہاتھوں میں دل لگی کے طور پر لئے ہوئے تھا

مگر اس حال کو سن کر غصہ میں او نہین منہ میں رکھ لیا۔ اور کھانے لگا۔ اور کھائے

چلا گیا۔ غصہ کے جوش میں اسے اس کی تلخی معلوم بھی نہ ہوئی۔ جب سدوس

اپنی باتیں کہ چکا۔ تو حجر کو اس کی تلخی کا ذائقہ معلوم ہوا۔ اس واسطے اس کا نام

آکل المرار پڑ گیا۔ مرار ایک بوٹی ہوتی ہے جو سخت کڑوی ہوتی ہے۔ اور کوئی

جانور اسے کھائے تو مر جاتا ہے (اونٹ اسے کھاتا ہے تو ہونٹ لٹک

جاتے ہیں۔ او دانت دکھائی دینے لگتے ہیں۔)

۱۳ حجر کا شامیون سے پھر حجر نے منادی کرانی اور سوار ہو کر زیاد کی طرف چلا۔

لڑکر انہیں شکست دینا اور سخت لڑائی ہوئی۔ زیاد کو شکست ہوئی۔ اور شام دلی

اور زیاد اور ہند کا قتل بھاگے۔ اور نہایت کثرت سے مارے گئے۔ اور بکروں کو

نے جو غنائم اور لونڈی ملام شامیون کے پاس تھے سب چھڑائے۔ اور سدوس

زیاد کو پہچان لیا۔ اور اسے چپٹ گیا۔ اور پچھاڑ کر گرفتار کر لیا۔ جب عمرو بن ابی ربیعہ نے دیکھا۔ تو اس نے ازراہ حسد کے زیاد کو برہمچے سے مار ڈالا۔ سدوس کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اور کہا تو نے میرے قیدی کو مار ڈالا۔ اسکی دیت تو پادشاہوں کی دیت تھی۔ یہ دونو شخص حجر کے پاس مقدمہ لیکر گئے۔ حجر نے عمرو کو اور اسکی قوم کو حکم دیا۔ کہ سدوس کو پادشاہ کی دیت دیں۔ اور اپنے پاس سے کچھ مال دیکر عمرو کی مدد کی۔

پھر حجر نے اپنی زوجہ ہند کو پکڑا۔ اور دو گھوڑوں سے اسے باندھا۔ پھر گھوڑوں کو بھگا دیا کہ جس سے اسکے تکیے ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حجر نے اسے جلادیا تھا۔ اور یہ شعر حجر نے کہے ہیں۔

بَعْدَ هِنْدٍ لِحَاہِلٍ مَفْرُورٍ	اِنَّ مَرْغَرَةَ النَّسَاءِ بَشِيْ
-----------------------------------	------------------------------------

مہنگا حال سننے کے بعد بھی جو شخص عورتوں کی کسی بات سے وہم کہ کھائے تو جان لو کہ وہ بڑا ہی جاہل و زریب کہا جاتا ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ اَجَزَمَهَا الضَّيْرُ	حُلُوَةُ الْعَيْنِ وَالْحَدِيثُ وَهُوَ
------------------------------------	--

عورتوں کی آنکھیں اور باتیں ہی شیریں ہوتی ہیں۔ باقی وہ کل بائیں جوان کے دل میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ سختے کر دسی ہوتی ہیں۔

اَيَةُ الْحُبِّ جُهَا خَمْعُورٍ	كُلُّ اَنْثَى وَازِلٌ لِّلْمَوْتِ
---------------------------------	-----------------------------------

کوئی عورت کیون نہوا کر کسی ہی غلام پرین محبت کی علامتیں سمجھے اس سے کیون نہ کھائی دیتے ہوں گراؤ کی نیت کو نقاب پریشانی

پھر وہ جیسے کولوٹ گیا۔

۱۴	جراور ان ہبولہ کے معنی ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ جو بعض علما نے بیان کیا ہے کہ زیاد ہونے پر اعتراض اور اسکی توجہ بن ہبولہ السیچی ماکشام نے جریر غزا کی تھی یہ صحیح نہیں ہے
----	---

کیونکہ ملوک سلج اطراف شام کے میدان فلسطین سے قنسرین تک کے رہنوالے تھے اور یہ ملک رومیوں کے قبضہ میں تھا۔ اور انھیں سلج سے غسان نے یہ ملک لیا تھا۔ اور یہ سب کے سب شاہان روم کے عمال تھے۔ اسی طرح جیسے حیرہ کے پادشاہ اہل فارس کے عمال تھے۔ اور عرب پر حکومت کرتے تھے۔ اور سلج اور غسان شام کے خود مختار پادشاہ نہ تھے۔ بلکہ ایک بالشت زمین بھی خود مختار نہ طور پر ان کے قبضہ میں نہ تھی۔ اور ان کا یہ کہنا کہ وہ شام کے پادشاہ تھے بالکل صحیح نہیں ہے۔

اور جو زیادہن مہولہ السلیجی مشارق شام کا پادشاہ ہوا ہے وہ حجر آل المراء سے ایک مدت دراز پہلے ہوا ہے کیونکہ حجر تو حارث بن عمرو بن حجر کا دادا ہے جو قباد پر نوشیروان کے زمانہ میں حیرہ اور عراق عرب کا پادشاہ تھا۔ اور قباد اور ہجرت نبوی کے درمیان ایک سو تیس برس کا فرق ہے۔ اور غسان جو اطراف شام پر سلج کے بعد پادشاہ ہوئے ہیں چھ سو برس اور ایک قول کے بموجب پانچ سو برس اور کم سے کم جو میں نے سنا ہے تین سو سولہ برس پادشاہ رہے ہیں۔ اور یہ لوگ سلج کے بعد ہوئے ہیں۔ اور زیادہ ملوک سلج میں آخری پادشاہ نہ تھا۔ اس سے اس مدت میں اور بھی کچھ زیادتی ہو گئی۔ اس سے یہ ایک بہت بڑا تفاوت ہو گیا۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ابن الہبولہ پادشاہ حج کے زمانہ میں ہو۔ اور اس پر تاخت کرے۔

لیکن چونکہ عرب کے راوی اس امر کو بالاتفاق بیان کرتے ہیں۔ اس واسطے اسکی توجیہ کرنا ضرور ہے۔ جو توجیہ اسکی اچھی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ زیادہن الہبولہ

جو حجر کا معاصر تھا۔ اسے کسی قوم کا رئیس مانا جائے یا اطراف شام کے کسی حصہ کا متعلق سمجھا جائے تاکہ یہ روایت ٹھیک ہو سکے۔ واللہ اعلم

ابو عبیدہ نے اس یوم کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس نے یہ نہیں کہا ہے کہ ابن ہبولہ سلجین سے تھا۔ بلکہ کہا ہے کہ وہ غالب بن ہبولہ غسان کے پادشاہ بن مین سے تھا۔ اور یہ بھی اس نے نہیں بیان کیا کہ حجر چیرہ کو لو گھٹا اگر یہ بیان صحیح مانا جائے تو پھر کسی طرح کا کوئی وہم باقی نہیں رہتا۔

حجر امری القیس کے باپ کا قتل اور اس کے قتل کر جو لڑایاں پیدا ہوئیں امری القیس کی وفات تک

۱۵ بکر بن جبرہ اور عمرو اور حارث کی حکومت کہ جس سے یہ لوگ عرب کے نجد میں پادشاہ ہوئے تھے

اور پھر ہم اس حادثہ کا اس کے قتل وغیرہ تک کا بیان کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں بکر کی سفید اپنی قوم کے عقلا پر غالب ہو گئے تھے۔ اور انھیں

ساتھ میں سب اختیار چلا گیا تھا اور قوی ضعیفوں پر ظلم کرتے تھے۔ اس واسطے عقلا نے اپنے معاملہ میں غور کیا۔ اور یہ رائے قرار پائی کہ اپنی قوم میں ایک

پادشاہ مقرر کیا جائے جو ظالم سے مظلوم کا انصاف دلائے۔ عربوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر پادشاہ عربوں میں سے کوئی ہوگا تو ایک قوم

اس کی اطاعت کرے گی۔ اور دوسری قوم اس سے بغاوت کرے گی۔

اس واسطے جو کوئی پادشاہ ہو وہ کسی غیر قوم کا ہو۔ اس لئے یہ لوگ اکٹھے ہو کر مین کی کسی مُتبع کے پاس گئے یہ تباہ عربوں کے نزدیک ایسے ہی تھے جیسے مسلمانوں

کے نزدیک خلفائے عربوں نے تیغ سے جا کر کہا کہ ہم پر کسی کو پادشاہ کر دیا
اوس نے اودن پر حجر بن عمرو آکل المرار کو پادشاہ کر دیا۔ یہ حجر اودن کے یہاں
آیا اور بطن عاقل مقام میں رہنے لگا۔ اور بکر کو لیکر تاخت و تاراج شروع کی
اور نخمیوں کے پاس بکر کا جو علاقہ تھا وہ اودن سے چھین لیا اور مدت تک
حکومت کرنیکے بعد مر گیا۔ اور بطن عاقل میں ہی مدفون ہوا۔

جب مر گیا تو اوس کے بعد اسکا بیٹا عمرو بن حجر آکل المرار پادشاہ ہوا
جسے مقصور بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس نے صرف اپنے باپ کے ملک پر قصر کیا
اور اوسے کچھ نہ بڑھایا تھا۔ اسکا بھائی معاویہ جسے جن کہتے ہیں یامہ کا
حاکم تھا۔ پھر جب عمرو بھی مر گیا تو اسکا بیٹا حارث بن عمرو پادشاہ ہوا۔
جسکی حکومت بڑی زبردست تھی۔ اور دور دور اسکا شہر ہو گیا تھا۔

۱۶ حارث کا مژد کی بوکر پھر جب ابوبن فیروز فارس کا پادشاہ ہوا۔ تو اوس کے
جیرہ کا پادشاہ ہونا اور نخبیہ زمانہ میں مژد کی پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے
کے وقت میں منذر کا حارث لوگوں کو زندہ کی ہدایت کرنے لگا۔ قباد نے اوس کا
کے خاندان والوں کو قتل کرنا مذہب قبول کر لیا۔ اس وقت منذر بن مارالسا کا سر کاہن
اور اوس کے نواحی کا عامل تھا۔ قباد نے چاہا کہ اوسے بھی اپنے مذہب میں
داخل کر لے۔ اوس نے انکار کیا۔ اس لئے قباد نے حارث بن عمرو سے
درخواست کی۔ اوس نے قباد کا مذہب اختیار کر لیا۔ اس واسطے قباد نے
اوسے جیرہ پر عامل کر دیا۔ اور منذر کو حکومت سے نکال دیا اس باب میں زواتین
مختلف ہیں۔ جن کا بیان قباد کے زمانہ میں ہم کر چکے ہیں۔

پھر یہ حالت برابر قباد کے اخیر زمانہ تک رہی۔ لیکن قصبہ کے بعد اوسکا
 بیٹا نوشیروان بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے مزدک اور مزدکیوں کو مار ڈالا۔
 اور منذر بن مارالسا کو حیرہ کا پھر والی مقرر کیا۔ اور حارث بن عمرو کو بلایا۔ جو اس
 انبار میں تھا۔ اور وہ وہیں رہا کرتا تھا۔ یہ سن کر وہ اپنی اولاد اور مال و دولت
 اور بی بی کو لیکر بھاگ گیا۔ اور منذر تغلب اور ایاد اور بہرا کے سوار لے کر
 اوس کے تعاقب میں گیا۔ لیکن وہ کلب کے علاقہ میں پھونچ کر بچ گیا۔ مگر اوس کا
 مال و اسباب لٹ گیا۔ اور بی بی پکڑی گئی۔ اور تغلب نے اسے مالیس آدمی
 بنی المرار کے پکڑ لئے۔ جن میں عمرو اور مالک حارث کے بیٹے بھی تھے۔ جب
 یہ لوگ منذر کے پاس گئے۔ تو اوس نے دیار بنی مرینا میں انھیں قتل کرا دیا۔
 چنانچہ عمرو بن کثوم (التغلبی) ان کی نسبت کہتا ہے۔

فَأَبْثَا بِالْثَمَابِ وَالسَّبَايَا | وَأَبْنَاءَ الْمُلُوكِ مَصْفَدِيْنَا

اور نیز امر، ایس نے بھی انکی نسبت ذکر کیا ہے۔

مَلُوكٌ مِنْ بَنِي حِمْيَرَ فَلَوْ فِي يَوْمٍ مَعْرَكَةٍ أَصْنَبُوا وَلَمْ تُغْضَلْ جَمَاهِمُ بِغُضَلٍ تَظَلُّ الظِّمَارُ كَافَّةً عَلَيهِمْ	يُسَاقُونَ الْعَشِيَّةَ يَقْتُلُونَا وَلَكِنْ فِي دِيَارِ بَنِي مَرِينَا وَلَكِنْ فِي الدَّمَاءِ مُزْمَلِينَا وَتَنْتَزِعُ الْحَوَاجِبُ وَالْعَيْنَا
---	---

۱۔ حارث کی موت ایک پھر حارث دیار کلب میں مقیم ہو گیا۔ اوس کے مرنے کی
 ہرگز کا گرم جگہ نہ تھی۔ نسبت دور و آئینہ میں۔ کلب بولتے ہیں کہ اونھوں نے اوس

مار ڈالا۔ مگر علمائے کندہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک مرتبہ شکار کو گیا تھا۔ وہاں ہرنوں میں ایک بارہ لنگھا تھا۔ اس کے پیچھے جھپٹا۔ جب وہ ہاتھ نہ آیا تو جوش میں آکر قسم کھائی۔ کہ اس کا جگر کھانے تک میں اور کچھ نہ کھاؤ گا اس واسطے سوار اس کے پیچھے گئے۔ اور تین روز کے بعد وہ ہاتھ آیا۔ حارث بھوک کے مارے مرنے کے قریب ہو گیا تھا۔ اس کے پیٹ کی چیزیں بھونی گئیں۔ اور جلدی میں حارث نے اس کے جگر کا ایک گرم پارچہ کھا لیا۔ اس سے حارث مر گیا۔

۱۸ حارث کا اپنے چار بیٹوں کو عرب کے قبائل پر جدا جدا حاکم مقرر کرنا۔ سے کہا تھا کہ ہم تیرے مطیع ہیں۔ تجھے معلوم ہے کہ ہمارے درمیان شر و فساد اور کشت و خون رہا کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسے ہی لڑا کر ہم فنا نہ ہو جائیں۔ تو اپنے بیٹوں کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ وہ جگہ ہمارے درمیان میں رہیں۔ اور جب ہم میں جھگڑا ہوا کرے تو ہمارے درمیان جھگڑنے والوں کو ایک دوسرے سے بچایا کریں۔ اس واسطے حارث نے اپنی اولاد کو قبائل عرب میں جگہ جگہ بھیج دیا تھا۔ اور اپنے بیٹے حارث کو بنی اسد بن خزیمہ اور غطفان پر حاکم کیا تھا۔ اور شعیب کو جویم الکلاب میں مارا گیا تھا بکر بن وائل کے تمام قبیلہ پر اور کید را اور لوگون پر مقرر کیا تھا اور معدی کرب کو قیس عیلان وغیرہ طوائف پر بھیجا تھا۔ اس معدی کرب کو غلفا (اوہٹن لگایا ہوا) بھی کہتے تھے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ اپنے سر کو

خوشبو کا ادھن لگایا کرتا تھا۔ اور سلمہ کو تغلب اور نمر بن قاسط اور بنی سعد بن زید منہ بنی تمیم کا سردار کیا تھا۔

۱۹ حجر بنی اسد کو اور غرض حجر مدت تک بنی اسد میں رہا۔ وہ اپنے مایکیتاج بنی اسد کا جسم کو قتل کرنا کے واسطے ان سے کچھ خراج اور کچھ جزیہ سالانہ لیا کرتا تھا۔

ایک مدت تک تو وہ لیتا رہا۔ اور وہ اسے برابر دیتے رہے۔ مگر ایک مرتبہ جب اس نے اپنے آدمی خراج لینے کو بھیجے۔ بنی اسد تہامہ میں تھے۔ تو ادھنون نے اسکے آدمی کو مار کر نکال دیا۔ جب اسکی حجر کو خبر ہوئی۔ تو اس نے ربیعہ کی کچھ فوج لی۔ اور اپنے بھائی معدی کرب سے قیس اور کنانہ کے آدمی لے کر اور بنی اسد پر پہونچا۔ اور ادون کے سردار دن کو اور بزرگون کو پکڑا۔ اور (ذلت کے سبب ادھنین تلواروں سے نہیں بلکہ) ڈنڈوں سے قتل کیا۔ اور ادو کا مال ضبط کر لیا۔ اور ادھنین تہامہ کو نکال دیا۔ اور ادو کے اشراف کی ایک جماعت قید کر لی۔ جن میں عبید بن الابریص شاعر بھی تھا۔ اس شاعر نے کچھ شعر کہے اور حجر کو ادون پر مہربان کیا۔ جب ادو کے دل میں رحم آگیا۔ تو ادو نے کسی شخص کو بھیجا۔ کہ ادھنین اپنے گھروں کو بلالائے۔

جب وہ لوگ پہلے۔ اور اپنے وطن سے ایک منزل پر رہے۔ تو ایک کاہن نے جس کا نام عوف بن ربیعہ بن عامر الاسدی تھا ادون سے کہا کہ ایک بڑا پادشاہ قتل ہوگا۔ اور کل صبح ہی اسکے کپڑے اتار لئے جائیں گے۔ لوگوں نے کہا وہ کون پادشاہ ہے۔ کہا وہ حج ہے۔ اس واسطے یہ لوگ سوار ہوئے۔ اور بے تحاشا میدان اور بھاڑے کرتے ہوئے حجر کے لشکر تک پہونچے۔

اور اوسے قبہ میں جالیا۔ اور مار ڈالا۔ علی بن الحارث الکلابی نے اوس کے
نیزہ مارا اور قتل کیا تھا۔ جس نے پہلے اوس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب بنی اسد
نے اوسے قتل کر دیا۔ تو کہا اسے معشر کنانہ و قیس تم تو ہمارے بھائی اور
ہمارے بنی عم ہو۔ اور یہ شخص تم سے بعید النسب ہے۔ اور اوسکی سیرت کو
بھی تم دیکھ چکے ہو۔ اور جو کچھ اوس نے اور اوسکی قوم نے تمہارے ساتھ
کیا ہے وہ تم سب جانتے ہو۔ تمہیں چاہئے کہ اونہیں لوٹ لو۔ اسلئے وہ اد
اہل و عیال پر دوڑے۔ اور اونہیں لوٹ لیا۔ اور حجر کو ایک سپید چادر میں
لبیٹ کر راستہ میں ڈال دیا۔ جب قیس اور کنانہ نے دیکھا۔ تو اوس کے
کپڑے اُتار لئے اور عمرو بن مسعود نے اوس کے اہل و عیال کو پناہ دی
بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب حجر نے دیکھا۔ کہ بنی اسد اوس کے
برخلاف جمع ہوئے ہیں۔ تو اوسے اندیشہ ہوا۔ اور عویم بن شجنہ کو جو بنی عطا
بن کعب بن زید بن منابہ بن سبیم میں تھا اپنی بیٹی ہند بن حجر کو اور اپنی بال بچوں
کو سپرد کیا۔ اور بنی اسد سے کہا۔ کہ جب تمہارا یہ حال ہے تو میں تمہارے
یہاں سے جاتا ہوں۔ اور تمہیں چھوڑتا ہوں تم جو چاہتے سو کرو۔ مجھ کو کچھ
مطلب نہیں۔ اس پر اونہوں نے اوسے رخصت کر دیا۔ اور وہ وہاں سے
چلا گیا۔ اور ایک مدت تک اپنی قوم میں جا کر رہا۔ اور ایک بڑی جمعیت
فراہم کی اور بنی اسد پر چڑھ کر آیا۔ بنی اسد بھی جمع ہوئے۔ اور آپس میں کہا کہ
اس شخص نے تمہیں مغلوب کر لیا۔ تو بچوں کی طرح تمہارا جو چاہئے گا وہ حال کرے گا
اس لئے اپنے تمام عیش و راحت کو اب چھوڑ دو۔ اور عزت دار ہو کر مر جاؤ۔

وہ سب اکٹھے ہوئے۔ اور حجر کی طرف چلے۔ اور مقابل ہو کر خوب لڑے۔ اس وقت
 اودکا حاکم علباء بن الحارث تھا۔ اوس نے حجر پر حملہ کر کے اوسے برچھے سے مار ڈالا
 اور کندہ اور اوس کے ساتھی سب بھاگ گئے۔ اور بنی اسد نے حجر کے اہل بیت
 کو بھی پکڑ لیا۔ اور اوس کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ جسکی غنیمت سے اوسکے
 ہاتھ بھر گئے۔ اور اوس کی بونڈیاں اور عورتیں وغیرہ بھی اوسکے ہاتھ آگئیں۔
 اور اوسھون نے ہاتھ تقسیم کر لیں۔

۲۰ حجر کے قتل کی خبر
 اور وصیت ام القیس کو
 پہونچا اور اسکا بنی اسد
 انتقام لینے کا ارادہ کرنا۔
 یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ حجر میدان جنگ میں قید ہو گیا
 اور قبہ میں قید کر دیا گیا تھا۔ وہاں علباء کی بہن کے بیٹے
 نے اوسے چھری سے مار ڈالا۔ جو اوسکے پاس تھی۔
 کیونکہ حج بنے اور اوس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب اوس نے
 حجر کو زخمی کیا۔ تو اوسے بالکل قتل نہیں کیا۔ اسپر حجر نے وصیت لکھی۔ اور ایک
 شخص کو وہ تحریر دیکر کہا کہ میرے بیٹے نافع کے پاس جا جو اوس کا سب سے بڑا
 بیٹا تھا۔ اگر وہ روئے اور پکار چائے تو اوس سے کچھ مت کہہ۔ اور اسی طرح
 سے میرے بھنے بیٹے بن اودن سبکے پاس الگ الگ جا اور ام القیس
 تک اسی طرح کہ جو سب سے چھوٹا ہے ان میں جو اضطراب اور جزع و فزع نہ کرے۔
 اوسے میرے گھوڑے اور ہتیار اور میری وصیت دے۔ اوسکی وصیت میں
 یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ میرا اس طرح سے حال گزرا ہے اور فلان شخص نے مجھ کو قتل
 کیا ہے۔ وہ شخص حجر کی وصیت کے موافق اوس کے بیٹے نافع کے پاس گیا۔
 اوس نے سنتے ہی دھول اپنے سر پر ڈالی۔ اس سے وہ دوسرے تیسرے وغیرہ

بیٹوں کے پاس گیا۔ اور اون سب سے ایسے ہی کیا۔ آخر کار وہ امر القیس کے پاس آیا۔ وہ اس وقت ایک اپنے ندیم کے ساتھ شراب پی رہا اور نہ کھیل رہا تھا۔ جب قاصد نے کہا۔ حجر مارا گیا تو اس نے کچھ اثبات نہ کیا۔ اور اپنے کام میں لگا رہا۔ ندیم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس لئے امر القیس نے کہا کھیلو آخر تکمیل تمام ہو گیا۔ تب اپنے ندیم سے اس نے کہا۔ میں تیری بازی میں خلل نہیں ڈال سکتا تھا۔ پھر قاصد سے اپنے باپ کا کل حال پوچھا۔ اور اس نے تمام حال اس کو سنایا۔ یہ سن کر اس نے کہا شراب اور عورتیں مجھ پر اس وقت تک حرام ہیں کہ جب تک میں بنی اسد کے سو آدمی اپنے باپ کے عوض مار ڈالوں اور سواون کے پکڑ کر نہ آزاد کروں۔

حجر شراب امر القیس کو اسوجھ سے نکال دیا تھا کہ وہ شعر کہا کرتا تھا جسے وہ پسند کرتا تھا۔ امر القیس کی ماں کا نام تھا فاطمہ بنت ربیعہ بن الحارث۔ اور وہ کلیب بن دابل کی بہن تھی۔ امر القیس کا قاعدہ تھا کہ عرب کے قبائل میں ادھر ادھر گھوما کرتا اور تالا بون پر بیٹھتا اور شراب پیا کرتا اور شکار کھیلا کرتا تھا۔ کہ اسی میں اسے باپ کے قتل کی خبر دمون میں آئی جو میں کے ملک میں ایک مقام کا نام تھا۔ جب اس نے یہ خبر سنی تو کہا۔

مَوَازِ مَعَشَرٍ يٰ مَنُون

تَطَاوَلَ اللَّيْلُ عَلَيْنَا دُمُون

اے دمون دمون ہم کو بیان ایک زمانہ گزر گیا۔ ہم لوگ بیانی ہیں۔ اور اپنی قوم کو دوست رکھتے ہیں

وَإِنَّا لِقَوْمِنَا مُحِبُونَ

یعنی اب وطن کو جا میں گے۔

پھر کہا۔ میکرباپ نے لڑکپن میں مجھے خراب کیا اور اب جوانی میں
مجھ پر اپنے خون کا بوجھ ڈال گیا۔ لا صحو الیوم ولا سکر غدا الیوم
خمس وغدا امّی (آج تو بے پے چین نہیں لوں گا۔ اور کل پھر کبھی نشہ نہ کروں گا
آج شراب ہے اور کل کام ہے یعنی لڑائی ہے) پھر یہ قول اوسکا مثل ہو گیا۔

۲۱ امر القیس کا بکر اور تغلب کو بنی اسد پر لیجانا اور دھوکہ سے بنی کنا
کو مارنا اور بنی اسد کو قتل کرنا

پھر وہاں سے چل دیا۔ اور بنی بکر و تغلب میں اگر اونسے
بنی اسد کے برخلاف نصرت کی درخواست کی۔ وہ اسکی
مدد کے لئے راضی ہو گئے۔ پھر اوس نے بنی اسد کی
طرف اپنے جاسوس بھیجے۔ لیکن بنی اسد چونکا گئے۔ اور
بنی کنا نہ میں جا کر پناہ گیر ہو گئے مگر امر القیس کے جاسوس اون کے ساتھ سا
گئے۔ عبدالبن احرش نے بنی اسد سے کہا۔ کہ امر القیس کے جاسوس پھر
ہیں۔ تعجب نہیں کہ تمہاری خبر اونھوں نے امر القیس کو پہونچا دی ہو۔
اور تم یہاں بنی کنا نہ میں ٹھہرے ہوے ہو۔ یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں بہتر ہے
کہ یہاں سے رات میں چلو۔ اور اسکا حال بنی کنا نہ سے بھی نہ کہو۔ بنی
اسواسطے چلے۔ ادھر امر القیس بکر و تغلب وغیرہ کو لیکر چلا۔ اور بنی کنا
میں پھونچا۔ اور سمجھا کہ یہی بنی اسد ہیں۔ اسواسطے اونھیں مارنا شروع کر دیا
اور یاتھارات الملک یاتھارات الہمام کے نعرہ مارنے لگا اونھوں نے
کہا کہ جہاں پناہ ہم نے حضور کے آدمی کو نہیں مارا ہو۔ ہم تو بنی کنا نہ ہیں
آپ بنی اسد سے جا کر انتقام لیجئے۔ وہ لوگ کل ہی یہاں سے گئے ہن
اسواسطے وہ بنی اسد کی طرف چلا۔ مگر وہ اوس رات میں اوس سے بچکر نکل گئے

اور ماتھ نہ لگے۔ تب اوس نے اس باب میں یہ شے کہے۔

اَلَا يَا لَهْفٍ نَفْسٍ اَشْرَقُوْهُمُ ۝ هُوَ كَا نُو الشِّفَاءِ فَلَوْ يَصَابُوْا

انسوس مجھ پر تین ایک قوم کے پیچھے چلا تھا جن کا ملنا میرے دل کو شفا بخشتا مگر وہ نہ ملے۔

وَقَا هَجْمًا هُوَ بَنِي اَبِيْهِمْ ۝ وَبَا لَا شَفِيْزِمَا كَا نَا الْعَقَابُ

اون کا نفعیہ ابھرا تھا اوس سے وہ بچ گئے اور اون کے عوض اون کے دادا کی اولاد و بل من سمیٹ گئی۔ اور اثنین میں رہنے جو لوگ اثنین میں تھے اور جن سے مراد بنی کنانہ ہیں اون پر عقاب چاہی تھا

وَاَفْلَتْهِنَّ عَلَاءٌ جَرِيْضًا ۝ وَلُوَادُ رَكْتَهٗ صَفْرًا لُّوْطًا ۝

اور علانے جو سخت مغموم تھا اون کے سوا۔ ون کو بچا لیا۔ اگر وہ مجھے مل جاتا تو مارا ہی جاتا

یہاں امر القیس کا مطلب بنی ابیہم سے کنانہ سے ہے۔ کیونکہ اسد اور کنانہ دونوں خیمہ کے بیٹے اور آپس میں بھائی تھے۔ اور لواد رکتہ صفر لوطا کا مطلب یہ ہے۔ کہ دلماب مشک کو کہتے ہیں۔ عربوں کا قاعدہ تھا۔ کہ کسی کو مار ڈالتے اور اوس کے اونٹوں کو بکڑا لیا جاتے تھے۔ جس سے اسکی مشک میں دودھ کی بجائے صفر ہو جاتا یعنی خالی ہو جاتی تھی۔ جس سے صفر لوطا کے معنی مرنے کے ہو گئے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب وہ اسے مار ڈالتے تو اسکی کھال جو اسکی مشک کہنا چاہئے اوس کے خون سے خالی ہو جاتی تھی۔ اس لئے اسکے معنی مرنے کے ہو گئے ہیں۔

پھر امر القیس بنی اسد کے پیچھے چلا۔ اور ظہر کے وقت اون میں جا لیا۔ اس وقت اس کے گھوڑے بے دم ہو گئے اور پیاس سے مر گئے تھے۔ اور بنی اسد ایک چشمہ پر پھڑے ہوئے تھے۔ خوب لڑائی ہوئی۔ اور بنی اسد بہت کثر سے

مارے گئے اور بھاگ کر پیچھا چھڑایا۔

۲۲ امر القیس کو بکرو پھر حبیب ہوئی تو بکرو تغلب نے بنی اسد کے تعاقب سے انکار کیا اور کہا کہ تو انتقام لیچکا۔ امر القیس نے کہا۔ نہیں ابھی انتقام پورا نہیں ہوا۔ ادھنوں نے کہا ہو گیا۔ تو بڑا منحوس آدمی ہے۔ ادھنیں بنی کنانہ کا قتل کرنا بڑا معلوم ہوا تھا۔ پھر بکرو تغلب لو گئے اور امر القیس آؤ دشمنو آہ کے قیدہ میں گیا اور اون سے مدد مانگی۔ ادھنوں نے مدد دینے سے انکار کیا۔ اور کہا وہ ہمارے بھائی اور ہمارے پروسی ہیں۔ ہوا سٹے وہ وہاں سے بھی چل دیا۔ اور ایک قیل کے پاس جس کا نام مرند انخیز بن ذی جدن تھا جا کر اترے۔ امر القیس کے اور اوس سے باہم کچھ رشتہ تھا۔ اوس سے بھی مدد مانگی۔ اوس نے حمیر کے پانچ سو آدمی دے دیے۔ لیکن امر القیس کے روانہ ہونے سے پیشتر ہی مرند مر گیا۔ اس کے بعد کلیر ایک اور شخص قمرل نام اودن کا پادشاہ ہوا۔ اور امر القیس کو رسد کا سامان بھی دیا۔ اور اوس کے ساتھ فوج روانہ کی اور کچھ عرب کے اور ادبائش بھی اوس کے ساتھ ہو گئے۔ اور کچھ اور کتنے ہی مین کے قبائل کے لوگوں کو بھی اوس نے نوکر رکھ لیا۔ اور ادھنیں لیکر بنی اسد پر چلا۔ اور ادن پر فتح پائی۔

۲۳ مرند کا امر القیس پھر مرند امر القیس کے پیچھے پڑ گیا۔ اور اوسکی بہت توجہ کی اور اوسکی طرف فوجیں بھیجیں۔ امر القیس مین اتنی قابل مین پناہ گیر نہ تھا بہرہ۔ طاقت کہاں تھی جو اودن کا مقابلہ کرتا۔ اس کے پاس جو

حمیری وغیرہ تھے وہ بھی چلے گئے تھے۔ اس واسطے وہ کچھ اپنے قبیلہ کے آدمیوں کے ساتھ نکل گیا۔ اور حارث ابن شہاب السیربوعی کے پاس جا کر قیام کیا۔ جو عتبہ بن حارث کا باپ تھا۔ مندر نے جب یہ حال سنا تو اس نے حارث سے کہلا بھیجا کہ امر القیس کو پکڑ کر میرے حوالہ کر دے۔ اگر تو نے اسے میرے حوالہ نہ کیا۔ تو میں تجھ سے آکر لڑوں گا۔ اس واسطے حارث نے اس کے ساتھیوں کو پکڑ کر اسے دیدیا مگر امر القیس نکل بھاگا۔ اور یزید بن معاویہ بن الحارث اور اسکی بیٹی ہند بنت امر القیس اور اس کی زرہین اور تہیا اور کچھ مال و اسباب بھی بچ گیا۔ پھر وہ سعد بن جناب الایادی کے پاس پہونچا۔ جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اس نے اسے پناہ دی۔ اور امر القیس نے اس کی بیعت کی۔ پھر وہ ان سے بھی وہ آگے چلا۔ اور معلی بن نیم الطای کے پاس جا کر قیام پذیر ہوا۔ اور اس کے پاس سکونت اختیار کر لی۔ اور بہت اذبح طبع کر لئے۔ وہاں اس پر جدیلہ کے قبیلہ کی ایک قوم بنی زبید چڑھ دوڑی۔ اور اس کے اونٹ لے گئے۔ مگر ان کے عوض بنی نہمان نے اسے بکریاں دودھ پینے کے واسطے دیدیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

اِذَا مَا لَمْ يَكُنْ اَبْلُ فَنِعْمَ اَيُّ كَاؤُ قُرُونٍ جَلَّتْهَا الْعَصْرُ

اگر دشت نہ ہوں تو نہ ہوں کروں سو ای کام نکل جائیگا گو یا اون بوڑھی کروں کے سنگ ڈنڈی ہوں۔ (جو انکو محض ساتھ ہوا کرتے ہیں) اس کے اور بھی بہت آیات ہیں۔

پھر امر القیس وہاں سے روانہ ہوا۔ اور عامر بن جویں کے قبیلہ میں پہونچا۔ اس عامر نے چاہا۔ کہ امر القیس کے مال و اسباب اور اہل و عیال کو

چھین لے۔ لیکن امر القیس کو اس کی خبر لگ گئی۔ اس واسطے وہ بنی ثعل کے ایک شخص حارثہ بن مر کے پاس چلا گیا۔ اور اس سے پناہ مانگی۔ اس نے اسے پناہ دی۔ اس سے عامر بن جویں اور ثعلیٰ بن لڑائی قایم ہو گئی۔ اور بڑے بڑے واقعات گزرے۔ جب امر القیس نے دیکھا کہ یہ سب سب طی میں لڑائی پیدا ہو گئی تو وہ ان سے بھی کوچ کر دیا۔

۲۴ سوال کی سفارش پھر وہ سموال بن عادیہودی کے پاس پہونچا۔ اس نے سے امر القیس کا قیصر کے امر القیس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ اور اسے اپنے پاس جانا اور طح کی چغلی سے پاس ٹھہرایا۔ اور وہ ان امر القیس جب تک اللہ تعالیٰ قیصر کا امر القیس کو مار ڈالا کو منظور ستھار ہا۔ پھر اس نے سوال سے کہا کہ حارث بن شمر الغسانی سے میری سفارش کر دے کہ وہ مجھے قیصر کے پاس پہونچا دے چنانچہ اس نے خط لکھ دیا۔ اور اس نے اپنے گھسے کے لوگ اور زرہین سموال کے پاس چھوڑ دیں اور حارث کے پاس روانہ ہوا۔ جب وہ قیصر کے پاس پہونچا تو قیصر نے اس کی بڑی عزت کی یہ حال بنی اسد نے بھی سنا۔ اس واسطے اس نے بھی اپنے من سے ایک شخص طح کو جس کے بھائی کو امر القیس نے مار ڈالا تھا قیصر کے پاس بھیجا۔ یہ اسدی بھی وہ ان پہونچا۔ اس وقت قیصر نے امر القیس کے ساتھ ایک بڑا لشکر دیا تھا۔ اور اسے روانہ کر دیا تھا۔ اور اس لشکر میں کتنے ہی شاہزادہ بھی تھے۔ جب امر القیس جلد یا تو طح نے قیصر سے کہا۔ کہ امر القیس بڑا گمراہ اور زانی ہے۔ لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ وہ تیری بیٹی سے مر اسلت کیا کرتا اور

اوس سے ملا جلا کرتا تھا۔ اور اوس کی نسبت اس نے اشعار کہے ہیں۔ اور عرب میں اوسے اون اشعار کے سبب شہرت دیدی ہے قیصر کو امر القیس سے نفرت ہو گئی۔ اور اوس نے اوسے زربفتی منقش کپڑوں کا خلعت بھیجا۔ جس میں زہر لگایا ہوا تھا اور اوسے لکھا کہ میں اپنے کپڑے تیری عزت افزائی کے لئے بھیجتا ہوں جنہیں میں پہنا کرتا تھا۔ اور جنہیں تو پہن اور مجھے اپنا حال منزل بمنزل لکھتا رہ۔ امر القیس نے اور جنہیں پہن لیا۔ اور اوس سے بہت خوش ہوا۔ مگر اوس کے بدن میں زہر بہت جلد سرایت کر گیا۔ اور اوس کی کھال چھٹ چھٹ کر گرنے لگی۔ اس لئے اوس کا نام ذوالقروح (زخموں والا) بھی کہا کرتے ہیں۔ قسوت اپنی حالت دیکھ کر امر القیس نے یہ شعر کہے تھے۔

لَقَدْ طَمَحَ الطَّاهِرُ مِنْ خَوَاصِدِهِ	لَيْلِنَسْنَمَا يُلْبَسُ اَبْسُوسًا
---	-------------------------------------

طماح اپنے ملک سے یہاں آیا کہ مجھے اون مصائب کا لباس پہنائے جکا ہر ایک انسان کو پہنا پڑتا ہے

فَلَوْ اَنَّا نَفَرْنَا مَوْتُ سَوِيَّةٍ	وَلَكِنَّا نَفَرْنَا قِطَافِنَا
--	---------------------------------

کیا اچھا ہوتا جو یہ نفس کی مرگ ہی مر جاتا لیکن وہ تو ایسا ہو گیا ہو کہ مٹو مٹو ٹھوٹا ہو کر اوس کی جان نکلی ہو غرض جب وہ اسی حالت میں بلاد روم کے ایک مقام انقرہ میں پہنچا۔ اوس جگہ موت نے اوسے آ لیا۔ تو اوس نے اپنی اخیر الفاظ یہ زبان سر نکالے

خُطْبَةٌ مُسْتَحْفَرَةٌ وَطَعْنَةٌ مُنْعَجَرَةٌ وَجَنَّةٌ مُسْتَحْفَرَةٌ حَلَّتْ بِأَرْضِ انْقَرَةٍ

میں (اے سپہیں!) خطبے بڑے بڑے لہنے اور کتنے ہی نیزوں کے زخم (خون کے) بہائے والے اور کتنے ہی بڑے بڑے پیالے (خون کے) بہرے ہوئے اس انقرہ کے سر زمین ہو گئے

اور وہاں اوسنے روم کی ایک شاہزادی کی قبر دیکھی۔ جو اوسی مقام پر عسیب پہاڑ کے برابر دفن کی گئی تھی۔ اوسوقت اوس نے یہ اشعار کہے۔

أَجَارَتْنَا إِذَا الْخَطُوبُ تَنَوَّبُ وَإِنَّا قَتِيمٌ مَا أَقَامَ عَسِيبُ

اے پردن کام باری باری سے ہوا کرتے ہیں (کبھی تیرے مرنے کی باری تھی اب میری باری ہے) بین بیان اوسوقت تک رہو نکاح تک کہ عسیب پہاڑ دنیا میں قایم رہیگا۔ (جو نجد کے بالائی حصہ کا ایک مشہور پہاڑ ہے)

أَجَارَتْنَا إِذَا غَرِبَ بَانُهُمْ وَكُلَّ غَرِيبٍ لِلْغَرِيبِ نَسِيبُ

اے ہر کون ہم دونوں بانیوں کا دین دھرم اور ہمیں ایک ہی ہے، اور غریب غریب ہوتے ہیں ان کے لیے غریبوں سے ایک نسبت ہوتی ہے

پھر امر القیس مرگیا۔ اور اوسی عورت کے برابر اوسکو دفن کر دیا گیا۔ وہاں دسکی قبر ہے

۲۵ حارث غسانی کا سوال پھر جب امر القیس مرگیا۔ تو حارث ابن ابی شمر الغسانی سے امر القیس کی امانت طلب سوال ابن عادی کی طرف چلا۔ اور اوس سے امر القیس کرنا اور اسکا نہ دینا۔ کی زرہین مانگین۔ جو تعداد میں سو تھیں۔ اور اوس کا

مال بھی طلب کیا۔ لیکن سوال نے نہیں دیا۔ اس پر حارث نے سوال کے بیٹے کو پکڑ لیا اور سوال سے کہا یا تو زرہین مجھے دیدے نہیں تو میں تیرے بیٹے کو مار ڈالوں گا۔ سوال نے کہا میں تو امانت میں سے کچھ بھی تجھے نہیں دینگا۔ اس واسطے حارث نے اوس کے بیٹے کو مار ڈالا۔ چنانچہ سوال نے خود اوسکا ذکر کیا ہے۔

وَفَيْتُ بَادِرَ الْعَدَى لَنِي إِذَا مَا ذُمُّ أَقْوَامٌ وَفَيْتُ

میں نے امر القیس العدی کی زرہون کے معاملہ میں جو عہد کیا تھا اوسے پورا کیا۔ اگرچہ اس معاملہ میں لوگ عہد شکنی کے باعث مذمت کے مستوجب ہو کر تھے مگر میں نے اپنا عہد پورا کیا ہے۔

وَأَوْصِيَ عَادِيَّوَمَا بَانَ لَا هُدْمِي يَا سَمَوَالِ مَا بَنَيْتُ

مجھے عادیانے ایک روز نصیحت کی تھی کہ سہوال جس عزت کی میں نے بنیاد ڈالی اس سے تو گرانا نہیں

بَنِي لَوْعَادِيَّاحِصْنًا حِصْنًا وَمَاءُ كُلِّمَا شَيْتُ اسْتَقَيْتُ

عادیانے میرے لئے ایک محکم قلعہ بنا دیا ہے اور وہیں چشمہ بھی رکھ دیا ہے کہ جب میں چاہتا ہوں اس کو پانی پی لیتا ہوں

اور اعشی نے بھی اس حادثہ کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

كُنْ كَالسَّمَوَالِ اذْطَافَ الْهَامُ بِهٖ وَفَجَحَلَ كِسْوَادُ اللَّيْلِ جَمَارًا

سہوال کی طرح تو ہو جا کہ جس کے پاس بادشاہ (فہان) ایک کچرا اس کثرت سے لپک آ گیا کہ جس نے رات کی تاریکی کی طرح ملک کو چھ لیا۔

اِذْ سَامَا حَطَرِي خُفَّ فَقَالَ لَهٗ قُلْ مَا تَشَاءُ فَاِنْ سَامَعَ حَارًا

اور دروہا حکم کی باتیں اس کے رو برو پیش کیں۔ تو سہوال نے اس سے کہا کہ جو تو چاہتا ہے حارث میں سن رہا ہوں

فَقَالَ غَدْرًا تَكُلْ اِسْفِيَا فَاخْتَرَفَمَا فِيهَا حَظَّ الْمُخْتَارِ

تیرے لئے کہا یا تو اپنے عہد میں غد کر دے تو اپنے بیٹے کو روٹکا مان دو یا توں میں جو تجھے بہتر معلوم ہو اوست اختیار کر لے

فَشَاكَ غَيْرَ طَوِيلٍ تَوَقَّالَ لَهٗ اَقْتُلْ اَسِيرَكَ اِنْ مَانَعَ جَارُ

سہوال نے بے شک بہت جلد خود کش کا شاک دور کر دیا اور پہراؤں کہا کہ تو اپنے قیدی کو قتل کر دے میں تو اپنے پناہ گیر کی جانب کرونگا

یوم خراز

۲۶ میں کے بادشاہ کے پاس اس کا قصہ اس طرح ہے۔ کہ میں کے ایک بادشاہ کے

عرب کے سردار کا قیدیوں کے پاس مضر ربیعہ اور قضاعہ کے کچھ قیدی تھے۔ اس

اوس کے پاس معد کے کچھ سردار آئے جن میں

سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ اور عوف بن

محکم بن ذہل بن شیبان اور عوف بن عمر بن جشم بن ربیعہ بن زید بن مناة

۲۶ میں کے بادشاہ کے پاس
عرب کے سردار کا قیدیوں کے
چہرانے کو جانا اور اسکا تھیں
سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ اور عوف بن
محکم بن ذہل بن شیبان اور عوف بن عمر بن جشم بن ربیعہ بن زید بن مناة

بن عامر الضحیان اور جشم بن ذہل بن ہلال بن ربیعہ بن زید مناہ بن مضر الضحیان بھی تھے انھیں کہیں ایک شخص قبیلہ بہرا کا عبید بن قراذ نام بھی ملا۔ جو انہیں قیدیوں میں تھا۔ اور بڑا شاعر تھا۔ اس نے ان لوگوں سے کہا۔ کہ آپ جن قیدیوں کو پادشاہ سے طلب کریں اون میں مجھے بھی دخل کر لیں۔ اس لئے اون لوگوں نے اس کے واسطے پادشاہ سے درخواست کی۔ اور اپنے قیدیوں کے لئے بھی کہا پادشاہ نے انھیں بھی دیدیا۔ چنانچہ اس باب میں عبید بن قراذ البہرا دسی کہتا ہے۔

نَفْسِ الْفِدَاءِ لِعَوْفٍ الْفِعَا لِعَوْفٍ وَلَا بُهْلَ الْجِثْمِ

میری جان عوف بن محلم پر جو جمن ہے اور عوف بن عمرو اور جشم ابن ہلال پر خدا ہو

وَلَوْ كُشِدَ وَسْرٌ وَقَدْ شَمَرْتِ بِالْحَرْبِ زَلْتُ بِنَعْلِ الْقَدَمِ

اگرانی نے تو میرے مقابلے میں دامن لرے باز نہ لئے تھے۔ اور مستعدی کر کے جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکی تھی۔ اگر ایسے وقت میں سدوس نہ ہوتا تو میرے قدم سے جوتا نکل گیا تھا۔ یعنی میرا کام تمام ہو چکا تھا

تَدَارَكُنِي بَعَامًا قَدْ هَوْنِي مُسْتَسْكَبِعًا قِيَالِ الْوُذَمِ

اوس نے اوس وقت بھگو سنبھال دیا۔ جبکہ میں گر گیا تھا۔ اور میں نے وڈم کے عراقین شہمن کو کوبدیا تھا عراق شہر بانی میں ہر وقت ڈوبتا رہتا ہے۔ اس لئے اسکو بہت مضبوط بناتے ہیں۔ اور تمام دل کا بوجھ اوس پر ہوتا ہے۔ بیان عراقین سے مراد سدوس ہی

وَنَادَيْتُ بِهَرَاءٍ كَيْتَمَعُوا وَلَيْسَ بِأَذَاهُمْ مِنْ صَمَمِ

میں نے اپنے قبیلہ بہرا کو بہت آواز دے۔ کہ وہ سننا میری مدد کو آئیں۔ مگر وہ نہ آئے۔ حالانکہ ان کے کان بہرے نہیں ہیں

وَمِنْ قَبْلِهَا عَصَمْتُ قَاسِطًا مُعَدًّا إِذَا مَا عَزِيْزُ الزَّمِ

اس سے پہلے ہی قاسط نے معذ کو بچایا تھا۔ جس وقت کہ بڑے بڑے عزت والے خاموش ہو کر کان دبا گئے تھے

اس پر بادشاہ نے اون کے بعض سفیروں کو رہن رکھ لیا۔ اور باقیوں سے کہا۔ اپنی قوم کے رئیسوں کو لے آؤ کہ میں اون سے اپنی اطاعت کے عہد و موثیق لوں گا نہیں تو تمہارا سے ان آدمیوں کو قتل کر ڈالوں گا۔

۲۷ کلیب کا تمام مدد کو پھر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف لڑے۔ اور اون سے یہ لیکر منہج پر جانا اور اون کی سب کیفیت بیان کی۔ اس پر کلیب بن وایل نے ربیعہ فتح اور یہ مدد ملے ہوئے تھا۔ تمام مدد جمع ہو گئے۔ یہ کلیب اون لوگوں میں سے مدد کا رئیس کون تھا۔

ایک شخص ہے۔ کہ جن کے ساتھ تمام مدد جمع ہو ہو گئے ہیں۔ اون کا بیان ہم کلیب کے قتل کے وقت بیان کرینگے غرض سب یہ لوگ مجتمع ہو گئے۔ تو کلیب نے اونہیں لیکر کوچ کیا۔ اور سفاح تغلبی کو جس کا نام سلمہ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن خبیب بن تغلب تھا اپنا مقدمہ بحیش بنایا۔ اور اس کو حکم دیا کہ خزاز پہاڑ پر جائے اور وہاں لوگوں کی رہنمائی کے واسطے آگ جلائے۔ خزاز ایک پہاڑ کا نام ہے جو طیفہ میں بصرہ اور مکہ کے درمیان سالع کے قریب ہے۔ اور سالع بھی ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور یہ بھی اس سے کہدیا کہ اگر دشمن اس کے سامنے آجائے۔ تو دو جگہ آگ جلائے۔

ادھر منہج کو بھی اس امر کی خبر ہو گئی۔ کہ ربیعہ جمع ہوئے اور اونہوں نے کوچ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اپنے لوگوں کے پاس آئے اور جو قبائل تین اون کے قریب تھے اونہیں فراہم کیا۔ اور دشمن کی طرف

لپچ کر دیا۔ راستہ میں جب اہل تہامہ نے منجج کی روانگی کا حال سنا تو ربیعہ سے آکر منضم ہو گئے۔ اور منجج راستے کے وقت خزاز پر پھونچ گئے۔ اس واسطے سفاح نے دو جگہ آگ جلائی۔ اور اسے خوب روشن کر دیا جب کلیب نے دو جگہ آگ دیکھی۔ تو وہ اپنی فوج لیکر روانہ ہوا۔ اور صبح کو اون کے پاس پھونچ گیا۔ اور خزاز پر فریقین کا التقا ہوا۔ اور بہت ہی شدت کے ساتھ قتال ہوا بہت لوگ قتل ہوئے۔ منجج کو آخر شکست ہوئی اور اونکی فوج پر اگندہ ہو گئی۔ چنانچہ سفاح کہتا ہے۔

وَلَيْلَةً أُوقِدَ فِي خَزَّازٍ هَدَيْتُ كِتَابًا مَتَّعِلَاتِ

اوس رات جب کہ میں رات کو خزاز پر آگ جلا رہا تھا۔ میں نے فوجوں کو جو پریشان ہوئی تھیں راستہ دکھایا۔

ضَلَّلَنِي خِزَالِي كَيْفَ سَهَّادٍ سَهَّادُ الْقَوْمِ أَحْسَبُ هَادِيَاتِ

وہ فوجیں خیزالی کی زندگی سے کہنے بھولی ہوئی تھیں۔ اگر انکو خیزالی نہ ہوتی تو میں جانتا ہوں کہ وہ سب سے بھلے آگے آتے ہیں اور فرزدق نے بھی جریر کی ہجو میں اسکو مخاطب کر کے بیان کیا ہے۔

لَوْلَا فَوَارِغُ غَلَبَ ابْنَةُ وَاثِلٍ دَخَلَ الْعَدُوُّ عَلَيَّ كُلِّ مَكَانٍ

اگر غلبہ ابن واثل کے شہسوار نہ ہوتے تو میرے ہر مکان میں دشمن داخل ہو گئے ہوتے۔

ضَرَبُوا الصَّنَاعَ وَالْمُلُوكَ أَوْقَالَ نَارُ نِزَا شَرَفَاعِ عَلَى النِّدَانِ

اوصفون نے دزرا اور پادشاہوں کو مارا۔ اور دو آگین جلا میں جن کی روشنی سب آگوں سے بڑھ کر تھی کہتے ہیں۔ کہ یہ کسی کو نہیں معلوم ہے۔ یوم خزاز میں رئیس قوم کون تھا۔ کیونکہ عمرو بن کلثوم جو کلیب کا نواسہ ہے کہتا ہے۔

وَمِنْ غَدَاةِ أَوْقِدَ فِي خَزَّازٍ رَفَدْنَا فَوْقَ رَفْدِ لِرَافِدِنَا

اور ہم نے اوس دوزخ کے خزانے میں آگ جلائی کہی تھی۔ مدد کرنے والوں کی مدد سے بڑھ کر مدد کی تھی۔

اگر اوسکا نانائریس قوم ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کا ذکر کرتا۔ اور اس امر پر فقط فخر نہ کرتا۔ کہ اوس نے مدد کی تھی۔ پھر اوس نے اون لوگوں کو جو خزاہین گئے تھے متناہین اور معاونین قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

فَكُنَّا الْآمِنِينَ إِذَا التَّقِينَا وَكَانَ الْإِسْرَارُ بَيْنَنَا

جس روز کہ لڑائی ہوئی ہے اوس روز ہم تو فوج کے میمنہ پر تھے۔ اور ہمارے دادا کی اولاد یعنی مضر، میسرہ

فصالحوا صولته فيمزيلهم وصلنا صولته فيمزيلنا

ادنیوں نے اون پر حملہ کیا جو اوسکے قریب تھے اور ہم نے اون پر حملہ کیا جو ہمارے قریب تھے۔
اس پر لوگوں نے اوس سے کہا تھا۔ کہ تو نے اپنے بھائیوں لینے مضر پر
فخر کیا ہے۔ اور جب اوس نے اپنے نانا کا قصیدہ میں ذکر کیا تو اس طرح کیا

وَمِنَّا قَالَتُ السَّاعِي كَلِيبٌ

اور اس سے خیرتر ہم میں ہی ہو گیا ہے اسی لئے ہمیں ہوا جو پھر کون سی ایسی مجد و شرافت ہی جو جسکے ہم دالی و مالک نہیں چکے اور
دیکھو یہاں اوس نے خزانے کے دن رئیس ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر وہ
رئیس ہوتا تو ضرور اسکا دعویٰ کرتا کیونکہ ریاست ہی فخر کے واسطے سب سے
اشرف چیز ہے۔

تکلیف کا قتل اور بکرہ و تغلب کی لڑائیاں

۲۸ کلیب کا نسب اگرچہ
کے لقب کی وجہ اور رربعیہ کے
صاحبان لوا کے دستور۔

اور کلیب کے قتل کے سبب سے یہ لڑائی ہوئی تھی۔ اور کلیب کا نام تھا وایل بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن حشم بن بکر بن مجنذب بن عمرو بن غنم بن تغلب اور کلیب رکتے کا پلا، اوس کا لقب اسوجھ سے ہوا تھا۔ کہ جب وہ کہیں کو جاتا تو رکتے کے پلے کو اپنے ساتھ لے لیتا۔ اور جب کسی باغ پر یا کسی اور مقام پر اوس کا گزر ہوتا اور وہ اوسے پسند کرتا۔ تو وہ اوس پلے کو مارتا۔ اور اوس مقام پر ڈال دیتا۔ اور پلا دھان چلاتا اور بھونکتا رہتا۔ جب لوگ اوس کی آواز سنتے تو دھان سے بچ جاتے اور اوس کے نزدیک نہ آتے تھے۔ اوسے پہلے کلیب وایل کہتے تھے۔ پھر اختصاً کلیب کہنے لگے اور یہی مشہور ہو گیا۔

ربیعہ بن زبایہ کے لوا کا یہ قاعدہ تھا کہ سب سے اکبر اولاد کو ملا کرتا تھا۔ پہلے یہ لوا عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن تھا ان کا دستور تھا۔ کہ داڑھیان بڑھاتے اور مونچھیں کترواتے تھے۔ اس واسطے ربیعہ بن سے کسی کی مجال نہ تھی کہ ایسا کرے اگر کوئی اس طرح کرتا تو اوس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ گویا وہ اون سے لڑائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ پھر یہ لوا عبد القیس بن افضی بن دعی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن آیا۔ ان کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی گالی دیتا تو اوس گالی دینے والے کے یہ طہانچہ مارتے اور جب کوئی طہانچہ مارتا تو اوسے یہ قتل کر ڈالتے تھے۔ پھر لوا نمربن قاسط بن ہنب بن آیا۔ اسکا بھی کچھ دستور تھا جو اپنے متقدمین سے جدا تھا۔ پھر لوا بکر بن وایل بن آیا۔ انھوں نے یہ دستور بحال کیا کہ ایک پرندہ کا بچا

لیتے اور اوسے وسط سڑک میں باندھ دیتے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوتا کہ یہاں وہ بندھا ہوا ہے تو اوس راستہ پر نہ جاتے۔ اور اگر آمد و رفت کی ضرورت ہوتی تو اوس کے عین و بیمار میں ہو کر جاتے تھے۔ پھر لوا لقلب میں آیا۔ اور وایل بن ربیعہ کو ملا۔ اس کا وہ ہی کہتے کے پلے کا قاعدہ منھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔

۲۹ تمام بنی معد کے تمام بنی معد صرف تین آدمیوں کے ساتھ جمع ہوئے تین سردار اور کلیب کاغز ہیں۔ ایک تو عامر بن الظرب بن عمرو بن بکر بن شکر اور جس کی بہن سے بیٹا بن الحارث (یا عدوان بن عمرو بن قیس عیلمان (یا الناس بالنون) ابن مضر بن الناس الیاس بن مضر کا بھائی تھا۔ اور جب فوج جمع ہوئے تھے۔ اور تہامہ کو گئے تھے تو اوس وقت یہ معد کا قائد اور سپہ سالار تھا۔ یہ پہلا واقعہ ہے جو تہامہ اور یمن میں ہوا ہے۔ دوسرا شخص جس کے ساتھ تمام معد جمع ہوئے ربیعہ الحارث بن مرہ بن زہیر بن حشم بن بکر بن جمیب بن کلب ہے جو یوم السلان میں جو اہل یامہ اور یمن کے درمیان ہوا تھا معد کا قائد تھا۔ تیسرا شخص وایل بن ربیعہ ہے جو یوم خزاز میں معد کا قائد تھا۔ اس نے یمن کی فوج کو پرانندہ کر دیا۔ اور اونچین شکست دی تھی اور معد نے اس کو ایک طح کا پادشاہ بنایا اور اوس کو تاجدار کیا تھا اور اوس کی اطاعت کرتے تھے۔ اور یہ ایک مدت دراز تک رہا تھا۔

پھر کلیب کو بڑا غور ہو گیا۔ اور اپنی قوم پر ظلم کرنے لگا۔ اور یہ نوبت

پھونچ گئی۔ کہ ابر کے مواقع کو لیغے جہاں تک ابر ہوا اوس زمین کو اپنی جا بنالیا۔ وہاں کوئی اپنے جانور نہ چرا سکتا تھا۔ کبھی کہتا کہ فلان زمین کے وحشی جانور میرے حمایتین ہیں اور ان کا کوئی شکار نہ کرے۔ اوس کے اونٹوں کے ساتھ کوئی پانی نہیں پلا سکتا اوس کی آگ کے ساتھ کوئی آگ نہیں جلا سکتا۔ اور نہ کوئی اوس کے گھروں میں جا سکتا۔ اور نہ اوس کی مجلس میں کوئی احتبا کر کے بیٹھ سکتا جب کوئی آدمی دونوں رانوں کو اپنے پیٹ سے اور دونوں پنڈلیوں کو رانوں سے لگا کر بیٹھ اور پیٹھ سے پنڈلیوں کے گرد چادر ڈال کر باندھ لے تو اوس سے احتبا کہتے ہیں۔)

اور بنی چشم اور بنی شبیان ملے جلے ایک ہی مکان میں رہتے تھے تاکہ ان کی جماعت بنی رہے۔ اور ان میں تفرقہ نہ پڑے۔ اور کلب نے جلیلہ بنت مرہ بن شبیان بن ثعلب سے بیاہ کیا تھا۔ جو جاس بن مرہ کی بہن تھی اور عالیہ مقام میں کچھ زمین کو ابتداء سے بیع میں اپنے جا بنایا تھا۔ اوس کے پاس کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ وہاں وہ ہی جاتا جس کو اس سے لڑائی کرنا ہوتی۔

۳۰۔ بسوس کے یہاں سعد پھر ایک شخص جس کا نام سعد بن شمیس بن طوق البحر تھی کی اونٹنی کا کلب کے حمایتین بسوس بنت منقذ التیمیہ کے یہاں آکر ٹھہرا۔ جو جاس جانا اور اس کا اونٹنی کو مارنا ابن مرہ کی خالہ تھی۔ اس جرمی کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام سراج تھا جاس کی اونٹنیوں کے ساتھ چرا کرتی تھی۔ اسی کے نام سے

عربون میں یہ مثل مشہور ہے۔ اَشَامُ مِنْ سَرَابٍ وَاَشَامُ مِنَ الْبُؤْسِ
یعنی فلاں چیز سراب سے بھی زیادہ منحوس ہے اور فلاں آدمی بُس
سے بھی زیادہ کمبخت ہے)

پھر ایک روز کلیب اپنے اونٹوں کو اور اون کی چراگاہ کو دیکھنے
کے لئے نکلا۔ اور وہاں آکر ادھر پھرتا رہا۔ یہ قاعدہ تھا کہ کلیب کے
اور جاس کے اونٹ ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ اسی میں کلیب کی نظر
کہیں سراب پر پڑی۔ یہ نیا اونٹ دیکھ کر اس نے کہا کس کا اونٹ ہے
جاس نے جو اس کے ساتھ تھا کہا۔ کہ یہ اونٹنی میرے ایک مہان جرمی
کی ہے۔ کلیب نے کہا۔ کہ یہ اونٹنی اس حمے میں پھر نہ آئے۔ جاس نے
کہا جہان میرے اونٹ چرنے کو جائیں گے۔ وہاں یہ بھی ضرور جا بگی
کلیب نے کہا۔ کہ اگر یہ پھر یہاں آئے گی۔ تو میں اس کے پستان میں
تیر مار دوں گا۔ جاس نے کہا۔ اگر تو اس کے پستان میں تیر مارے گا
تو میں تیرے پیٹ میں نیزہ مار دوں گا۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے راستے
چلے گئے۔ پھر کلیب نے آکر بی بی سے پوچھا کہ عرب میں کوئی ایسا بھی شخص
ہے جو اپنے مہان کو مجھ سے بچائے۔ اس نے کہا جاس کے سوا
اور تو کوئی مجھے نظر نہیں آتا۔ پھر کلیب نے اسے سارا قصہ سنایا۔
پھر جب اس کے بعد کلیب اپنے حمے کو جانے لگا۔ تو اس کی
بی بی نے اسے روکا۔ اور قسم دلائی کہ وہ قطع رحم نہ کرے۔ ادھر
اس نے جاس سے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ اپنے اونٹ کو چرانے کو بھیجے

لیکن دونوں نے اوس کا کہنا نہ مانا۔ پھر کلیب مجھے کو گیا۔ دیکھا تو وہاں جرمی کی اونٹنی موجود ہے۔ دیکھتے ہی اوس نے اونٹنی کے تیر مارا کہ پار ہو گیا۔ اور وہ چلاتی اور چیختی ہوئی بھاگی۔ اور اپنے مالک کے صحن میں آکر بیٹھ گئی۔

۳۱۔ اور بسوس کا جب سعد نے اپنی اونٹنی کو دیکھا۔ تو ذلت کے سبب دہائی دینا اور جاس کا غفلت سے چلایا اور فریاد مچائی۔ اور بسوس نے اپنے مہا مین کلیب کو قتل کرنا۔ کی فریاد سنی۔ تو وہ بھی نکلی۔ اور اوس کے ناقہ کو جا کر دیکھا۔ اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر چلائی۔ واذاکلا جاس یہ دیکھ رہا اور سن رہا تھا۔ وہ بھی بسوس کے پاس نکل کر آیا۔ اور اوس سے کہا چپ رہو۔ کچھ پروا نہیں۔ اور جرمی کی بھی تسلی کی۔ اور بسوس سے کہا۔ کہ میں اس ناقہ سے بھی بڑے اونٹ کو مار دینگا۔ غلال کو قتل کر ڈالو گنگا غلال کلیب کا ایک سانہ تھا۔ جس کا اوس زمانہ میں نظیر نہ تھا مگر جاس کا مقصود غلال سے کلیب تھا غلال مقصود نہ تھا۔ یہ جو باتیں ہو رہی تھیں وہاں کلیب کا جاسوس بھی انہیں سن رہا تھا۔ اوس نے آکر یہ سب باتیں کلیب کے کھدین۔ کلیب نے کہا۔ کہ اوس نے فقط غلال کی ہی قسم کھائی۔ جس سے اوس کے دل میں اور کوئی اندیشہ نہ رہا۔

پھر جاس اس موقع کو تلاش کرتا رہا۔ کہ کلیب کو کس وقت غافل پاؤں کلیب بالکل غفلت میں تھا۔ اسی سبب سے ایک روز باطینان خاطر بے تباہ کلیب بستی سے باہر گیا۔ اور جب گھروں سے دوز نکل گیا۔ تو جاس گھوڑا

پر سوار ہوا۔ اور اپنا نیزہ لیا۔ اور کلیب کے پاس پہنچا۔ کلیب کسی جگہ ٹھہرا تو جاس نے پیچھے سے جا کر اوس سے کہا کلیب تیرے پیچھے نیزہ ہے کلیب نے دلاوری کے جوش میں اوس سے کہا۔ کہ اگر تو سچا ہے اور بھادور ہے تو میرے سامنے سے آ۔ اور اوسکی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھا لیکن جاس نے اوس کے عقب سے ہی اوپر نیزہ مارا۔ جس سے وہ گھوڑے پر سے گر پڑا۔ کلیب نے جان نکلتے وقت اوس سے کہا۔ جاس مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلا دے۔ لیکن جاس نے اسے پانی بھی نہ دیا۔ اور کلیب کی جان نکل گئی۔

پھر جاس نے ایک شخص عمرو بن الحارث بن ذہل بن شیبان سے کہا جو اوس کے ساتھ تھا کہ کلیب کی لاش پر پتھر ڈال دے۔ تاکہ اسے کوئی ورندہ نہ کھا جائے۔ چنانچہ مہلبیل بن ربیعہ کلیب کا بھائی کہتا ہے۔

قتیل ما قتل المرء عمرو	و جاس بن عمرو ذی صریح
------------------------	-----------------------

کلیب براغت دار قتل ہے جسے ایک شخص عمرو اور جاس بن مرہ نے مارا ہے جو بڑا ہی شہیل ہوا مصر وراثت کے اوس بچے کو کہتے ہیں کہ جس کے منہ میں مان کا دودھ نہ پینے کی غرض سے لکری بانہ دی ہو جس کو عربی زبان میں

اصحاب فوادہ باصم لدن	فالو یعطف هناك علی حرم
----------------------	------------------------

کلیب کے دل پر اوس نے ایک بے آواز پر چما مارا۔ اور وہاں پاس قربات۔ سے اوس پر کچھ ہربانی نہ کی۔

فان غدا وبعد غد لرحن	لا امر ما یقام له عظیم
----------------------	------------------------

کل کا دن اور کل سے بعد کا دن ایک عظیم الشان معاملہ کے لئے مخصوص ہے جس کا دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہے

جس ما بکیت جلیبا	اذا ذکر الفعال من الجلیب
------------------	--------------------------

وہ معاملہ یہ بھی بڑا ہو کہ جس کے سبب سے کل کو مین اور وقت یاد کر کے رد ماہون جبکہ اوس ٹرے شخص کی نیکو کاریاں بیان کیجاتی ہیں

سَأَشْرِبُ سَمًا صَرَفًا وَسَقَمًا بِمَا سِرَّ غَيْرَ مَنْطَفَةٍ مَلِيحًا

اپہن اوس (مصیبت) کے پیالہ کو پیو گنا جہین خالص شراب ہوگی۔ اور نیز اوروں کو بھی ایسی شراب پلاؤں گا جو غیر منطفہ (یعنی بے میں) اور بے ملامت والی ہوگی۔ ۛ ۛ ۛ

۳۲ جب اس اور اس کے جب اس نے کلیب کو قتل کر دیا۔ تو گھوڑے پر سوار

باپ مرہ کی گفتگو اور بکر اوسے دوڑاتا اور گھٹنے کھولے ہوئے وہاں سے لوٹا۔ جب اس کے باپ مرہ نے دیکھا۔ تو کہا جاس

کوئی بڑا سخت خطرناک کام کر کے آیا ہے۔ مین نے اسے گھٹنے کھلے

کبھی نہیں دیکھا ہے۔ جب باپ کے پاس آکر کھڑا ہوا تو اس نے پوچھا

جس خیر تو ہے۔ کہا مین نے ایک طعنہ مارا ہے جس سے بنو اہل کل

مجمع ہونگے۔ اور اون مین بڑا اضطراب پڑ گیا۔ پوچھا کہ تو نے کس کے

طعنہ مارا۔ تیری مان تجھے روئے۔ کہا مین نے کلیب کو مار ڈالا۔ مرہ

کہا کیا تو سچ کہتا ہے۔ کہا مان۔ کہا یہ تو تو نے بہت ہی برا کام کیا۔

تیری قوم پر اس سے بڑی بلا آئے گی۔ اس پر جس نے کہا۔

تَاهَبُ عَنْكَ أَهْبَةٌ ذِي امْتِنَانٍ فَإِنَّ الْأَمْرَ جَلَّ عَنِ السَّلَاحِ

تو اپنے آپ کو فراموش کر کے اس طرح تیار ہو جس طرح کہ قوت اور شجاعت والے تیار ہوا کرتے ہیں۔ اب ملامت کا وقت نہیں معاملہ ملامت کی حد سے آگے نکل گیا ہے۔

فَإِذَا وَدَّ جَنَّتْ عَلَيْكَ حَرْبًا تَغْصُرُ الشَّيْخَ بِالْمَاءِ الْقَرَّاحِ

مین تیرے لئے ایک بڑا پہل لڑائی کا لیکر آیا ہوں۔ کہ جس سے شیرین پانی بھی شیخ کے گلے میں اٹک جائے گا۔ حالانکہ شیخ کا بڑا پھیلا اور شیرین پانی حلق سے جلد اترتا ہے ۛ ۛ

پھر جب اس کے باپ نے یہ بات سنی۔ تو یہ اندیشہ ہوا کہ میری

ملاستے میری قوم کہیں اوس سے الگ نہ ہو جائے۔ اس واسطے یہ بات
اوس کے جواب میں کہی۔

فَإِنْ تَاكَ قَدْ جَنَيْتَ عَلَى حَرْبًا تَغْضُرُ الشَّيْخَ بِالْمَاءِ الْقَرَّاحِ

اگرچہ تو لڑائی کا پھل میرے لئے توڑ کر لایا ہے کہ جس سے شیرین پانی بھی شیخ کے گلے میں جا کر مانگا

جَمَعْتَ بِهَا يَدَيْكَ عَلَى كَلْبٍ فَلَا وَكَلَّ وَلَا رَتْ السَّيَّاحِ

اور تو نے کلب پر اپنے ہاتھ جا کر مارے ہیں تو تو جان لے کہ ہم کسی پر ہر دوسرے نہیں کرتے اور نہ ہمارے پیار پر آئیں

سَمَا لَيْسَ ثَوْمًا وَادُّوْ عَنِي بِهَا عَارَ الْمَذَلَّةِ وَالْفَضَاحِ

اب میں لڑائی کے لئے کپڑے پہنتا ہوں اور جو مذلت و فقیحت کی عار و شرم ہے اسے اپنے سے دور کرنا ہوں

پھر مرہ نے اپنی قوم کو اپنی نصرت و امداد کے لئے طلب کیا۔ اور وہ سب

اوسکی امداد کو تیار ہو گئے۔ اور پیکانوں کو جلا دینے اور تلواروں کو

صیقل اور نیزوں کو سیدھا کرنے لگے۔ اور اپنی قوم کے لوگوں میں

جانے کا تہیہ کیا۔

۳۳ جس اور اوس کے ہمام بن مرہ جس کا بھائی تھا۔ اور مہبل کلب کا بھائی

باپ بہائیوں کا بھاگ کر اپنی تھا۔ اسوقت یہ دونو ایک جگہ بیٹھے ہوئے شراب

توم میں جانا اور کلب کا دفن پی رہے تھے۔ جس نے ہمام کے پاس لونڈی

کو بھیجا۔ کہ اوس سے جا کر یہ حال کہہ آئے۔ جب یہ لونڈی اون کے

پاس گئی۔ تو ہمام کو اشارہ کیا اور ہمام اٹھ کر اوس کے پاس گیا۔ لونڈی

نے اوس سے یہ حال کہا۔ جب وہ کہہ چکی۔ تو مہبل نے ہمام سے پوچھا

کہ لونڈی نے تجھ سے کیا کہا۔ یہ دونوں آپس میں دوسرے تھے اور انہیں

عہد و پیمان تھا۔ کہ ایک اپنی بات کو دوسرے سے نہ چھپایا کرے۔ ہام نے جو لوٹڈی سے سنا سنا وہ اوس سے کہہ دیا۔ اور چاہا کہ اوسے ہنسی دل لگی میں یہ حال سنا دے۔ مہلہل نے یہ سنا کہ اوس سے کہا۔ کہ تیسرے بھائی کی کانڈ اس سے کہیں تنگ ہے کہ اوس میں اتنے بڑے کام کر تکی کجائش ہو۔ پھر وہ دونوں شراب پر جھکے۔ اور مہلہل نے کہا۔ اکیو مر خمر و غذا امرو۔ پھر ہام نے بھی شراب پی۔ گر ڈرتے ڈرتے۔ اور اپنے کو سنبھالے ہوئے۔ اور جب مہلہل نشہ میں آ گیا۔ تو ہام وہاں سے بھٹک کر اپنے گھر چلا آیا۔ اور اسی وقت یہ لوگ اپنی قوم کے لوگوں میں چلے گئے۔ اور کلیب کی خبر مشہور ہو گئی۔ لوگ اوسکی طرف دوڑے اور جا کر اوسے دفن کیا۔ جب اوسے دفن کیا ہے تو اوسوقت عورتوں نے گریبان بچھاڑ ڈالے۔ منہ نوح ڈالے۔ باکرہ اور پردہ والی جوان لڑکیاں باہر نکل آئیں۔ اور ماتم کرتے لگی محفین۔

۳۴ جلید کا مرہ پاس جانا اور لڑائی کی خبر سنانا اور اپنے سسرال والوں سے عذر لینا

پھر عورتوں نے کلیب کی بہن سے کہا۔ کہ جلیدہ جس کی بہن کو ضرور ہے کہ وہ ہم میں سے نکل جائے۔ اوس کا یہاں رہنا شامت اور عار کا باعث ہے یہ جس کی بہن کلیب کی بی بی تھی جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہو۔ کلیب کی بہن نے اوس سے کہا کہ ہمارے ماتم میں سے نکل جا۔ کیونکہ تو ہمارے قاتل کی بہن ہے۔ اس واسطے وہ اپنے چادر کو کہینچے ہوئے نکل گئی جب اوس کا باپ مرہ اوسے ملا۔ تو اوس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے۔ کہا خبر کیا ہے کتنی ہی مائیں بچوں کو روٹی

اور ابد تک رنج رہے گا۔ دوست مٹ جائیں گے۔ اور بھائی جلد مارا جائیگا۔ اور ان دونوں قبیلوں میں کینہ بویا جائے گا اور کلیجہ شق کئے جائینگے۔ مرہ نے پوچھا۔ کیا معافی اور مہربانی کی امید نہیں اور اگر بڑی دیت دیجائے تو یہ جھگڑا طے نہیں ہو سکتا۔ جلیلہ نے کہا۔ کیا بچوں کو پہلانا ہے۔ کیا تغلب چند قربانی کے ادنیٰ کے واسطے اپنے خداوند کے خون کو معاف کر دیں گے۔

پھر جب جلیلہ چلی گئی۔ تو کلیب کی بہن نے کہا۔ تیرا جانا ایسا ہے جیسا دشمن کا جانا اور تیرا فراق ایسا ہے جیسے شامت کا فراق۔ آل مرہ پر ہمیشہ ہمیشہ خرابی رہی۔ جب یہ بات جلیلہ نے سنی تو کہا۔ کوئی بی بی اپنے ستر کی ہتکے اور آئندہ قتل کے اندیشہ سے کیے خوش ہو سکتی ہے۔ میری بہن کو خدا سعادت دے اس نے یہ کیوں نہیں کہا۔ کہ مجھے وہاں حیا آتی تھی اور دشمنوں کا خوف تھا اس سے مین چلی آئی۔ پھر یہ اشعار کہے۔

يُجَالِي بِاللَّوْمِ حَتَّى تَسْأَلَ

يَا ابْنَةَ الْأَقْوَامِ لِمَ تَفْلَا

اے شریف لوگوں کی بیٹی اگر تو ملامت کرتی ہے تو ملامت میں جلدی نہ کر پہلے پوچھ تو لے

يُوجِبُ اللَّوْمُ فَلَوْ عَنِي وَاعْذِلِي

فَإِذَا مَا أَنْتِ ثَنَيْتِ الدِّي

پھر اگر تو ایسی باتوں کی تہمت لگاؤ گی جس سے ملامت ضروری ہو جاتی ہے تو مجھے اختیار ہے جوابی ملامت کر

شَفَقَ مِنْهَا عَلَيْهِ فَاغْلِي

أَنْ تَكُنْ أَمْرِي لَيْمَتْ عَلَى

اگر کسی شخص کی بہن کو اپنے بھائی پر شفقت کرنے سے ملامت کیا کرتے ہوں تو تو بھی مجھ پر ملامت کر

جَلَّ عِنْدِي فَعَلْ جَبَّاسَ فَيَا | حَسْرَتَا فَيَا اِنْجَلَتْ اَوْ يَنْجَلِي

میکے نزدیک جباس نے جو کام کیا ہے وہ بہت ہی بُرا ہے۔ افسوس ہے اور پھر جو کچھ سرزد ہوا یا آئندہ کو سرزد ہوگا

لَوْ بَعَيْنُ فَقَمْتُ عَيْنٌ سَوَى | اَخْتَهَا فَاَنْفَقَمْتُ لَمَّا حَفِلْ

اگر کسی شخص کی آنکھ کے عوض اوس شخص کی دوسری آنکھ کے سوا اور آنکھ بھڑکی جائے تو میں کچھ پروا نہیں کرتی

تَحْمِلُ الْعَيْنُ قَذَى الْعَيْنِ كَمَا | تَحْمِلُ الْأَمَّ اَذَى مَا تَفْتَلِي

لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ایک شخص کی ایک آنکھ میں کچھ بڑ جائے تو اس شخص کی دوسری آنکھ کو ایسی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے جیسی مان کو درد پہنچانے وقت اپنے بچے کی تکلیف خود ہی اٹھانی پڑتی ہے۔

يَا قَتِيلًا قَوْضَ الدَّهْرُ بِهِ | سَقَفَ بَنِي جَمِيعًا مِنْ عِلْ

ہائے مقتول زمانہ نے اوس کے سبب سے میرے گھر کی چھت کو اوپر سے بالکل گرا دیا۔

هَدَمَ الْبَيْتَ الَّذِي اسْتَحْدَثْتُمْ | وَاَنْشَأَ فِي هَذِهِ بَنِي الْأَوَّلِ

جو گھر میں نے بنایا تھا اسے تو اوس نے گرا دیا۔ اور اب جو میرا پھلا گھر تھا اس کے گرانے کے لڑے بھی مائل ہو رہا ہے

وَمَا زِلْتُ مِنْ عَشْبٍ | رَمَيْتُمَا الْمَصْفِيَّ يَاهُ الْمُسْتَاصِلِ

اور اوس کے قتل سے ایک شب مجھ پر ایسا آکر لگا ہے جو قدر انداز اور پنج کنون کا بھینکا ہوا معلوم ہوتا ہے

يَا سَائِدُ وَنَكْنُ الْيَوْمِ قَدْ | خَصَّنَا الدَّهْرُ بِرَزٍّ مُعْضِلِ

اے عورت تو اس دن کو تو دیکھو۔ زمانہ نے میرے نصیب میں کیسی لا علاج مصیبت لا ڈالی ہے۔

خَصَّنِي قَتْلُ كَلْبٍ بِلَظِي | مِنْ وَرَائِي وَلَظِي مُسْتَقْبِلِ

کلب کے قتل سے مجھ پر آگ بیچھے سے بھی آئی ہے اور آگ سے بھی آئی ہے۔

لَيْسَ مِنْ يَبْكِي لِيَوْمِهِ كَمَنْ | اِنَّمَا يَبْكِي لِيَوْمٍ مُقْبِلِ

جو شخص صرف اپنے دور و ز کے لڑوے اور روچکے وہ اس کی طرح کیونکر ہو سکتا ہے جو کسی آئندہ کے روز کے لڑے بھی روچکے

يُسْتَفَى الْمَذْرَأُ بِالْثَارِ فِي | دَرَكِي ثَارِي تَكُلُ الْمُثَكِّلِ

جس کی کو خون کا انتقام مل جاتا ہے تو اوس دشمنی ہو جاتی ہے جو گھر گھر اگر انتقام مل جائے تو پیار سے کاروانیلا لایا ہو پیکار کو نہیں لایا ہوگا

لَيْتَهُ كَانَ دَمًا فَاحْتَلَبُوا ۝ دَرَّ رَأْمِنَهُ دَمِي مِنْ أَصْحَلِ

کاش کلیب ایسا خون ہوتا کہ لوگ اس سے دودھ دوتے دیکھتے وہ کوئی جانور ہوتا اور مارا جاتا تو کچھ ردا نہ ہوتی، مگر وہ تو میرے اکھل کا خون ہے۔ (جو پہلین ایک رگ ہوتی ہے اور اس کا خون نکالنا لہجے سے انسان مر جاتا ہے)

اِنَّهٗ قَاتِلَةٌ مُّقْتَوْلَةٌ ۝ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّرْتَاخَ لِي

میں خود ہی قاتل ہوں اور خود ہی مقتول ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اس سے راحت دے

۳۵ پہلبل کا کیسے قتل اب مہبل کا حال سنئے اس کا نام عدی تھا۔ اور بعض

برجانا اور اس کا شہر کہنا نے امر القیس بھی بتایا ہے یہ امر القیس حجر الکندی

کا مامون تھا۔ اس کا لقب مہبل (نازک شعنے والا) اس واسطے

ہو گیا تھا کہ اسی نے سب سے اول شعرون میں رقت و نزاکت پیدا

کی ہے اور اونھیں برابر اور متصل بیان کیا ہے جسے قصیدہ کہتے

ہیں۔ اور یہی شخص ہے جس نے شعر میں سب سے اول جھوٹ بولا ہے

غرض جب یہ ہوش میں آیا تو اس کے کانوں میں عورتوں کے چلائے

کی یہ آواز پڑی کہ کلیب مارا گیا۔ تو اس نے یہ شعر کہے جو اس حادثہ

میں سب سے اول شعر ہیں۔

كَلَّا نَغَارُ عَلَى الْعَوَاتِقِ اَنْ تَرٰى ۝ بِالْاَمْسِ خَارِجَةٌ عَنِ الْاَوْطَانِ

کل اگر کنواری لڑکیاں گھروں سے باہر نکلتی ہیں اور ہمیں کوئی دیکھ لیتا تو ہمیں بڑی غیرت آتی تھی۔

فَحَرَجْنِ حِينَ تَوٰى عَلٰى حَبْرَا ۝ مُسْتَيْقِنَاتٌ بَعْدَ هَوَانِ

لیکن جب کلیب مر گیا تو انہیں اس کے بعد ذلت و غواری کا یقین ہو گیا اور شک سے رہا ہر نعل آئین

فَاتَرٰى الْكَوَاعِبَ كَمَا نَطْبَاءُ عَوَالِيَا ۝ اِذَا حَانَ مَصْرَعُهُمْ مِّنَ الْاَكْفَانِ

جب اوسے قتل کر دیا گئے۔ تو تم وہاں دن بڑی بستان الی معنوں کو جس ہر روز کی طرح خوبصورت ہیں دیکھتے ہو کہ بے زور کھڑی

يَخْمَشْنَ مِنْ أَدْمٍ لَوْجُهُ حَوْلًا
مِنْ بَعْدِهِ وَيُعِدْنَ بِالْأَزْمَانِ

اور اپنے نکلے چہرے کی کمال اوس کے بعد نوچنے لکھوٹتے ہیں اور زمانہ ہائے ورازمک ایسے ہی کرتے رہیں گے

مُسْلِبَاتٍ نَكَدْهَنْ وَقَدْوَرُ
أَجْوَاهُفْنِ حُجْرَةٍ وَرَوَانِ

اور اپنے مصیبت کے لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اور اون کے دلون میں سوزش و غم سے پیپ پڑ گئی ہے

وَقِيلَ مَنِ السُّتْصِفِ إِذَا دَعَا
أَمْرًا مِّنْ خَضِبِ عَوَالِي الْمُرَانِ

اور کہتی ہیں کہ اگر کوئی یہاں آئے تو اسکا کھانا ہوا اب کون ہے۔ اور نیزوں کے پکانوں کو (لالائی کے وقت میں) رنگنے والوں کو

أَمْرًا لَسَارٍ بِالْحُزْرِ إِذَا غَدَا
رِيحٌ يَقْطَعُ مَعْقِدَ الْأَشْطَانِ

اور جو وقت کہ ہوا چلے اور ہون کی سیون کو توڑ توڑ ڈالے تو اسوقت ایسا کون ہو کہ قربانی کے دنوں کے گوشہ نشین لگا لگا کر تکیں گے

أَمْرًا لَسَابِقِ الذِّيَاتِ وَجَمْعِهَا
وَلِفَادِحَاتِ نَوَائِبِ الْحَدَثَانِ

اور ایک ہی جہاں قانون کی طرف سے اپنی آئینہ میں دیکھ کر اور بعض لوگوں سے وصول کر کے جمع کرے۔ اور حوادث کی گوش کی غنچا منظر کرے

كَانَ الذَّخِيرَةُ لِلزَّمَانِ فَهَدَى
فَقْدَانَهُ وَاحِلَ رُكْنِ مَكَانِي

وہ تمام زمانہ کے لئے ایک ذخیرہ تھا۔ اوسکے جانے رہنے نے مجھے اُچار دیا۔ اور میرے مکان کا ستون اوکھیر کر لے گیا

يَا لَهْفَ نَفْسِي مِنْ زَمَانٍ فَاجِعٍ
أَلْقَى عَلَيَّ بِكُلِّ وَجْهٍ

اشوس ہی مجھ پر۔ کہ اوس کی موت کے درد انگیز زمانہ نے میرے سینہ اور گردن پر پڑا

بِمَصِيبَةٍ لَا تَسْتَقَالُ جَلِيلَتِي
غَلَبَتْ عِزَاءَ الْقَوْمِ وَالنِّسْوَانِ

ایک ایسی بڑی مصیبت لا کر ڈالی ہے۔ کہ جو بہت ہی نہیں سکتی ہوا غنچہ لوگ ہیں اور جنہی عورتیں ہیں ان کے عزائے وہ بڑھ گئی ہے

هَدَّتْ حِصُونًا كُنْ قَبْلَ مَلَاوِذِهَا
لِذَوِي الصَّهْلِ مَعَاوِلِ الشُّبَانِ

اور اون قلعوں کو جو پہلے بوڑھوں اور جوانوں سب کے لئے ملجا و ماوئی تھے اوس نے گرا دیا ہے۔

اَضْحَتْ وَاَضْحَىٰ سَوْهًا مِنْ بَعْدِهَا مُعْدَمَ الْأَمْرِ كَانَ وَالْبَنِيَانِ

اور وہ تلعہ بھی اور اونکی دیوار میں بھی کلیب کے بعد ایسی ہو گئی ہیں۔ کہ اوس کے ستون اور بنیاد میں کئی لکڑیاں مل گئی ہیں

وَابْكَيْنِ سَيِّدَ قَوْمِهِ وَانْدَانِدًا شَدَّتْ عَلَيْهِ قَبَاطِي الْأَكْفَانِ

وہ پیرانہ کلیب کو جو اپنی قوم کا سردار تھا زمین اور اوپر چھوٹی چھوٹی پٹی ہیں اور اوپر کھینچوں کے قباطی کپڑے پہنے ہوئے ہیں

وَابْكَيْنِ لِلْإِيْتَامِ لَمَّا اقْحَطُوا وَابْكَيْنِ عِنْدَ تَخَاذُلِ الْجُبَرَانِ

اور اس پر روتی ہیں کہ غم کے وقت یتیموں کو جو پرورش کرتا تھا اب کون کرے گا۔ اور نیز اس پر روتی ہیں کہ بڑوسی بڑوسیوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور ان کا مدد کرنے والا جاتا رہا ۴ ۴ ۴ ۴ ۴

وَابْكَيْنِ مَصْرَعٍ جَيِّدٍ مُتَزَمِّلًا بَدْمَاءُهُ فَلَذَاكَ مَا ابْكَا نِي

اور وہ اوسکی خون آلود گردن جھان پڑی ہوئی ہے اوسے دیکھ دیکھ کر روتی ہیں۔ کہ جنگی گریہ و زاری نے مجھ کو لادیا

فَلَا تَرْكَنَ بِهِ قَبَائِلُ تَغْلَبَ قَتْلِي عَمَلُ قَرَارَةٍ وَمَكَانِ

اب میں اوس کے انتقام لینے کے واسطے قبائل تغلب کو ہر مکان اور ہر مقام پر تیرا کر اور دنگا

قَتْلِي تَعَاوَرَهَا النُّسُورُ الْكُفْهَا يَنْهَشُهَا وَحَوَائِلُ الْغُرَبَانِ

اور اون قتلوں پر گدہ اور کون کے غول بار بار آتے ہو گئے اور ان کے کھنکھون کو ان کے بدلوں کا کھیرتے ہوئے

پھر مہبل اوس مقام پر جہاں کلیب مارا گیا تھا گیا۔ اور اوس کے خون کو

دیکھا۔ اور اوسکی قبے کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔ پھر کہا۔

ان تَحْتَ الزَّبَابِ حَرْمًا وَمَوْعِنًا وَخَصِيمًا الذِّذَامِعْلَاقِ

اوس مٹی کے نیچے (بڑا صاحب) عزم اور جزم ہے۔ اور ایسا حکومت کرنے والا ہے جو بڑا جھگڑا والا اور تیز مزاج تھا۔

حَيَّةٌ فِي الْوَجَارِ أَرَادَ لَا يَنْفَعُ عَمِي مِنْهَا لَسْتُ لِيَعْنَفُ الرَّاغِي

وہ ایک کالے سانپ کی طرح سورخ میں ہے جسکے کاٹے ہوئے کو منتر بڑھنے والے کا منتر کچھ فائدہ نہیں بخشتا

۳۹ مہبل کے سفیرون پھر مہبل نے اپنے بال کٹوائے کپڑے دھو کر سیدھے

کامروہ کے پاس جانا

اور اپنے میسون سے الگ ہو گیا۔ اور عورتوں سے ہنسی مذاق چھوڑ دیا۔ اور تمہارا شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور بڑے بڑے لوگوں کو اون میں سے نبی شیبان کے پاس بھیجا۔ جو مرہ بن ذہل بن شیبان کے پاس آئے۔ وہ اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان سفیروں نے شیبانیوں سے کہا۔ کہ تم نے کلیب کو ایک اونٹنی کے عوض میں مار ڈالا۔ یہ بڑا ہی سخت کام کیا ہے۔ اور تمام رشتہ ناتنے کی الفت کا کچھ خیال نہ رکھا ہے۔ اب ہم تم سے چار باتیں چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ضرور تمہیں کرنی پڑیگی۔ اور جب تم اون میں سے ایک کر دو گے تو ہم کو صبر آجائے گا۔ یا تو تم کلیب کو جلا دو۔ ورنہ اوس کے قاتل جساس کو دید و تاکہ اوسے قتل کر ڈالیں۔ اور اگر اوسے نہیں دیتے ہو تو ہمام کو دید و تاکہ اوس کا ہمسر ہے یا مرہ تو اوس کے عوض میں آتا کہ تجھے ہی قتل کر کے ہم اپنا پورا عوض لے لیں مرہ نے کہا۔ کلیب کے چلانے پر تو میں قادر نہیں۔ رہا جساس وہ ایک لڑکا ہے اوس نے جلدی میں آکر برچھا مارا اور اوسی وقت گھوڑے پر سوار کہیں چلا معلوم نہیں کہ کہاں گیا۔ ہمام کی نسبت جو تم کہتے ہو۔ اوس کے دس نو بیٹے ہیں اور دس بھائی ہیں اور دس بھتیجے ہیں۔ اور سب کے سب اپنی قوم کے شہسوار ہیں وہ اوسے کیونکر دوسرے کے گناہ کے عوض میں دیدین گے۔ اور میرا حال یہ ہے کہ میدان میں جس وقت سوار نکلیں گے اوس وقت میں ہی سبے اول قتل ہونے کو موجود ہوں۔ پھر میں کیون موت کی جلدی کر دوں۔ لیکن دو باتیں اور ہیں میں کہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ میں ادر باقی بیٹے ہیں

اون میں سے جسے کہو میں دیکھتا ہوں تم چاہو اپنے آدمی کے عوض اسے مار ڈالو۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ہزار ناقہ اسکی دیت میں دیتا ہوں جنگی آنکھیں سیاہ اور اُذن سرخ ہو گئے۔ اس سے ایچی بگڑ گئے۔ اور بولے کہ تو ان چیزوں کے دینے کا ہمارے سامنے ذکر کرتا ہے۔ اور کلیب کے خون کے عوض دودہ دیتا ہے۔

۳۷ بکر تغلب بن لڑائی پھر تغلب اور بکر میں لڑائی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور حلیلہ کا قاتل ہونا اور مہلہل کا مرثیہ کلیب کی بی بی اپنے باپ کے پاس اپنی قوم میں چلی گئی اور بعض لوگ قبائل بکر کے لڑائی سے علیحدہ ہو گئے۔ اور لڑائی میں نبی ثیبان کی مساعدت کو پسند نہیں کیا۔ اور کلیب کے قتل کو اونھوں نے ایک بڑا گناہ سمجھا۔ اس وقت بحیم اور یشر قبیلہ الگ ہوئے تھے اور حارث بن عبادی نے بھی اپنے اہل بیت کو الگ کیا۔ اور شیبانیوں کی نصرت نہ کی تھی اور مہلہل کلیب کے بھائی نے مرثیہ میں کتنے ہی قصائد کہے ہیں۔ اون میں سے ایک یہ

کَلِيبُ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا وَمِثْلُهَا
اِذَا نْتَ خَلَيْتَ هَافِمْنَ يَخْلِفُهَا

اے کلیب جن لوگوں نے دنیا کو خالی کر دیا ہے اون کی ہی طرح تو نے بھی دوست خالی کر دیا ہے۔ اسنے اپنے نبیوں پر لطف نہیں کیا

کَلِيبُ اَيُّ فِتْرٍ عَزَّ وَمَكْرَمَةٍ
حَتَّ السَّقَافُ اذِ يَعْلُوكَ سَافِهَا

اے کلیب کیا عزت و کرم مت والا شخص تھو جسکیے چوڑا ہوا ہے۔ اور اونکی دیر کے رزے بھست بلند ہو رہے ہیں

نَعْرِى الْغَاةَ كَلِيبًا لَمْ يَفْقَلْ لِهَمٍّ
مَا لَتَبْنَا الْاَرْضَ وَالْتِ وَاِسْمِهَا

جسکیے خبر ہندون اگر کسی نے نہ کی تھی جھگڑوی تو میں اون کی کہ اس صدمہ تو زمین کی اور میں نے بھاڑوں کی بجگہ چھوڑ دی

الْحَزْمُ وَالْعَرَمُ كَا نَا مِنْ صَنِيعَتِهِ
مَا كُلُّ لَآئِيَةٍ يَاقَوْمُ حَصِيْمَا

عزم و نرم و عزیز و دلی اچانکھے ای لوگو میں ان نعمتوں کو تمنا نہیں کر سکتا ہوں جو اس کے وجود سے مخلوق کو حاصل تھیں

القائدُ الحِیلُ تَرْدَى فِی اَعْنَتِهَا زَهُوًّا اِذَا الحِیْلُ لَحَّتْ فِی تَعَادِیْهَا

ادوان سوار دکانیہ لا تھا کہ سوار دشمن کی تباہی برپا دی ہیں جب حد درجہ جاہلین و ستوران گھوڑے پہنچ گئے ہیں مار مار کر وہ چلے گئے ہیں

مِنْ خِیْلِ تَغْلِبَ مَا تَلْقَى اِنْتَهَا اِلَّا وَقَدْ خَضَبُوْهَا مِنْ اَعْدِیْهَا

تغلب کے سواروں نے کوئی خصل نہ سناؤں کہ اوقت تک نہیں ڈالتا کہ جب تک وہ اذکو و تمنوں کے خون سے رنگ نہ لیتے ہوں

يَهْرَهُنَّ مِنْ اِلْخَطِیْ مُدَجَّجَةً صَهًّا اِنَابَتِهِنَّ زُرُقًا عَوَّالِيْهَا

اور وہ اون خلی نیزوں کے سرور پر ہار گئے ہیں جو شکل کے مدد دہوتے ہیں۔ اور جنگی یوہان بخوس اور سون پر سیکھا چڑھے ہوئے ہیں داخلی ایک تمام اخطا طے طرے منسوب۔ جو بحرین میں ایک لنگر گاہ ہوا و جہاں عمدہ نیزوں کی تجارت ہوا کرتی تھی

لَيْتَ السَّمَاءُ عَلٰی مَنْ جِئَتْهَا وَقْتُ وَاسْتَقَّتْ لَارِضٌ فَاَجَابَتْ هُنَّ فِيْهَا

کیا اچھا ہوتا جو آسمان لوگوں پر گر پڑتا جو اس کے نیچے رہتے ہیں۔ اور زمین بھٹ جاتی اور جو لوگ اس میں ہیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے

لَا اَصْلَحَ اللّٰهُ مِنْ اَمْرِ صَالِحٍ كَوْرٍ مَّلَاحَتِ الشَّمْسُ فِیْ اَعْلٰی عَجَارِیْهَا

خدا اس شخص کو ہم سے بہتر نہ بھلائی نصیب کے جو ایسی بکرم سوا اوقت تک صلح کرے۔ جب تک کہ آفتاب اپنے بلند استون میں چلتا رہے گا۔

۳۸ بکوار تغلب میں غنیزہ پھر بکوار تغلب میں لڑائی شروع ہوئی۔ کہتے ہیں۔ کہ پہلی

اور دہنی اور ذناب اور وراثہ لڑائی جو ادون میں ہوئی ہے۔ وہ غنیزہ کی لڑائی ہے۔

اور قضیبات و قفصہ کی لڑائیاں یہ غنیزہ فلج کے پاس ایک مقام ہے۔ اس وقت دونو

فریق برابر رہے۔ اس لڑائی کی نسبت مصلح نے کہا ہے۔

کَانَا غَدَوَةً وَنَبِیْ اَبِیْنَا بِجَنْبِ غُنَیْزَةِ رَحِیْمٍ مُدِیْرِ

کل ہم اور ہمارے دادا (و اہل) کے بیٹے (نبی کریم) غنیزہ کے قریب جو امین کی دو گھوڑوں کے ساتھ دوڑے، بات چیت چلا رہے تھے

وَلَوْ لَا الرِّیْحُ اَسْمَعَ اَهْلَ الْحَجَرِ صَلِيلَ الْبَيْضِ تَقْرِعًا بِالذِّكْرِ

اگر ہوا کاغ دوسری طرف نہ ہوتا تو اوس خود دن پر ہمارے لوگ لگنے سے جو کہنا ان کی آواز نکلتی تھی مجھے کہ لوگ اسے بھی سن لیتے

پھر فریقین اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور کچھ مدد کے بعد بنی شیبان

جہان ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ایک چشمہ موسوم نہی پر فریقین کا مقابلہ ہوا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہی نہی پر کی لڑائی ان دونوں فریق میں سب سے اول ہوئی ہے اس وقت بنی تغلب کا رئیس مہمل تھا۔ اور بنی شیبان کا رئیس حارث بن مرہ تھا۔ بنی تغلب اس میں مغلوب ہو گئے اور بنی شیبان کو اس میں غلبہ ہو گیا تھا۔ اور ان میں کشت و خون خوب ہوا۔ مگر اس لڑائی میں بنی مرہ میں سے کوئی نہیں مارا گیا پھر فریقین ذنائب میں آکر لڑے۔ یہ لڑائی اونکی سب لڑائیوں سے بڑی لڑائی تھی۔ اس میں بنی تغلب کو غلبہ ملا اور بنی بکر بہت کثر سے مارے گئے۔ اس لڑائی میں شراحیل بن مرہ بن ہمام بن ذہل بن شیبان مارا گیا تھا جو فزان کا دادا اور نیز معن بن زائدہ کا دادا تھا۔ اور حارث بن مرہ بن ذہل بن شیبان بھی اس لڑائی میں قتل ہوا تھا۔ اور بنی ذہل میں ثعلبہ میں سے عمرو بن سدوس بن شیبان بن ذہل وغیرہ بکر کے رئیس مارے گئے تھے۔

پھر ان میں واردات کی لڑائی ہوئی۔ اس وقت بھی بہت ہی کشت و خون ہوا۔ اور تغلب کو یہی فتح رہی۔ اور بنی بکر بہت مارے گئے۔ اور حباس کا بھائی ہمام بن مرہ جو اس کا حقیقی بھائی تھا اس لڑائی میں مارا گیا۔ جب مہمل اس کی لاش پر پھونچا اور اسے مرا ہوا دیکھا۔ تو کہا۔ کہ کلیب کے بعد جو شخص مارا گیا وہ میرے نزدیک تجھ سے بڑا بکر کوئی نہیں تھا اور بکر تم دونوں کے بعد کبھی کسی اچھے کام کے لئے فراہم نہیں ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہمام قضیبہ کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ قصہ کی لڑائی میں

وہ قتل ہوا تھا۔ اور ناشرہ نے اسے مارا تھا۔ ہمام نے اس ناشرہ کو کین پڑایا
 تھا اور اسے پرورش کیا اور اسکا نام ناشرہ رکھا تھا۔ اور وہ اوسی کے
 پاس تھا۔ جب یہ جوان ہوا تو اسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ میں تغلبی ہوں۔ پھر جب
 اس روز لڑائی ہو رہی تھی۔ اور ہمام بھی لڑائی میں مصروف تھا۔ اور جب
 پیاسا ہوتا تو مشک کے پاس آتا اور پانی پی جاتا تھا۔ کہ اسی میں عالم غفلت میں
 ناشرہ نے اسے قتل کر دیا۔ اور اپنی قوم تغلب میں جا ملا۔ جس میں بھی قریب
 تھا کہ پکڑا جائے مگر وہ بچ گیا۔ اس پر مہملہل نے کہا۔

لَوَ اَنْجَيْتَ اَدْرَكَكَ وَجَدْتُمْ مَثَلُ اللَّيْثِ بِسَدْرٍ عَرِينِ

اگر میں نے سوار تجھ تک پہنچ جاتے تو تو درکینا کہ غب عربین کے مغلو کہنے کے لئے وہ شیروں کے مانند ہیں +
 اور یہ بھی اوس نے اسی موقع پر کہا ہے۔

وَلَا وَرَدَ زَنْخِيلَ بَطْنِ اَرَاكِي وَلَا فَضَيْنَ بِفَعْلِ ذَاكَ دُيُونِي

اور میں اپنے سواروں کو بطن اراکین تک لے جاؤں گا جو بکر کا کوئی مقام تھا۔ اور اس طرح جو انتقام کا عرض مجھ پر ہے اسے ادا کروں گا

وَلَا قَتْلَ حَاجِحًا مَزْبِكُو وَلَا يَكُنْ بِهَا جَفْوَزُ عِيُونِ

اور میں تمہارے بکر کے سرداروں کو قتل کروں گا۔ اور ان کے قتل سے آنکھوں کی پلکوں کو یا کھٹوتیوں کو رُلاؤں گا +

حَتَّى تَطْلُ الْحَامَاتُ مَخَافَتًا مِنْ وَفْعِنَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا

اور ایسا کروں گا کہ حاملہ عورتیں ہماری لڑائی کے خوف سے اپنے تمام بچے پیٹ سے ڈال دیں گے۔
 ان ایام کی ترتیب لوگوں نے مختلف طرح پر بیان کی ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ ہوگا
 ہم آئندہ کریں گے۔

۳۹ جہاں ابونویر کی کشتی بنی تغلب کے طلا یہ اور قراول ابونویرۃ التغلبی وغیرہ تھے

اور جاس وغیرہ اپنی قوم کے طلبدار تھے۔ ایک مرتبہ راستے کے وقت جاس اور ابو نوریہ دونوں کا آمناسا منا ہو گیا ابو نوریہ نے جاس سے کہا۔ آؤ یا تو ہم تم دونوں کشتی کریں۔ یا نیزہ بازی یا شمشیر زنی کی لڑائی لڑیں۔ جاس نے کشتی کو پسند کیا۔ پھر دونوں نے کشتی کی۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔ جب اون کے اصحاب نے اونہیں دیر تک نہ دیکھا تو اون کی تلاش میں نکلے دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہ دونوں کشتی لڑ رہے ہیں۔ اس وقت قریب تھا کہ جاس ابو نوریہ کو گرا لے۔ مگر اون دونوں کے معاون آ پھونچے اور انہیں بٹایا

۴۰ ابو نوریہ اور جاس کا نقل اور کھیلکے بیٹا ہوس قتل کر دیں اور اوس کی ہر وقت تاک جھانک میں لگے

رہتے تھے۔ اس واسطے اوس کے باپ مرہ نے جاس سے کہا کہ تو اپنے مامون کے یہاں شام کو چلا جا۔ لیکن اوس نے انکار کیا۔ باپ نے اوس کی بہت منت و خوشامد کی اور اوس کے ساتھ پانچ آدمی دیکر مخفی طور پر اوسے شام کو روانہ کر دیا۔ اس کی خبر محلہل کو بھی ہو گئی۔ اوس نے فوراً ابو نوریہ کو نہیں دلا ورون کے ساتھ اوس کے پیچھے بھیجا۔ یہ لوگ نہایت ہی تیزی سے روانہ ہوئے۔ اور جاس کو جا گھیرا۔ جاس اون سے خوب لڑا۔ اور ابو نوریہ اور اوس کے ساتھی مارے گئے۔ صرف دو شخص اون میں سے باقی رہ گئے اور جاس بے انتہا زخمی ہو گیا۔ کہ اون زخموں ہی سے مر گیا۔ اور اوس کے ساتھیوں میں سے بھی صرف دو ہی آدمی بچے باقی مارے گئے۔ پھر یہ جو لوگ باقی رہ گئے تھے انہوں نے آکر اپنے اپنے طرف والوں کو خبر دی۔ جب

مرنے سننا کہ جس مارا گیا۔ تو کہا اگر اوس نے اپنے مخالفوں میں سے کسی کو نہیں مارا تو مجھ کو اسکا بڑا رنج ہے۔ لیکن خبر دینے والوں نے کہا۔ کہ اوس نے اپنے ہاتھ سے ابو نوریہ رئیس قوم کو قتل کیا۔ اور اوس کے ساتھ کے اور بھی پندرہ آدمی ہماری شرکت بغیر اوس نے مارے۔ اور باقیوں کو ہم نے مارا تو کہا۔ کہ البتہ جس نے اگر ایسا کیا تو مجھے ایک گونہ تسلی ہوئی۔

جس کے قتل کی ایک اور روایت بھی ہے۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکر و ثعلب کی لڑائی میں جس سب سے پیچھے مارا گیا ہے۔ اوس کے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوسکی بہن جلیلہ کلب دائل کی بی بی تھی۔ جب کلب مارا گیا۔ تو وہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی۔ اسوقت وہ حاملہ تھی۔ پھر دونوں فریق میں لڑائی ہوئی۔ اور جو واقعات ہونا تھے وہ ہوئے۔ جب طرفین کی حالت قریب فنا ہونیکے پھونچ گئی تو ادھون نے صلح کر لی۔ لیکن جب جلیلہ اپنے باپ کے گھر آ گئی۔ تو اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوسکا نام ہجرس رکھا۔ اور جس نے اوسے پالا۔ وہ بچا یہ ہی سمجھتا تھا کہ جس ہی اوس کا باپ ہے۔ پھر جس نے اپنی بیٹی اوسے دیدی۔ اتفاقاً کہیں ہجرس اور بکر کے ایک اور شخص سے کچھ گفتگو ہوئی۔ بکر نے اوس گفتگو میں اوس سے کہا۔ کہ تو اپنی باتوں سے باز نہیں آتا۔ کیا تجھے بھی تیرے باپ کے پاس پھونچا دوں۔ ہجرس یہ بات سنکر خاموش ہو گیا۔ اور رنجیدہ و دلگیر اپنی ماں کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب قصہ کہا۔ پھر جب وہ اپنی بی بی کے پاس سویا تو اوس نے دیکھا کہ اوسکا شوہر کچھ غمگین ہے۔ اور کچھ فکر میں ہے۔

جس سے اسے شک گزرا۔ اور یہ قصہ اس نے اپنے باپ جاس سے بیان کیا۔ جاس نے کہا۔ وہ بے شک بدلا لیکا۔ اور رات کو ایسے سو یا جیسے کوئی گرم پتھر پر سوتا ہو۔

پھر صبح ہوئی۔ تو ہجرس کو بلایا۔ اور اس سے کہا تو میرا بیٹا ہے اور جس قدر میں تیری قدر و عزت کرتا ہوں وہ تو خوب جانتا ہے۔ اور میں نے تجھے اپنی بیٹی دی ہے۔ تیرے باپ کے سبب سے ایک مدت دراز تک لڑائی رہی اور اس کے بعد ہم نے صلح کر لی ہے۔ اور الگ الگ ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جیسے اور لوگوں نے صلح کر لی ہے اسی طرح تو بھی اس صلح کے عہد و پیمان میں شریک ہو جاؤ۔ اس لئے تو میرے ساتھ چل کہ ہم تجھ سے بھی وہی قول و قرار لے لیں جو ہم سے لے گئے ہیں۔ ہجرس نے کہا اچھا بھتہ ہے پھر جاس نے اسے ایک گھوڑا چڑھنے کو دیا اور وہ اس پر زرہ پہنکر سوار ہوا۔ اور کہا مجھ سا آدمی بغیر ہتیار اپنے لوگوں کے پاس نہیں جاسکتا ہے۔ پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر نعلب اور بکر کے آدمیوں کے پاس آئے۔ اور جاس نے ان سب کے روبرو سارا قصہ بیان کیا۔ اور ان سے کہا۔ ہجرس بھی چاہتا ہے جو عہد و پیمان آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ بھی کر لے۔ اور اسی واسطے وہ عہد و پیمان کرنے کو بیان آیا ہے جو تم لوگوں نے کئے ہیں۔ پھر جب وہ لوگ خون کے نزدیک گئے۔ اور عہد کرنے کو کھڑے ہوئے تو ہجرس نے اپنے نیزہ کو خوب مضبوطی سے پکڑا۔ پھر کہا میں کے پاس گھوڑا نیزہ تلوار سب چیزیں موجود ہیں کوئی شخص اپنے

باپ کے قاتل کو کیسے چھوڑ دے۔ جس میں دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ اوس نے جس کے برچھا مارا۔ اور قتل کر کے اپنی قوم میں چلا گیا۔ اس لئے جس میں لڑائیوں میں سب سے پیچھے مارا گیا ہے مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔ اب ہم پھر اپنے سیاق کلام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۴۱ مرہ کے صلح کے پیغام غرض جس جس جب مارا گیا۔ تو اوس کے باپ مرہ نے مہل کو مہل کا نہ ماننا اچھیکے کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ آسیرا بدلا پورا ہو گیا جس قتل کے سببے حارث کا مارا گیا اب لڑائی موقوف کر۔ اور کشت و خون میں سقت بھی لڑائی میں شریک ہوا اسراف اور لجاج نہ کر۔ اور آپس میں صلح کر لے۔ صلح دو نوجیون کے لئے اچھی ہے۔ اور ہمارے دشمنوں کے واسطے بڑی خرابی کا باعث ہے۔ مگر مہل نے نہ مانا۔

اور پر لکھ آئے ہیں۔ کہ حارث بن عباد لڑائی میں شریک نہ ہوا تھا۔ اور الگ ہو کر بیٹھ رہا تھا۔ جب جس اور ہام مرہ کے دو نو بیٹے مارے گئے۔ تو حارث نے اپنے بھتیجے بکیر کو جو اوس کے بھائی عمرو بن عباد کا بیٹا تھا مہل کے پاس بھیجا۔ اور جب اوسے ناقہ پر سوار کر آیا۔ تو مہل کو ایک خط میں لکھا۔ کہ تو نے اب بہت کشت و خون کیا۔ اور قتال حد سے گزر گیا۔ اور تو نے اپنا انتقام لے لیا۔ بلکہ بکر کے کچھ آدمی اور بھی مار ڈالے۔ میں اپنے بیٹے کو تیرے پاس بھیجتا ہوں۔ چاہے تو تو اوسے اپنے بھائی کے عوض مار ڈال۔ اور دو نوجیون میں صلح کر لے۔ اور چاہے اوسے چھوڑ دے اور بغیر مارے ہی صلح کر لے۔ کیونکہ ان لڑائیوں میں دو نوجیون میں سے

وہ وہ لوگ مارے گئے ہیں کہ جن کا زندہ رہنا ہمارے تمہارے واسطے بڑی خیر و برکت کا باعث ہوتا۔ جب محلہل نے خط کو پڑھا۔ تو پکڑ کر بحیر کو قتل کر دیا۔ اور کہا کلیب کے جوتی کے شتمہ کے عوض تو مارا جا۔

جب اوس کے باپ نے سنا کہ بحیر مارا گیا۔ تو سمجھا کہ محلہل نے اوسے اپنے بھائی کے عوض میں مارا ہے۔ تو کہا کہ یہ مقتول کیسا اچھا ہے جس کے سبب وائل کے بیٹوں میں صلح ہوئی ہے لیکن جب لوگوں نے کہا۔ کہ محلہل نے اوسے قتل کرتے وقت کہا تھا۔ کہ تو کلیب کے جوتی کے شتمہ کے عوض مارا جا۔ تو اس سے حارث بن عباد کو بڑا غصہ آیا۔ اور کہا۔

قَرَبًا مَرْبُطَ النِّعَامَةِ مِّنْ لِّفَتْحِ حَرْبٍ وَائِلٍ عَنِجَالٍ

میرے نعام گھوڑی کی تہی میرے پاس لاؤ۔ اب باج اؤ ٹہنیوں کو بھی دال کی حل رہا یعنی میں جو نہیں لڑتا تھا اٹک

قَرَبًا مَرْبُطَ النِّعَامَةِ مِّنْ شَابِ رَاسِي وَانْكَرَتِي رَجَالِي

میرے گھوڑی نعام کی تہی میرے پاس لاؤ۔ میرا سر سید ہو گیا۔ اور میرے لوگ مجھے برا سمجھنے لگے ہیں

لَمَّا كُنْ مُبْخَنَاتًا عَالِمًا لِلَّهِ وَإِنْ جَرَّهَا الْيَوْمَ صَالِي

خدا خوب جانتا ہے میں نے تو لڑائی نہیں بٹھایا ہے۔ لیکن البتہ آج میں اوس کی حرارت میں تیار ہوں گا

۲۲ بکر کا قصہ کی لڑائی پھر نعام گھوڑی حارث کے پاس لائے۔ اور وہ ایسی

میں سر منڈوانا اور جبر اچھی گھوڑی تھی کہ اوس زمانہ میں اوس کا نظیر نہ تھا۔

کا ابن عنان کو مارنا۔ حارث اوپر سوار ہوا۔ اور وہ ہی بکر کا امیر شکر ہوا۔

اور لڑائی میں گیا۔ جب وہ لڑائی میں سب سے اول شریک ہوا تو قصہ کی

لڑائی ہوئی۔ جسے شحلاق اللہ کی لڑائی بھی کہتے ہیں اور شحلاق اللہ (چوٹی مونڈ

کے دن کی لڑائی) اسے اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ اوس روز بکرنے اپنے سر
منڈائے تھے۔ تاکہ آپس میں اونکی شناخت رہے۔ اور وہ غیرون میں
اور اپنون میں اوس سے تمیز کر سکیں۔ لیکن حجد بن ضبیعہ بن قیس نے
جو مسامحہ کا باپ تھا اپنے بال نہیں مونڈے۔ اور کہا میں تو خود ہی چھوٹا
آدمی ہوں۔ مجھے عیب دار مت کرو۔ اور میں اس چوٹی کے نہ کاٹنے کو
عوض سے پہلے میدان میں جاؤنگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔
ادھر سے اوس کے مقابلہ کو ابن عناق نکلا۔ حجد نے اوس پر حملہ کر کے اوس
قتل کر دیا۔ اور اوس وقت یہ رجز پڑھا۔

رَدُّ وَالْحَيْلِ اِنْ اَمَلْتُ اِنْ لَوَا قَاتِلَهُمْ فَجَزَاؤُا مَتًى

اگر سوار نہ دیک آئیں تو تم ادھین میری طرف پھیر دو۔ پھر اگر میں اوس سے نہ لڑوں تو تم میری چوٹی کا ٹکڑا

۴۳ حارث کا مہلہل کو اس روز حارث بن عباد بھی خوب لڑا۔ اور ثعلبہ بن
گرفار کے ایک ہوکے سے چھوٹا بہت ہی کشت و خون ہوا۔ چنانچہ طرفہ اوس کا بیان کرتا ہے۔

سَاۡلُوۡا عَنَّا الَّذِیۡ یَعْرِفُنَا بَقُوۡا نَا یَوْمَ خِلَۡۃِ اللّٰہِ

ہمارا حال اس شخص سے پوچھو جس نے ہماری قوتوں کا حال اوس روز جان لیا تھا جس نے تم کو اللہ کی طرف سے جان بڑی کی خبر

یَوْمَ تُبْدِیۡ لِلبَیۡضِ عِزَّۡا سَوْفَہَا وَتَلۡفُ الْحِیۡلُ اَفۡوَاحَ النِّعَمِ

اوجھل نہ کہ سپید بیلا روئے اپنا یقین لے لے پھیں (یعنی نگی تھیں) لڑائی جوش پھو اوس وار میں اوجھل کو فو ل جمع کرے اور لڑائی میں

اسی روز حارث بن عباد نے مہلہل کو گرفتار کر لیا تھا۔ مہلہل کا نام
عدی تھا۔ اور حارث اوس سے نہ جانتا تھا۔ حارث نے اپنے قیدی سے کہا۔ کہ
مجھے عدی تک پہنچا دے۔ میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ مہلہل نے کہا۔ کہ اسپر

خدا کی قسم کھالے۔ کہ اگر میں تجھے عدی کا پتا بتا دوں تو تو مجھے چھوڑ دیگا۔ حارث نے کہا اچھا اور اس سے پورا وعدہ کر لیا۔ تب قیدی نے کہا میں ہی تو عدی ہوں۔ اس لئے حارث نے اس کی پیشانی کے بال مونڈ لئے اور اسے چھوڑ دیا اور یہ شعر کہا۔

لِجَفِّ نَفْسِي عَلَى عَدِيٍّ وَلَوْ اَعْرِفَ عَدِيًّا اِذَا امْكَنْتَنِي لَيَدَانِ

عدی کے سب سے مجھے اپنے اوپر افسوس آتا ہے میں تو اسے جانتا نہ تھا۔ اور وہ میرے ہاتھوں میں آکر بند کیا تھا

۴۴ بکر تغلب کی بڑی اور وہ لڑایاں جو ان دونوں طاغون میں بڑی سخت بڑی لڑایاں اور مدت جنگ ہوئی ہیں صرف پانچ ہیں۔ ایک تو عنبرہ کی لڑائی کہ حسین

تغلب کو بکر پر غلبہ رہا تھا۔ تیسری لڑائی حنوکہ ہے جس میں بکر تغلب پر غالب رہے تھے۔ چوتھی لڑائی قضیبات کی ہے جس میں بکر کو بڑا نقصان ہوا تھا۔

اور گمان ہو گیا تھا۔ کہ ان کی اصلاح پھر نہ ہو سکے گی۔ پانچویں لڑائی قضہ کی ہے۔ جسے تھالق کی لڑائی بھی کہتے ہیں۔ اس لڑائی میں حارث بن

عباد بھی شریک تھا۔ پھر ان لڑائیوں کے بعد اور بھی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئی ہیں۔ چنانچہ اون میں سے نقیبہ کی لڑائی ہے اور فصیل کی لڑائی ہے

جس میں بکر تغلب پر غالب ہے۔ اسکے بعد اون میں کوئی عام لڑائی نہیں ہوئی۔ لوٹ پاٹ اور تاخت و تاراج ہوتا رہا۔ اور چالیس برس لڑائی رہی

۴۵ مہلبہ لڑائی منو مہلبہ مہلبہ نے اپنے قوم سے کہا۔ میرے نزدیک کر کے میں کو چلا جانا۔ مناسب ہے۔ کہ اب تم اپنی قوم کے لوگوں کو تباہ و برباد نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمھاری اصلاح و بہبود کے خواہاں ہیں۔ تمہیں چالیس برس

لڑتے ہو گئے ہیں۔ مین اسپر تو تھقین ملامت نہیں کرتا کہ تم نے اپنا انتقام لینے میں کیوں کوشش کی لیکن اگر یہ مدت رفاہیت اور عیش میں بھی گزرتی تب بھی طبیعتیں ملول ہو جاتیں۔ بھلا اس لڑائی جھگڑے میں ملول کیوں نہ ہو جائیں۔ دو نوقبیلہ فنا ہو گئے۔ مائیں بے فرزندوں کے رہ گئیں۔ اولادیں یتیم ہو گئیں۔ چاروں طرف ہمیشہ نوحہ و زاری کی آواز آتی رہتی ہے۔ آنسو آنکھوں سے بند نہیں ہوتے۔ لاشیں بغیر دفن کے پڑی رہتی ہیں۔ تلوار میاؤں سے نکلی ہوئی اور نیزہ بدن ہیں۔ اور وہ لوگ تھقین غنقریب مودت و مواصلت کرنے لگتے ہیں۔ اور مہربانی و عطف سے پیش آتے ہیں۔ جس سڑائیوں میں جو قتل ہوئے ہیں اور ان پر تھقین افسوس ہوگا۔ چنانچہ جو مہلہل نے کہا تھا ایسا ہی ہوا۔

پھر مہلہل نے کہا۔ مگر میرا حال تو یہ ہے کہ میں تو اب تم میں آئندہ نہیں رہوں گا۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں کلیب کے قاتل کو دیکھ سکوں۔ اور اسی واسطے مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میں تم کو کہیں پھر ایسا نہ بھڑکاؤں کہ جس سے قوم کا استیصال ہو جائے۔ اس واسطے میں تو میں کو جاتا ہوں۔ پھر وہ اون کے پاس سے چل دیا۔ اور میں کو چلا گیا۔

۴۶ مہلہل کا جنب میں اور جنب میں جا کر سکونت اختیار کر لی جو ندج کا ایک قبیلہ جانا اور اون کا ادس کے ہے وہاں جنب کے لوگوں نے مہلہل سے ادس کے بیٹی کو چھین لینا۔ بیٹی کا پیغام دیا۔ اور جب مہلہل نے بیٹی دینے سے انکار کیا۔ تو ادس سے جبر کر کے بیٹی لے لی۔ اور نخل کر لیا۔ اور ادس کے

مھلہن کچھ چڑے کی چند کھالیں دیدین چنانچہ مھلہل کہتا ہے۔

اَنْزُرْ عَلٰی غَلَبِ بِالْقَيْتِ اُخْتُ بَنِي لَاحِزٍ مِّنْ جَشَوَ

غلبہ پر اوس کی مصیبت کے سببے افسوس ہے کہ جو جشم کے معز و مکرم لوگوں کی بیٹی پر پڑی ہے

اَنْكُمَا فُقِدْهُمَا الْاِرَاقُوفِ جُنُبٍ وَكَانَ لِحِبَاءِ مِنْ اَدَمَ

کہ اراقم کے نہ رہنے کے سببے اوس کا کھاج جنب میں ہوا۔ اور اوس کے عوض چمپہ اٹلا۔

لَوْ بَا بَانِيْزَجَاءَ يَخْطُبُهَا ضَرَجَ مَا اَنْفُ خَاطِبٍ يَدَمَ

اگر کوئی شخص دو نوابان بھڑا بھی لیکر آتا۔ اور اس کا پیغام کرتا تو اس کے پیغام کر نہوا لیکن ناخن میں رنگ بجائی

۴۷ مھلہل کو غوکا قید کرنا پھر مھلہل اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ راستہ میں اوسے

اور پیاسا رکھکر مار ڈالنا عمرو بن مالک ضبعی البکری نے نواحی ہجر میں گرفتار

کر لیا۔ مگر قید میں اوسے اچھی طرح رکھا۔ اسی قید کے زمانہ میں ایک تاجر

شراب بیچتا ہوا شراب لیکر جسے آیا۔ جو مھلہل کا بڑا دوست تھا۔ اوس نے

مھلہل کو جو قید میں تھا شراب کی ایک بوتل دینے دی اس واسطے بنی مالک

اوس کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اور ایک اونٹ ذبح کیا۔ اور اوسے مکان

میں جہان عمرو نے ایک الگ مکان میں مھلہل کو رکھا تھا آکر اوس کے

پاس شراب پی۔ جب او مھلہل شراب کا نشہ چڑھا تو مھلہل نے اپنے شعر کا

اور اپنے بھائی کلب پر نوحہ پڑھے جب عمرو نے یہ سنا۔ تو کہا کہ اوس کا

جوش انتقام ابھی تازہ ہے۔ واللہ میں اوسے اس وقت تک پانی نہیں

پلاؤں گا۔ جب تک کہ زہیب پانی نہ پئے۔ زہیب عمرو کا ایک ساند تھا۔ سخت

گرمیوں میں پانچ روز میں پانی پیا کرتا تھا۔ چونکہ بنی مالک یہ چاہتے تھے کہ

مہلہل کہیں مرنے جائے اس واسطے اس مخون نے زہیب کو جا کر تلاش کیا لیکن وہ اس مخین نہ ملا۔ اور مہلہل پیاسا مر گیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مہلہل کے مامون کی بیٹی جو مجمل تغلبی کی بیٹی تھی عمرو کی بی بی تھی۔ اور مہلہل کو چاہتی تھی۔ وہ اس وقت قید میں تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

طفلة ما ابنة المجمل بيضا | لعوب لذينة في العناق

مجمل کی بیٹی کیا ہی خوبصورت چھوڑی ہوئی۔ گوری گوری۔ ناز و انداز والی اور ہم آغوشی میں بڑی لذت

فاذهبى ما اليك غير بعيد | لا يؤاتى العناق من الوثاق

اے لڑکی تو ہٹ جا۔ مگر دور نہ جا۔ جو قید میں ہوا اس سے ہم آغوشی کیسی ہو سکتی ہے۔

ضربت صدرها الى وقالت | يا عدى لقد قتلك الا وافي

اوس نے اپنی چھاتی مجھ پر ماری۔ لینے مجھ سے چپٹ لگی۔ اور کہنے لگی۔ اے عدی تجھے بچانے والی چیزیں بچائیں۔ (لینے خدا تجھے اپنے امن میں رکھے)

یہ بتیں کتنی ہی ہیں۔ جب یہ اشعار عمرو بن مالک نے سنے تو اس نے قسم کھائی۔ کہ جب تک زہیب پانی پر نہ آئے تب تک میں مہلہل کو پانی نہیں پلاؤں گا۔ اس واسطے لوگوں نے اس سے درخواست کی۔ کہ زہیب تو پانی پنی کہے گا اوس سے پہلے ہی لانا چاہئے۔ اس نے درخواست قبول کی۔ اور اسے پانی پر لایا۔ اور پانی پلا کر اپنی قسم پوری کر لی۔ پھر مہلہل کو دلان کہیں نہایت بُرا پانی لا کر پلویا۔ جس سے مہلہل مر گیا۔

حارث انرج اور بنی تغلب کی لڑائی

۴۸ مکہ تغلب کی صلہ تغلب
شام کو جانا اور مکہ تغلب کی لڑائی
ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے۔ کہ بکرا اور تغلب دونوں مندر

بن ماراسما کے مطیع اور اوس کے پاس فراہم ہو گئے تھے۔ یہ اس لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ اور قیس بن شراحیل بن مرہ بن ہمام نے اون میں صلح کرادی تھی۔ پھر منذر نے ادن کو لیا۔ اور نبی آکل المرار پر چڑھ کر گیا۔ اور نبی بکرو تغلب دو نو پر اپنے بیٹے عمرو بن ہند کو امیر مقرر کیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ ان کو لیکر اپنے مامون پر چڑھائی کر۔ پھر خوب لڑائی ہوئی۔ اور نبی آکل المرار کو شکست ہوئی۔ اور وہ قید ہو کر منذر کے پاس آئے۔ منذر نے انہیں قتل کر ڈالا۔

پھر تغلب نے منذر کو چھوڑ دیا۔ اور اوس سے بگڑ کر شام کو چلے گئے۔ جس کا سبب آئندہ چلکر شیبان کے حال میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم بیان کریں گے اور بکرو تغلب میں از سر نو لڑائی شروع ہو گئی۔

۴۹ حارث کے پاس عمرو بن کلثوم کا جانا اور حارث کی تغلب پر چڑھائی اور شکست

پھر غسان کا پادشاہ جس کا نام حارث بن ابی ثمر الغسانی تھا شام میں پھرنے کو نکلا۔ اور تغلب کے گرد ہون پر ہو کر اوس کا گزر ہوا۔ مگر کسی نے اوس کا استقبال نہ کیا اسی میں عمرو بن کلثوم التغلبی سوار ہو کر اوس کے پاس گیا۔ تو حارث نے اوس سے کہا۔ کہ تیرے قوم کے لوگوں نے آکر مجھ سے ملاقات نہ کی۔ اس کا کیا سبب ہے۔ عمرو نے کہا آپ کے گزرنے کا حال اونہیں معلوم نہ ہوا۔ اس سے وہ ملنے کو نہ آئے۔ حارث نے کہا اچھا۔ جب میں لوٹوں گا تو ادن پر ایسی چڑھائی کروں گا۔ کہ اونہیں پھر میرے آئیکے ہمیشہ خبر ہو جائے گی۔ اور وہ ہمیشہ بیدار رہیں گے۔ عمرو نے کہا۔ جب کوئی قوم بیدار ہو جاتی ہو۔

تو اون کی رائے تیز ہو جاتی ہے۔ اور اون کی جماعت کو غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ ادن کے سوتے ہوؤن کو جگا دیں نہیں۔ حارث نے کہا۔ یہ تو مجھے کچھ دھکی دیتا ہے۔ اور ادن سے ڈرتا ہے۔ جس وقت غسان کے جوانوں کے گھوڑے تمہارے ملک میں آئیں گے۔ تو ادس وقت تیری قوم کے بیدار لوگ ایسے سوئیں گے۔ کہ پھر کبھی کروٹ بھی نہ لیں گے۔ اور ادن کی نسل کا استیصال ہو جائیگا۔ اور جو ادھر ادھر بیچ رہیں گے وہ خشک زمین میں اور دور کے تھوڑے تھوڑے پانی کی طرف نکال دیئے جائیں گے۔ پھر عمرو بن کلثوم وہاں سے لوٹ آیا۔ اور اکر اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور کہا

اَلَا فَاَعْلُوْا بَيَّتَ اللّٰغْنَ اَنَا | اَلْوَبَا سَنَاتِيْ مَا تَرِيْدُ

یادشاہ سلامت آپ سنا کہ کون لیجئے۔ کہ ہم نے رعب اب الہی بن اور جو توڑا لایا چاہتا ہوا اسکے لئے ہم موجود ہیں

تَعْلُوْا زَمْخَلْنَا ثَقِيْلٌ | وَاَنْ دَبَارَ كَبْنَا شَدِيْدٌ

خوب جان لے کہ ہمارا حمل بڑا بھاری ہے۔ اور ہمارے گروہ کی دشمنی بڑی سخت اور غضبناک ہے

وَ اَنَا لَيْسَ خُزْمٌ مِّنْ عَدُوٍّ | يُقَاوِمُنَا اِذَا الْبُرْءُ الْحَدِيْدُ

ہم ایسے ہیں کہ جس وقت ہتھیار بھینیں تو پھر معدین ایسا کوئی نہیں جو ہمارے سامنے ٹھہر سکے۔

پھر جب حارث اعرج لوٹ کر آیا۔ تو ادس نے تغلب پر چڑھائی کی۔ اور وہ ادس سے لڑے۔ نہایت ہی کثرت سے کشت و خون ہوا۔ پھر حارث اور بنی غسان بھاگ گئے۔ اور حارث کا بھائی بہت آدمیوں کے ساتھ مارا گیا۔ اس وقت عمرو بن کلثوم نے یہ شعر کہے۔

هَلَا عَطَفْتَ عَلٰى اَخِيْكَ اِذَا دَعَا | بِالْمَثَلِ وَيَلِ اِيْثُ يَا اَبْنَ اَبِيْ شَمْرَا

اوس وقت ابن ابی شمر تنگھے اپنے بھائی پر کچھ جسم نہ آیا جس وقت کہ اوس نے اپنے مرنے پر کارا افسوس سے کہا اب پر

فَذِقِ الَّذِي جَسَمْتَ نَفْسَكَ وَأَعْرَفَ فِيهَا إِحَالَكَ وَعَامَرَ بْنَ أَبِي حَجْرٍ

پس تو اوس کا مزہ چکھ جو تو نے کیا۔ اور اپنے بھائی اور عامر بن ابی حجر پر صبر کر۔

عین ابلاغ کی لڑائی

۵۰ حارث الاعرج کا نسب یہ لڑائی منذر بن ماز السما اور حارث الاعرج ابن ابی شمر جبکہ جسے بعض نے ابو شمر بن عمرو بن جبلة بھی بتایا ہے بن الحارث بن حجر بن النعمان بن الحارث بن ماریث الغسانی میں ہوئی ہے۔ اسکے نسب کی نسبت اور بھی ردائیں ہیں۔ اور بعض نے اوسے ازدی بیان کیا ہے جو غسان پر مغلب ہو گیا تھا۔ لیکن اول روایت صحیح ہے۔ اور اکثر ان کے بیان سے ثابت ہوئی ہے۔ یہی شخص ہے جس نے سوال بن عادیہ سے امر القیس کی زرہ میں طلب کی تھیں۔ اور اوس کے بیٹے کو مار ڈالا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور شخص تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۔ منذر کا حارث پر اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا کہ منذر ابن ماز السما عربوں کا چڑھائی کرنا اور اپنی اولاد پادشاہ حیرہ سے تمام معد کو لیکر روانہ ہوا۔ اور عین ابلاغ کی لڑائی کا معاہدہ۔ میں جا کر ذات الخباز میں مقام کیا۔ اور حارث الاعرج بن جبلة ابن الحارث بن ثعلبہ بن حنظلہ بن عمرو مزقیہ بن عامر الغسانی کے پاس جو شام میں عربوں کا پادشاہ تھا پیغام بھیجا۔ کہ یا تو تو مجھے فدیہ دے۔ جس کے میں لوٹ جاؤں۔ اور اپنے لشکر کو واپس لیجاؤں۔ اور نہیں تو لوٹنے کو تیار ہوں

رعد لین کو چھوڑ دو اس علاوہ کے لئے بھی کوئی ہے مجھے اس کے قتل پر بڑا افسوس ہے۔ اونٹ پر دو طرفت ہو چکا ہے اور ادا جانا ہی ہر طرف سے ہو چکا ہے کہ وہ سب کا عدل کہتے ہیں۔ اور علاوہ وہ بھی ہے جو اس کے اوپر عدلین کے سوا کہنا جاتا ہے۔

پھر یہ بات ایک مثل ہو گئی۔ اور وہ حیرہ کو گیا۔ اور اسے لوٹا اور جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اپنے بیٹوں کو وہین دفن کر کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ غزیاں بت اون پر بنایا۔ اس روز کی لڑائی کے حال میں ابن الرعلاء الضبابی کہتا ہے

كَرَرْنَا بِالْعَيْنِ عَيْنَ ابْنِ
مِنْ مَلُوكٍ وَسُوقَةٍ أَكْفَاءِ

ہم نے عین بن جرمین ابلاغ کے نام سے مشہور ہے بہت بادشاہ سردار اور بازاری لوگ جو ہمارے کفو تھے مار کر ڈال دیے تھے

أَمْ طَرَفُهُمْ سَحَابُ الْمَوْتِ تَرَى
إِنَّ فِي مَوْتِ أَحَدٍ لَا شَقِيَاءَ

اون پر موت کے بادل متواتر اور میل الاصل پر دہشتی تھی۔ اور کا مڑنا ہی چھٹا۔ کیونکہ انقیبون کو موت راحت ہو جاتی ہے

لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ فَاسْتِرَاحَ بِمَيِّتٍ
إِنَّمَا الْمَيِّتُ مَيِّتُ الْأَحْيَاءِ

لیکن سچ بات یہ ہے۔ کہ جو مر جائے اور آرام سے ہو جائے وہ مرنا ہی نہیں ہے۔ بلکہ مرنا وہی جو زندہ مردہ دل ہو جاتا ہے

جنگ مجہد و منذر بن منذر بن السامق

۵۴ منذر اسود کا حارث جب منذر بن ماو السامر گیا جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تو

الاعرج پر چڑھائی کرنا۔ اوس کے بعد اس کا بیٹا منذر الملقب بلقب اسود تخت نشین

ہوا۔ پھر جب اس کی حکومت جم گئی۔ اور ثبات قائم حاصل ہو گیا تو اس نے

لشکر فراہم کیا۔ اور باپ کا انتقام لینے کے واسطے حارث الاعرج کی طرف

روانہ ہوا۔ اور اس سے کہلا بھیجا۔ کہ میں کہول (یعنی بوڑھے) آزمودہ کار (ن)

کو فحول (یعنی سناٹا اور نیز گھوڑوں) پر سوار کر کر تیری طرف لایا ہوں۔

حارث نے بھی جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ میں بھی مُرْؤ (گبر و ن) کو جُرد (بے با

کے گھوڑوں) پر تیار کر کے تیری طرف لا رہا ہوں۔ پھر منذر چلکر مر جہد مجہد میں

مقیم ہوا۔ وہاں جو غسانی تھے اسے خالی کر کے اسود کے قبضہ میں چھوڑ گئے۔ آج
 مرج (چراگاہ) حلیمہ بنت الحارث کے سبب سے کہتے ہیں۔ اسکا ذکر ہم اس لڑائی
 کے ختم کرنے پر بیان کریں گے۔ پھر حارث بھی روانہ ہوا۔ اور مرج میں ہی آکر خنجر
 ہوا۔ اور مرج میں جو لوگ تھے اور خنجر حکم دیا۔ کہ اس کے لشکر کے واسطے کھانا
 پکائیں۔ چنانچہ او خنجر نے کھانا تیار کیا۔ اور کھلون میں اوٹھا کر لائے۔
 اور لشکر میں لا کر رکھ گئے۔ یہ لوگ لڑتے اور جب کھانہ کی خواہش ہوتی تو ان
 کھلون کے پاس آتے اور ان میں سے کھانا کھا جاتے تھے۔ اسی طرح لڑائی
 حارث اور اسود میں کتنے ہی روز تک جاری رہی جو کچھ ایک فریق کسی کا
 نقصان کرتا دوسرا فریق بھی اس کا وسیع نقصان کرتا۔ اور اپنا عوض لے لیتا تھا
 ۵۵ حارث کی منادی پر جب حارث نے یہ حالت دیکھی۔ تو اپنے قصر میں دربار کیا۔
 لبید کا مندر کو جاکر قتل کرنا اور اپنی بیٹی ہند کو بلایا۔ اور اس سے کہا۔ کہ بہت عطر
 لبید کا قتل اور حارث کی فوج طشتوں میں لا کر رکھے۔ اور اپنے لوگوں کے لگائے۔ پھر
 غسان کے نوجوانوں کے درمیان ندا کر دی۔ کہ جو کوئی حیرہ کے پادشاہ کو قتل کریگا
 میں اپنی بیٹی ہند اسکو دید ونگا۔ لبید بن عمرو الغسانی نے یہ سن کر اپنا باپ سے
 کہا کہ باوا جان میں پادشاہ حیرہ کو جا کر مارتا ہوں۔ اگر مار لیا تو بہتر۔ ورنہ میں تو
 ضرور مارا جاؤنگا۔ میرا گھوڑا اچھا نہیں ہے اگر آپ اپنا گھوڑا زینتہ دیدین تو بڑی
 مہربانی ہوگی۔ اس نے گھوڑا بیٹے کو دیدیا۔ جس نے حملہ کیا۔ اور سختوڑی ماری
 تک لڑتے رہے۔ تو لبید نے جا کر اسود پر حملہ کیا۔ اور ایک ضرب سے اسے ہلاک کر ڈالا
 اور گھوڑے سے گرادیا۔ اور اس کے آدمی یہ دیکھ کر چاروں طرف بھاگ گئے۔ پھر لبید نے

اُتر کر اوسکا سر کاٹا اور حارث کے سامنے لا کر ڈال دیا۔ اس وقت حارث اپنے
 قصر پر تھا۔ اور سپاہیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جب لبید نے اسود کا سر اوس کے
 سامنے لا کر ڈالا۔ تو حارث نے کہا۔ جاتو اپنے چچا کی بیٹی کو لیلے میں نے اوس
 تجھے دیدیا۔ اور تیرا بیاہ اوس سے کر دیا۔ لبید نے کہا۔ میں پھر لڑائی میں
 جاتا ہوں۔ اور اپنے آدمیوں کی تسلی کرتا ہوں۔ جب سب لوگ لوٹیں گے
 تو میں بھی لوٹوں گا۔ پھر وہ لوٹ گیا۔ وہاں جا کر دیکھتا کیا ہے کہ اسود کے
 بھائی کے پاس لوگ لوٹ کر آگئے ہیں۔ اور وہ بڑے جوش و غضب سے
 لڑ رہے۔ لبید بھی اس واسطے آگے بڑھا۔ اور لڑ کر مارا گیا۔ ان لڑائیوں
 میں اس لشکر کے بعد بجز لبید کے اور کوئی شخص نہیں مارا گیا۔ اور انھم دوبارہ
 بھاگ نکلے۔ اور چاروں طرف مارے گئے۔ اور غسانیوں کو بڑی اچھی
 فتح نصیب ہوئی۔

کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں ایسی کڑ سے گرد اڑی تھی کہ آفتاب
 چھپ گیا تھا۔ اور اوس سے جو دوردور تارہ بین وہ ان میں دکھائی
 دینے لگے تھے۔ کیونکہ لشکر بہت کثرت سے تھا۔ اسود تمام عراق کے عربوں
 کو لایا تھا اور ایسے ہی حارث بھی تمام شام کے عربوں کو لیکر پہنچا تھا یہ
 لڑائی عربوں کی بہت مشہور لڑائی ہے۔ اور غسان کے شعراء نے اوس کے
 سب سے بڑا فخر کیا ہے۔ چنانچہ ایک غسانی کہتا ہے۔

یوم وادی حلیمة اِزد کفنا | بالعنا حیح والرماح الظلم

وادی حلیمہ کی لڑائی کے دن ہم نے عمدہ عمدہ گھوڑوں اور خوں کے جا سے نیزوں کو مل کر حملہ کیا تھا

اذْشَحْنَا اَكْفَا مِنْ بَقَا ۚ رَقَّ مِنْ وَقْعِهَا سَنَا الشَّحَا ۚ

جیکہ ہم نے اپنی باتوں کو تیلی تو ارون سے بھر لیا تو اونکے ضربوں کی آواز سے سطح فلک کی چکن روشنی بھی بقی بکلی

وَاتَتْ هَذَا بِالْخُلُقِ الْيَمِينِ ۚ كَانَ ذَا الْجِدَّةِ وَفَضْلُ غَنَا ۚ

اور ہند عطر لیکر اون لوگوں کے پاس آئی جو بڑے صاحب شجاعت اور بہت غنا والے تھے۔

وَنَضَبْنَا الْجَفَانَ فِي سِلَاحِ لَمِي ۚ هَجَّ فَبَلْنَا الْجَفَا زِمَا ۚ

اور ہم میدان مرج میں بڑی بڑی پشت لاکر کھینچ کر ہم تو اکر اون سے ہونے ملتیش تون بھگتے تھے یعنی انہیں کھانا کھاتے تھے

۵۶ منذر کا حارث کوڑی اس منذر کے قتل کی نسبت ایک اور روایت بھی مشہور ہے

دیکر روک رکھنا اور لڑائی میں وہ بھی ہم ذکر کرتے ہیں۔ بعض علما نے بیان کیا ہے۔

مارا جانا۔ کہ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث بن ابی ثمر

جبلہ بن الحارث الاعرج الغسانی نے منذر اللخمی سے اسکی بیٹی مانگی تھی۔

اور اس سے شادی کا پیغام دیا تھا۔ اور یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ اس طرح کھم

اور غسان میں لڑائی کا خاتمہ کر دے۔ منذر نے اسو اسطے اپنی بیٹی ہند کا

اوس سے نکاح کر دیا۔ مگر ہند کو مردوں کی طرف رغبت نہ تھی۔ اسو اسطے

اوس نے کسی تدبیر سے اپنے بدن پر برص کی نشان بنالے۔ اور اپنی باپ سے

کہا۔ مجھے اس حالت میں غسان کے پادشاہ کے پاس بھیجتا ہے۔ اسو اسطے

منذر کو اسکے دینے سے بڑی ندامت ہوئی۔ اور اسے روک رکھا۔ پھر

حارث نے آدمی بھیجے۔ اور اسے طلب کیا۔ مگر اس کے باپ نے نہ بھیجا

اور حیلہ حوالہ کر دے۔

پھر اسی میں منذر کہیں کسی طرف کو غزا کے لئے گیا۔ حارث بن ابی ثمر

موقع پاکر حیرہ کو ایک شکر بھیجا۔ اس نے آکر اسے لوٹا اور جلا کر خاک کر دیا۔ جب یہ خبر منذر کو ہوئی۔ تو وہ غزا سے واپس آیا۔ اور غسان کا ارادہ کیا۔ ادھر حارث نے بھی جب اس خبر کو سنا تو وہ بھی اپنے آدمی جمع کر کے روانہ ہوا۔ یہ دونوں لشکر عین اباغ میں ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ اور لڑائی کے واسطے صف بندی کی۔ اور دونوں طائفوں میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ منذر کے میمنہ نے حارث کے میسرہ پر حملہ کیا۔ جس میں اس کا بیٹا تھا اسے لہجیون نے مار ڈالا۔ اور میسرہ والے بھاگ گئے۔ ادھر حارث کے میمنہ نے منذر کے میسرہ پر حملہ کیا۔ میسرہ والوں کو شکست ہوئی اور اون کا سردار فروة بن مسعود بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان مارا گیا۔ اور پھر غسان کے قلب والوں نے منذر پر حملہ کیا۔ اور اسے قتل کر دیا۔ جس سے اس کے لوگ چاروں طرف بھاگ گئے۔ اور بہت لوگ قتل ہوئے۔ اور بنی تمیم کے آدمی اون میں سے بکثرت قید ہو گئے۔

۵۷ علقمہ کا اپنے بھائی شاس کو اور اپنی قوم کے قیدیوں کو حارث سے چھڑانا ادس سے التجا کی۔ اور اسکی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا۔ جس کا اول یہ ہے۔

طَلَبَ قَلْبَ فِیْ حَسَنِ طَرَبٍ بُعِیدَ الشَّبَابِ عَصْرًا حَاضِیْبِ

نرجوانی کے کچھ روز بعد جبکہ بوڑھے کا عالم نمودار ہوا۔ تو اس وقت بہنیل جو حسین و رتوں خوش ہنسا، تیری طیل ہوا

تَمْ كَفَلْنِي لِيَا لَمْ وَقَدْ شَطَّاهُلُوْا وَعَادَتْ عَوَادَ بَيْنَا وَخَطُوْا

بیل مجھے تکلیف دیتی ہے حالانکہ اس کے لوگ رحلت کر گئے۔ اور ہمارے درمیان رکاوٹیں اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور اس نے یہ بھی کہا تھا۔

فَإِنْ تَسَالَوْا فِي النِّسَاءِ فَإِنَّهُ بَصِيرٌ بَادٍ وَأَنَّ النِّسَاءَ طَبِيبٌ

اگر تم مجھ سے عورتوں کا حال پوچھو تو میں ان کا خوب بیان کر سکتا ہوں۔ اور ان کے باتوں کو خوب جانتا اور ان کے امراض کا براہِ بین

اِذَا شَابَ اِسْ لِمَرْءٍ اَوْ قَلَّ مَالُهُ فَلَيْسَ لَهُ فِي وُدِّ هَذَا نَصِيبٌ

جب کسی مرد کا سر سید ہو گیا۔ یا اس کے پاس دولت مال نہ رہا۔ اور منگلی نے اس کو کھیر لیا۔ تو اس پھر اس کی دوستی میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہا

يُرْذَنَ تَرَاءُ الْمَالِ حَيْثُ وَجَدَهُ وَشَرَحَ الشَّبَابُ عَبْدُ هَذَا عَجِبٌ

اور نہیں کہیں کیون نہ ملے وہ تو مال کی کثرت کی خواہاں ہیں۔ اور عالمِ شباب میں ان سے جماع اور ہمین خوب اچھا معلوم ہوتا ہے شرح کے بجا شریعت بھی آیا ہے۔ اس طرح پر صریح آئی کہ بیٹھی ہوئی اور ان کو غفلتِ شباب بہت اچھا معلوم ہے

وَمَا لَمْ يَزْعِمَنَّ اَهْلَ حِفَاظِهَا وَهَذَا نَاسٌ مَا صَنَعَتْ يَشْتَبُ

اور عساکر کے اہل حفاظ اور دلاور گو بوڑھے ہو جائیں مگر جوان بنے رہتے ہیں۔ اور ہند (منذر کی بیٹی) اور نبی قیس عیلان بیٹے بنی ہناس نے جو کچھ کیا اس پر بوڑھا یا آ جاتا ہے

تَحْتَشُّ اِيْدَانُ الْحَدِيدِ عَلَيْهِمْ كَمَا اخْتَشَتْ بِيْزُ الْحَصَا حَبْوُ

اور لوہے کی زنجیریں ان پر ایسی کڑھتی تھیں۔ جیسے کہ کٹی ہوئی کہتی کے پولوں میں جنوبی ہوا تے کہہ کا ہوا کرتا ہے

فَلَوْ يَنْجِ الْاَسْطَبَةُ بِالْجَاهِهَا وَلَا طِمْرٌ كَالْقَنَاءِ نَجِيبٌ

اسلئے غنا کے مقابلہ میں کوئی نہیں بچا۔ بجز کسی تیار گھوڑے کے جو لگا کر لڑائی ہو اور بجز کسی میل گھوڑے کے جو بائیں کی طرح لڑتا ہے

وَالْاَكْمَدُ وَحِفَاظُ كَانَهُ بِمَا ابْتَلَّ مِنْ حَدِّ الطَّبَا خَضِيبٌ

اور بجز کسی سپاہی مسلح اور دلاور کے جو تلواروں کے پھیلوان یا برہمچون کے انیون کے دھار سے زخموں سے خون میں ایسا تر تیز ہو گیا ہو کہ گویا توڑ کا رنگا ہوا ہے

وَفَعَلَ حَتَّى قَدْ خَطَبَتْ بَعْدَهُ فَحَقَّ لِنَاسٍ مِنْ ذَلِكَ ذَنْبٌ

اور ہر ایک نے پرتو نے نعمت دیکر احسان کیا ہے۔ اسلئے شناس کا بھی حق جو کہ تیرے کرم سے اس کو بھی ایک جہد ملیا

فَلَا تَحْزَمْنِي نَائِلًا عَزَابِيَّةً فَاِنِ امْرُؤٌ وَسَطُ الْقَبَائِعِ غَرِيبٌ

مجھ کو گناہ کی وجہ سے تو بخشش و عطا سے محروم نہ کر۔ کیونکہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے قبا کے میان جان سب لوگ اپنے وطن میں ہوتے ہیں میں اپنے رفیقوں کے نہ رہنے سے مسافر و غریب ہو رہا ہوں

جب علقمہ اپنا قصیدہ پڑھتے پڑھتے فحولشاش من ذلک ذنوب
 تک پہنچا۔ تو پادشاہ نے کہا ان ایک نہیں بلکہ بہت ذنوب۔ پھر شناس
 کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر تو بخشش چاہتا ہے تو میں تجھے بخش دیتا ہوں
 یا اگر تو اپنی قوم کے قیدیوں کی خلاصی چاہتا ہے تو میں ادھنچین چھوڑنے
 کو موجود ہوں۔ اور اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ اگر اس نے اپنی قوم
 کے مقابلہ میں بخشش لینا پسند کیا تو یہ کچھ اچھا آدمی نہیں ہے۔ علقمہ نے
 کہا بادشاہ سلامت قوم کے مقابلہ میں تو میں کوئی چیز بھی پسند نہیں کرتا۔
 اس لئے حارث نے تمیم کے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اور علقمہ کو خلعت و انعام
 اور تمام قیدیوں کے ساتھ بھی اسی طرح سلوک سے پیش آیا۔ اور بہت
 کچھ زاد راہ بھی ادھنچین عطا کیا۔ جب یہ لوگ اپنے ملک میں پہنچے
 تو جو کچھ ادھنچین انعام میں ملا تھا وہ سب ادھنچین نے شناس کو دیدیا۔
 اور کھاتیرے سب سے ہم سب کو نجات ملی ہے۔ اس واسطے یہ مال تو لیلے
 اور اس سے فائدہ اٹھا۔ جس سے اس کے پاس بہت اونٹ اور بکریان
 وغیرہ ہو گئیں۔ اور وہ بڑا آسودہ ہو گیا۔

۵۸ مندر کو ادراوس کے ایک اور بھی مندر کے قتل کی روایت ہے۔ وہ یہ ہے سرداروں کو دھوکہ سے آکر کہ ادوس نے لشکر بہت کثر سے جمع کیا۔ اور کوچ کر کے غسانوں کا قتل کرنا۔ شام میں آیا۔ اور شام کا پادشاہ بھی جس کا نام اکثر لوگوں کے نزدیک حارث ابن ابی شمس کے روانہ ہوا۔ اور مرج حلیمہ میں آکر قیام کیا۔ جو حلیمہ پادشاہ شام کی بیٹی کے نام سے موسوم ہو گیا تھا۔ اور لجنی پادشاہ مرج الصفر میں مقیم ہوا۔ پھر حارث نے دو سواروں کو طلحہ کے طور پر بھیجا۔ ایک اونہن سے خصاف گھوڑی پر سوار تھا۔ جس کی گھوڑی تین پانوں سے چلتی تھی۔ مگر ایسی تیز تھی کہ کوئی گھوڑا ادوس کے گرد کو بھی نہ پہنچتا تھا۔ غرض یہ دونوں سوار گئے۔ اور لجنیوں میں جا کر مل گئے۔ اور پادشاہ کے قریب تک پہنچ گئے۔ وہاں ادوس کے سامنے اس وقت شمع تھی۔ ادونہن نے شمع بردار کو مار ڈالا۔ جس سے وہ لوگ گھبرا گئے۔ اور مضطرب ہو کر اپنی تلواریں نکالیں۔ اور ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ اور صبح تک یہی فساد رہا۔

پھر ادوس کے پاس پادشاہ غسان کے سفیر آئے۔ اور صلح کی دستخط کی۔ اور اتادہ دینا منظور کیا اور یہ کھلا بھیجا۔ کہ میں قبایل کے سرداروں کو تقریر حال کے واسطے بھیجتا ہوں۔ اور اپنے اصحاب کو بلایا پھر ادوس نے ادونہن سے سو جوان اور ایک قول میں ہے انہی جوان لئے۔ اور اونہن ہتھیار روئے اور حلیمہ اپنی بیٹی سے ادونہن کے خوشبو لگوائی۔ اور لباس پہنوائے۔ پھر جب لبید بن مرہ حلیمہ کے پاس آیا جو زنتیہ گھوڑے کا

سوار تھا۔ تو اس نے حلیمہ کا ایک بوسہ لے لیا۔ اس لئے وہ باپ پاس
 روتی ہوئی آئی۔ حارث نے کہا۔ وہ ہماری قوم میں ایک شیر ہی۔ اگر وہ
 سلامت لوٹ آیا تو میں تیرا اس سے نکاح کر دوں گا اور پھر اسے قوم کا
 سردار بنایا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب شکر عراق کے قریب پہنچو
 تو حیرہ کے پادشاہ نے بھی اپنے رئیسوں کو جمع کیا۔ اور غسانیوں کے
 پاس آئے۔ اور ادن کے پاس خوب ہتھیار تھے مگر اس پر سادہ کپڑے پہنے
 ہوئے تھے۔ اور ڈھالیں لئے ہوئے تھے۔ جب پادشاہ کے پاس سب
 پہنچ گئے۔ تو ادنیوں نے ہتھیار نکالے۔ اور جسے پایا قتل کر دیا۔ اور لبید بن
 عمرو نے عراقیوں کے پادشاہ کو قتل کر دیا۔ اور غسانیوں کو عراقیوں نے
 گھیر لیا۔ لیکن لبید بن عمرو بچ گیا۔ کیونکہ اسکی گھوڑی موجود رہی اور وہ
 اس پر سوار ہو کر لوٹ آیا۔ اور حارث پادشاہ کو آ کر خبر دی۔ حارث نے کہا
 میں نے تجھے اپنی بیٹی حلیمہ دی لبید نے کہا۔ کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں میں
 سو آدمیوں میں سے بھاگ کر آیا ہوں۔ پھر وہ ادنیوں کی طرف
 لوٹ گیا اور لڑ کر مارا گیا۔ پھر اہل عراق نے اپنے اشراف اور سرداروں کو
 تلاش کیا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو مارے گئے ہیں اس لئے ادن کے دل
 شکستہ ہو گئے۔ اور غسانیوں نے ادن پر حملہ کیا۔ جس سے وہ بھاگ نکلے۔
 اور شکست کھا کر چلے گئے۔

۵۹ پچھلے واقعے کے
 اختلافات اور انکی صہیت
 ہم کہتے ہیں۔ کہ ان لڑائیوں کی مدت میں اور اس امر میں
 کہ کون لڑائی پھلے ہوئی اور کون لڑائی پیچھے ہوئی۔

نسابون اور اہل سیر نے بہت اختلاف کیا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نیز اس باب میں بھی اختلاف ہے کہ مقول کون ہے کوئی تو بیان کرتے ہیں۔ کہ حلیمہ کی لڑائی میں جو شخص مارا گیا وہ منذرابن مارا تھا۔ اور ابغ کی لڑائی میں جو مارا گیا وہ منذرابن المندر تھا اور کوئی بالکل اس کے برخلاف بیان کرتے ہیں۔ اور بعض راوی ایسے بھی ہیں۔ کہ جو کہتے ہیں یہ دونوں اُستین ایک ہی ہیں۔ دو نہیں ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ منذرابن مارا تھا ہی فقط مارا گیا ہے اور کوئی نہیں مارا گیا اور اس کا بیٹا حیرہ میں اپنی موت سے مرہ ہے۔ اور بعض یہ بتلاتے ہیں۔ کہ حیرہ کا پادشاہ جو مارا گیا وہ ان دونوں میں سے کوئی نہ تھا۔ بلکہ اور کوئی شخص تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص مارا گیا وہ منذرابن مارا تھا ہے۔ اور اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ اور نسبت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مارا نہیں گیا۔ سوا اسکے جو شخص اس کا مارا جانا صحیح بتاتے ہیں وہ اس کے نسب کی نسبت اختلاف کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا۔ ہم نے جو ان کے اختلافات کا یہاں ذکر کیا ہے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ یہ حادثہ تو ایک ہی ہے لیکن اس کا سبب علمائے مختلف بیان کیا ہے اگر ہم ادین میں سے کوئی سبب بیان نہیں کرتے تو جو لوگ ناواقف ہیں وہ یہ خیال کرتے۔ کہ یہ ایک واقعہ جدا جدا ہے۔ اور ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس واسطے ہم نے سبب بیان کر دے ہیں اور ان کی نسبت جو تنبیہ کرنی تھی کر دی ہے۔

مَضْرُطُ الْحَجَارَةِ قَاتِل

۶۰۔ عمرو بن ہند کا عمرو بن اس مضرط الحجارہ کا نام عمرو بن المنذر بن ماضی السامی الخمی ہے کلثوم اور اوسکی ماں لیلیٰ کو بڑا جو جیرہ کا پادشاہ تھا۔ اور اوس کو مضرط الحجارہ (پتھر کا پدانے والا) اس لئے لقب دیا گیا تھا۔ کہ اوسکی حکومت بڑی زبردست اور اوس کا انتظام مملکت بہت اچھا تھا۔ اور اوسکی ماں کا نام تھا ہند بنت الحارث بن عمرو المقصور بن اکل المرار۔ اور وہ امر القیس بن حجر بن الحارث کی پھوپھی تھی۔ اسکے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوس نے اپنے ندیوں سے ایک روز پوچھا۔ عرب میں کوئی ایسا بھی ہے۔ جو میری مملکت میں رہتا ہو۔ اور اس بات کو بُرا سمجھتا ہو کہ اوسکی ماں میری ماں کی خدمت کرے۔ اذہو نے کہا۔ اور تو کوئی نہیں ہے صرف ایک عمرو بن کلثوم التغلبی ہے۔ کیونکہ اوسکی ماں لیلیٰ مہمل بن ربیعہ کی بیٹی اور کلیب وایل کی بھتیجی اور کلثوم کی بی بی اور عمرو کی ماں ہے۔ مضرط الحجارہ اپنے دل کے غور کے سبب اسے سنکر چپ رہا۔ اور عمرو بن کلثوم کے پاس کسی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجا۔ کہ مجھ سے آکر ملاقات کر جائے۔ اور اپنی ماں لیلیٰ کو بھی ہمراہ لیتا آ کہ وہ بھی میری ماں ہند بنت الحارث سے ملاقات کر لے چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلبہ کے سواروں کے ساتھ آیا۔ اور اپنی ماں لیلیٰ کو بھی لیتا آیا۔ اور دریائے فرات کے کنارہ آکر قیام پذیر ہوا۔

۶۱۔ ابن کلثوم کا ابن ہند کو اپنی ماں سے خدمت کرانے کے سبب مارا گیا۔ جب عمرو بن ہند کو معلوم ہوا۔ کہ عمرو بن کلثوم آگیا ہے۔

تو اوس نے حیرہ اور دریا سے فراست کے درمیان اپنے خیمہ نصب کرائے۔
 اور سرداران مملکت کو بلایا۔ اور اون کے واسطے کھانا پکوا یا۔ پھر لوگوں کو
 اپنے دربار میں بلایا۔ اور سراپردہ کے دروازہ پر کھانا لایا گیا۔ اور وہ اور
 عمرو بن کثوم اور پادشاہ کے خواص سراپردہ میں بیٹھے۔ اور ادسکی ماں
 ہند کے لئے بھی سراپردہ کے قریب ایک قبة نصب کیا گیا۔ اور لیسلے
 اوس کے قبة میں اُتر سی۔ اور مضرة التجارہ نے اپنی ماں سے کہدیا کہ جب
 لوگ کھانے سے فارغ ہو جائیں۔ اور مضرة فاشیہ رہ جائیں تو اس وقت
 تو اپنے خدام کو الگ کر دینا۔ اور جب یہ اشراف قریب آ جائیں۔ تو تو
 لیسلے سے خدمت لینا۔ اور اوسے حکم کرنا۔ اور کیے بعد دیکرے چیزیں اوس
 مگنا۔ چنانچہ ہند نے ایسا ہی کیا۔ جیسے اوس کے بیٹے نے کہا تھا۔
 پھر جب عمرو بن ہند نے شرفا کو بلایا۔ تو ہند نے لیسلے سے کہا۔ مجھے فلان
 طباق اٹھا دے۔ لیسلے نے کہا۔ تجھے ضرور تھے تو اپنے آپ اٹھالا۔ جب
 اوس نے بار بار کہا۔ تو لیسلے نے پکار کر کہا وا اذلاہ یا آل تغلب یہ آؤ
 اوس کے بیٹے عمرو بن کثوم نے سنی۔ اور سنتے ہی اوس کے چہرہ کا رنگ
 سرخ ہو گیا۔ اور خون چہرہ سے ٹپکنے لگا۔ لوگ شراب پی رہے تھے۔ عمرو
 بن ہند نے دیکھا کہ عمرو بن کثوم کبڑ گیا۔ اور اب کچھ سخت حرکت کرے گا۔
 کہ اسی بن ابن کثوم ابن ہند کی تلوار کی طرف جھپٹا۔ جو سراپردہ میں لٹک
 رہی تھی۔ اور اوس تلوار کے سوا دھان اور کوئی تلوار نہ تھی۔ اوسے اوس
 لے لیا مضرة العجاوہ کے سر پراری اور اوسے قتل کر ڈالا۔ اور چلایا یا آل تغلب

اور تغلبی دوڑے۔ اور مضرة الحجارہ کے مال و اسباب اور گھوڑوں کو لوٹ لیا۔ اور حیرہ کو چلے گئے۔ چنانچہ افنون التغلبی کہتا ہے۔

لَعَمْرُكَ مَا عَمُرُ بْنُ هَنْدٍ وَقَدْ عَمَّا

لَتَحْدِمَ لِيْلِي أُمِّهِ بِمَوْفِقِ

تیری عمر کی قسم ہے کہ عمرو بن ہند نے جو جا بھٹا کر لیلیٰ اور سکی مان کی خدمت کرے یہ اوس نے اچھا کام نہ کیا تھا۔

فَقَامَ ابْنُ كَلْتُومٍ إِلَى السِّيفِ مُضِلًّا

وَأَمْسَكَ مِنْ زِمَانِهِ بِالْخَنْقِ

اس سو عمرو بن کلتوم نے تلوار لی اور اوس کو لکر کھڑا ہو گیا۔ اور گلا گھونٹ دیا اور ابن ہند کے نہیم خاموش ہو۔ اور نہ بچایا

کلاب کی اول لڑائی

۶۲ کنہہ کی حکومت اور ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ کنہہ بن سے جسکی

حارث اور اوس کے بیٹن حکومت کو سب سے اول استحکام ہوا ہے۔ وہ حجر اکل المرأ

کی معد کے قبائل پر حکومت بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی تھا۔ جب یہ مر گیا

تو اسکے بعد اس کا بیٹا عمر دھوا۔ اور اوس کا ملک اتنا ہی رہا۔ جتنا باپ کا

تھا۔ اسی لئے اسے مقصور کہتے تھے۔ کہ اوس نے باپ کے ہی ملک پر قصر

کیا تھا۔ اور ملک نہ بڑھایا تھا۔ اس عمرو نے ام اناس بنت عوف بن مجلم الثیب

سے نکاح کیا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا حارث پیدا ہوا تھا۔

یہ حارث اس کے بعد چالیس برس پادشاہ رہا۔ اور ایک روایت میں ہے

کہ ساٹھ برس اوس نے حکومت کی۔

یہ اخیر عمر میں ایک روز شکار کے لئے گیا تھا۔ وہاں اس نے ایک

عائنہ کو دیکھا۔ عائنہ جنگلی گدھے یعنی گورخر کو کہتے ہیں اوس پر اس نے گھوڑا

دوڑایا۔ مگر گورخر ہاتھ نہ آیا۔ گو اس نے اسکا بہت ہی پیچھا کیا۔ اسواسطے
 اوس نے غصہ میں آکر قسم کھالی۔ کہ جب تک اوس کے کلیجہ کے کباب
 نہ کھا لوں گا تب تک اور کچھ نہ کہاؤں گا۔ اسوقت وہ مسلمان بن تھا۔ سوار
 اوس گورخر کی تلاش میں نکلے اور تین روز تک دھونڈنے کے بعد آد
 پایا۔ حارث مرینکے قریب آگیا تھا۔ اور بھوکے دم نکلنے لگا تھا۔ جب
 اوسے پہونکر اوس کے پاس لائے۔ تو اوس نے اوس کے جگر کے کباب
 گرم گرم منہ میں دے لئے۔ اور مر گیا۔

اس حارث نے اپنی اولاد کو معد کے قبائل میں ادھر ادھر حکومت
 پر متفرق کر دیا تھا۔ چنانچہ اپنے ولید بن حجر کو بنی اسد اور کنانہ میں بھیجا
 اور شریل کو بکر بن وایل اور بنی خنظلہ بن مالک بن زید مناتہ بن تمیم اور
 بنی اسید بن عمرو بن تمیم اور رباب بن ردا نہ کر دیا تھا۔ اور سلمہ کو حو
 سے چھوٹا تھا بنی تغلب اور نمربن قاسط اور بنی سعد بن زید مناتہ بن تمیم
 حاکم کیا تھا۔ اور اپنے بیٹے معدی کرب کو جسے غلفا بھی کہتے تھے قیس
 بن عیدان کی حکومت دی تھی جس کا ذکر حجر ابی امر القیس کے قتل کے
 بیان میں ہم کر چکے ہیں۔ یہاں ہم نے اس کا اعادہ ضرور کیا ہے۔

۶۳ حارث کے بیٹوں
 شریل اور سلمہ کی لڑائی اور
 ابو خنشل کا شریل کو قتل کرنا
 اور سلمہ کی اوس سے ناراضی
 جب حارث مر گیا۔ تو اوسکی اولاد میں اتفاق نہ رہا۔
 سب خود سر ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے حسد
 کرنے اور لڑنے لگے۔ لوگ اون کے بیچ میں پڑے
 کہ صلح کرادیں۔ مگر نہ ہوئی۔ اون اجا میں جو اون کے

ساتھ تھے ایک دوسرے پر غارت کرنے لگا۔ اور فساد بڑھ گیا۔ اور ہر ایک نے
 اون میں سے دوسرے کی تخریب کے واسطے اپنے اپنے طرفداروں کو جمع کیا
 اور لشکر لیکر حملہ کیا۔ شرجیل نے اپنے طرفداروں کا لشکر لیا۔ اور کلاب میں
 آیا (جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ اور شامہ سے سات
 منزل کے قریب فاصلہ پر ہے) اور ہر طرف سے بھی اپنے طرفداروں کو اور نیز
 صنائع (یعنی بنائے اور پرورش کئے ہوئے آدمیوں) کو لیا۔ صنائع
 و دلوگ ہیں جو پادشاہوں کے پاس ادھر ادھر کے عرب آ رہا کرتے تھے
 یہ لوگ کلاب کی طرف آئے۔ اور تغلب کا امیر سفاح بن خالد بن کعب بن
 زہیر تھا۔ یہاں فریقین میں خوب شدت سے قتال ہوا۔ اور دونوں طرف کے
 لوگ خوب بے رحم کر لڑے۔ لیکن جب دن کا اخیر وقت ہو گیا۔ تو نبی خطہ اور
 عمرو بن مہم اور رباع بن بکر بن دابل کو چھوڑ دیا۔ اور بھاگ گئے۔ اور بکر مدینہ
 میں جمے رہے۔ اور ہر تغلب کی طرفداروں میں سے نبی سعد اور ان کے
 ساتھی لوٹ گئے۔ لیکن تغلب نے میدان نہ چھوڑا۔

اس وقت شرجیل کے منادی نے آواز دی۔ کہ جو شخص سلمہ کا سر کاٹ کر
 لائیچامین اسے سوادنٹ دوں گا۔ اس پر سلمہ کے منادی نے ندا دی کہ
 جو شرجیل کا سر لیکر آئے گا میں بھی اسے سوادنٹ دوں گا۔ اس سے لڑائی
 اور بھی جوش سے ہونے لگی۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے ان دونوں
 میں سے ایک کو جا کر مار لے۔ اور سوادنٹ کا انعام لے۔ شام کے
 وقت تغلب اور سلمہ کو غلبہ ہو گیا۔ اور شرجیل شکست کھا کر بھاگا۔ اور دلدل

نے اوسکا پیچھا کیا۔ اس پر شرجیل نے منہ پھیرا۔ اور اوس کے کہنے پر ایک
 تلوار ماری جس سے اوس کے پانوں کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ذوالسنینہ کی ہاں
 کا بیٹا ابو خض و ہاں موجود تھا اوس نے اپنے بھائی سے کہا۔ کہ اس نے تو
 مجھے مار ڈالا۔ اور ذوالسنینہ مر گیا۔ ابو خض نے شرجیل سے کہا اگر میں تجھے
 مار نہ ڈالوں۔ تو خدا مجھے موت دے۔ اور وہ پہلے مر گیا اور اسے جاگھیرا۔ شرجیل نے کہا
 ابو خض دودہ دودہ یعنی مین دیت مین بہت جانور دونا۔ جو تجھے دودہ دے
 ابو خض نے کہا دودہ تو مین نے بہت بڑو دیا ہے۔ اوسکی مین کیا پروا کرتا
 ہوں۔ شرجیل نے پھر کہا ابو خض کیا ایک بازاری آدمی کے عوض
 پادشاہ کو مارتا ہے۔ ابو خض نے کہا میرا بھائی بھی میکے لئے پادشاہ تھا
 اور اوس کے برچھا مار کر گھوڑے سے گرا دیا۔ اور گھوڑے سے اتر کر
 اوس کا سر کاٹا۔ اور اپنے بھتیجے کے ہاتھ اوسے سلمہ کے پاس بھیجا جب اوس
 شرجیل کا سر لا کر سلمہ کے سامنے ڈالا۔ تو اوس نے لانیوالے سے کہا۔
 کیا اچھا ہوتا جو تو اوسے آہنگی سے ڈالتا۔ اور سلمہ کے چہرہ پر ندامت
 کے آثار نمودار ہو گئے۔ اور اسے سخت رنج ہوا۔ جس سے ابو خض
 اوس کے پاس بھاگ گیا۔ پھر سلمہ نے یہ سیکھر۔

فَمَا لَكَ لَا تَجْتُمِعُ إِلَى الثَّوَابِ

أَلَا أَبْلُغُ أَبَا خَضٍّ رَسُولًا

اسے قاصد تو ابو خض کو جا کر یہ پیغام پہونچا دے۔ کہ تو اپنا انعام لینے کیوں نہیں آتا۔

قَتِيلٌ بَيْنَ أَجْحَارِ الْكَلَابِ

تَعْلَمُونَ خَيْرًا لِّلنَّاسِ طَرًّا

تا کہ اگر تو آئے تو مجھے معلوم ہو جاے کہ کلاب کے پہرون میں جو شخص مارا گیا ہو۔ وہ تمام آدمیوں کا چھا ہے

تَلَا عَتْ حَوْلَهُ جِثْمُ بْنُ بَكْرٍ وَأَسْلَمَ جَعَا سَيْسُ الْبَابِ

اوس کے گرد اگر جِثْمُ بْنُ بَكْرٍ جمع ہوئے تھے۔ اور اوسے رہا کے ارادہ لے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

۶۴۔ ابوشح کا جواب اور اس کا جواب ابوشح نے اس طرح دیا۔

أَحْذَرُ أَنْ أَجْبِيكَ تَوْحْتُوْا جَاءَ إِلَيْكَ يَوْمَ ضُبَيْعَاتٍ

مجھے یہ ہراس ہے کہ تو نے میری تائید کی ہوگی۔ لیکن تو اس کی تائید نہ کرے گا۔ میرے پاس آج کے دن ضُبَيْعَاتٍ کے واقعہ میں آئے تھے۔

وَكُنْتَ غَدْرًا شَنْعَاءَ تَمْفُوْا تَقْلُدُهَا أَبُوكَ إِلَى الْمَمَاتِ

تو نے غدر کیا اور شہرت کی خاطر تیرے باپ کی پیروی کی۔ اور بڑی لغزش کا کام کیا جس کی بڑی کاہلی تیرے باپ نے مردہ تک گلی میں ڈالے رہا۔

اس ضُبَيْعَاتٍ کے واقعہ کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث کا ایک بیٹا تھا جو تمیم اور بکر بن اسر ضلع کے واسطے گیا ہوا تھا وہاں دودہ وہ پیا کرتا اور ریش پاتا تھا۔ لیکن اوس کے سانپ نے کاٹ کہا یا اور وہ مر گیا۔ حارث نے اس کو تمیم کے پچاس آدمی لئے اور ایسے ہی پچاس آدمی بکر کے لئے۔ اور انھیں قتل کر ڈالا۔ اور اپنے بیٹے کے مرجانے کا بدلہ اوس سے لے لیا۔

۶۵۔ شرجیل کے اہل دیار۔ جب شرجیل مارا گیا۔ تو بنی زید منہا بن تمیم اوس کے

کو بنی تمیم کا بچانا اور۔ اہل دیار کی حمایت کے واسطے اٹھ کھڑے ہوئے۔

معدی کرب کا مرثیہ۔ اور ان کی حفاظت کرنے لگے۔ اور لوگوں سے بچا کر

ادھن اور ان کی قوم اور امن میں پہنچا دیا۔ اور جب یہ خبر اوس کے بھائی

معدی کرب کو پہنچی جسے غلغا بھی کہتے تھے۔ تو اوس نے یہ مرثیہ کہا۔

إِنْ جَبْنُ عَنِ الْفَرَا شَلْنَا بِي كَيْفَ فِي الْأَسِيرِ فَوْقَ الظَّرَابِ

میرا پلو منہ سے مدد پوچھ رہا ہے اور اوس میں بیل ہیں ہوتا ہے۔ میرا اور میری ایک دوسرے سے میں نہیں کہتا ہے یعنی بھاری آرام اور تفریح کی جگہ ہے اور قید ہے آرامی اور سچ کا مقام ہے یعنی میرے پہلو کو تیرے پر آرام نہیں ملتا۔

ٹھیک اسی طرح سے جیسے کسی تیدی کو پہلا سی پر جو بڑی تفریح کی جگہ ہوتی ہے آرام نہیں آتا۔

مِنْ حَدِيثٍ نَمَى إِلَيْهِمَا تَرْتِ قَاعَيْنِي وَلَا أَسْنَعُ شَرَابِي

جو خبر کہ چھکو چھو گئی ہو اوس کی میری آنکھ سے آنسو نہیں بہتے۔ اور جو شراب میں پیتا ہوں اوس پر ہضم نہیں کر سکتا ہوں

مُرَّةٌ كَالذَّعَافِ اَكْمَهَا النَّاسُ عَلَى حَرَمَلَةٍ كَالشَّهَابِ

جو سہم قاتل کی طرح کڑوی ہو۔ اور جسے لوگوں نے انگڑ کی طرح کی گرم راگہ پر (پکا کر بوتلوں میں) بھرا ہے

مَنْ شَرَّحِيلٍ اذْ تَعَاوَسَ الْاَزْ مَاخٌ مِنْ بَعْدِ لَذَّةِ وَشَبَابِ

وہ خبر یہ ہے۔ کہ شر حیل کو زندگانی کے لذت اور فوجانی کے آغاز کے بعد نیز وں نے اوجک لیا۔ یعنی بالگیا

يَا ابْنَ اُمِّیْ وَلَوْ شَهِدْتُ لَفَاذِ بَدَلْ عَوْتِمَا وَاَنْتَ غَيْرُ حَجَابِ

اے میری ماں کے بیٹو۔ کیا اچھا ہوتا جو میں تیرے پاس دوست ہوتا میں وقت کہ تو تم کو چکا رہا تھا اور کوئی تیری بات نہیں سنتا تھا

تَوَطَّاعَتْ مِنْ وِرَائِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الرَّحْبَ اَوْ يَبْرُثِيَابِي

اوتو میں تیرے پیچھے پیچھے نکلیں بازو ہستی وقت تک کہ کو جا تا کہ میدان جنگ یا تو اتنا پہنچ جاتا کہ تل ہو جاتا اور سیر کرے اور تلے جاتا

اَحْسَنْتَ وَاَتْلُ وَعَادَتْهَا الْاِحْسَانُ بِالْحَبْوِ يَوْمَ ضَرْبِ الرِّقَابِ

بہی و اہل نے خوب کام کیا اور جب کبھی گردن مار نکادے ہوتا جو تو اوس وقت اچھی طرح حمایت کرنا اور کئی عادت بہت۔

يَوْمَ فَرَرْتُ مِنْ قَوْمِيْمٍ وَوَلْتُ خِيَالَهُمْ يَتَقِنُّ بِالْاَذْنَابِ

اوس روز کہ جب میں قومی سے بھاگنے اور ان کے کھوٹے پیچھے پیچ کر چلتے تھی۔ اور دھون سے اپنا بچاؤ کرتے جاتے تھے

یہ بڑا لہنا مرثیہ ہے۔ پہر تغلب نے سلمہ کو اپنے پاس سے نکال دیا۔ اور وہ جا کر بکر بن

وایل میں پناہ گیر ہوا۔ اور اودن میں ملیا۔ اور تغلب منذر امر القیس لہجی سے جاملے۔

اور ہ کی اول لڑائی

۶۶۔ سلیم تغلب کے پاس سے

بکر کے پاس جانا اور منذر کی بکر پر یہ واقعہ منذر بن امر القیس اور بکر بن وایل کے درمیان ہوا

جزائی اور اوارہ پر اور فتح کرنا

اس کا سبب یہ تھا۔ کہ جب ثعلبہؓ نے سلمہ بن الحارث کو نکال دیا۔ تو وہ حبشہ کے پہلے
 ذکر کیا بکر بن دائل کے پاس چلا گیا۔ جب وہ بکر بن دائل کے پاس گیا۔ تو وہ لوگ
 اس کے مطیع ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور کہا ہم تیرے سوا اور کسی
 اپنا پادشاہ نہیں بناتے۔ پھر منذر نے اون کے پاس آدمی بھیجے۔ اور انھیں
 اپنی اطاعت کے واسطے کہا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس واسطے منذر نے
 قسم کھائی کہ وہ اون پر چڑھائی کریگا۔ اور اگر فتح ہوئی۔ تو انھیں قلعہ کوہ ادرہ
 پر اس قدر فوج کرے گا۔ کہ اس کے نیچے تک اون کا خون بہہ جائے اور
 لشکر لیکر اون کی طرف چلا۔ ادرہ پر مقابلہ ہوا۔ اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی
 اور بکر کو شکست ہو کر لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ اور یزید بن شرجیل الکندی قید ہوا۔
 منذر نے اسے قتل کرا دیا۔ اور میدان جنگ میں بھی کثر سے لوگ مارے گئے
 اور منذر نے بکر کے لوگ بھی بہت قید کر لئے۔ اور انھیں کوہ ادرہ پر فوج کرایا
 لیکن اون کا خون جم گیا۔ اس واسطے اس کے آدمیوں نے اس سے عرض کیا
 کہ حضو۔ اگر تمام روئے زمین کے بنی بکر کو بھی فوج کر ڈالیں گے۔ تب بھی
 اون کا خون تو زمین تک بہہ کر نہ جائیگا۔ ہاں البتہ ایک صورت ہے کہ اس
 خون پر پانی ڈالا جائے۔ تو نیچے تک جاسکے گا اس نے کہا اچھا پانی ڈالو۔
 جب پانی ڈالا گیا تو خون امن کوہ تک بہہ کر چلا گیا۔ اور غورتون کو آگ میں
 جلوادیا۔ ایک شخص قیس بن ثعلبہ کا منذر کے پاس بھی رہا کرتا تھا۔ اور اس کا
 دوست تھا۔ اس نے باقی بکر کے لونڈی غلاموں کے واسطے سفارش کی
 اس واسطے منذر نے انھیں آزاد کر دیا۔ چنانچہ اعشی اس قیس کے سبب سے

فخر کرتا ہے جس نے بکر کی مندر سے سفارش کی تھی۔

وَمِنَّا الَّذِي آتَاهُ بِالْجَمْعِ رَبُّهُ عَلَىٰ فَاخَتِهِ وَلِلْمَلُوكِ هَبَاتُهَا

اور ہم میں ہی وہ شخص بھی جو کہ جسے جمع کے غلام بنان کے مالک نے ہوجھ کر بادشاہ بخشین کیا ہی کہتے ہیں اوس کے استاد پیر

سبایا بنی شیبان زیوم وارثہ علی النار اذ تجالِبہ فِتْنَاتُهَا

بنی شیبان کے اور ان سبایا کو جو اوارہ کے دن پکڑے گئے تھے ایسے وقت میں اوسے عطا کر دیا جب کہ بنی شیبان کے جوان جو ان لڑکیاں آگ میں دھان دہانی اور جھلائی جا رہی تھیں

اوارہ کی دوسری لڑائی

۶۷ عمرو بن المنذر اللخمی نے ایک اپنا بیٹا اسعد نام زرارہ بن

بیٹے کو سوید کا قتل کرنا اور بنی عدس النہتمی کے پاس پرورش کے لئے بھیج دیا تھا۔ جب وہ

ملقط الطائی کا ابن المنذر کو جوان ہوا۔ تو ایک مرتبہ ایک موٹی اونٹنی اوس کے سامنے

زرارہ کے برخلاف بھڑکانا سے ہو کر گزری۔ اوس نے کھیلتے کھیلتے اوس کے

نتہنوں میں تیر مار دیا اس پر اونٹنی والے نے جس کا نام سوید تھا اور جو بنی

عبداللہ بن دارم النہتمی کے قبیلہ سے تھا اسعد کو مار ڈالا۔ اور بھاگ کر مکہ

میں چلا گیا۔ اور قریش سے محالفہ کر لیا۔

عمرو بن المنذر اس سے پیشتر تاخت و تاراج کے لئے نکلا تھا۔ اور اوقت

زرارہ بھی اوس کے ساتھ تھا۔ لیکن عمرو کو کہیں کامیابی نہ ہوئی۔ اور بغیر

غنیمت کے لوٹنا پڑا۔ جب وہ کوہستان بنی طے میں آیا۔ تو زرارہ نے

اوس سے کہا حضور پادشاہ جب تاخت و تاراج کے لئے جاتے ہیں۔ تو

بے نیل مرام واپس نہیں ہو کرتے۔ اس لئے چاہئے کہ آپٹے پر حملہ کیجئے

آپ اودن کے قریب پھونچ گئے ہیں۔ اس واسطے عمرو اودن کی طرف جھکا۔ اور اودھین قتل و قید کیا اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس سے ملے کے دلون مین زرارہ کی طرف سے بچ پڑ گیا۔ جب سوید نے اسعد کو قتل کر دیا اور زرارہ اوسوقت عمرو کے پاس تھا۔ تو عمرو بن لفظ الطائی نے عمرو بن المنذر کو زرارہ کے برخلاف بٹکانے کے لئے یہ کہا۔

مَنْ بَلَغَ عَمْرًا بَانَ
المرء لو يخلق صباراً

کوئی شخص ایسا ہے جو عمرو سے جا کر بھڑکے کہ آدمی کو بھی بھڑکنا تو نہیں کہ اسکا بیٹا مارا جائے اور اسکا انتقام نہ لے لے پڑا

هَذَا بَعْجُ زَارَةَ أُمِّهِ
بالسفر اسفل من أوارته

یہاں اوارہ پہاڑ کے نیچے میدان مین زرارہ اپنی مان کی گاند کا بچہ موجود ہے۔

فَاقْتُلْ زَارَةَ لَا أَرَى
في القوم أوفى من زراراً

اس لئے تو زرارہ کو مار ڈال اوسکی قوم مین زرارہ سے بڑھ کر کوئی قابل انتقام نہیں ہے۔

عمرو بن المنذر نے کہا زرارہ ابن لفظ کے جواب مین تو کیا کہتا ہے۔ کہا وہ جھوٹا ہے مین تیسے بیٹے کے قتل کا مجرم نہیں ہوں تو جانتا ہے کہ طعی بھڑکے سے کیسی عداوت کرتے ہیں۔ عمرو بن المنذر نے کہا تو سچا ہے۔

۶۸ زرارہ کا مرناد اور عمرو بن عمرو کا طعی پر جب کہ اپنی قوم مین چلا گیا۔ اور چند روز کے بعد مر یض ہو کر جب طریقوں کو قتل کرنا۔ مرنے لگا۔ تو اپنے بیٹے حاجب سے کہا۔ میرے غلام جو نبی

ہنشل مین ہیں اودھین تو لے لے۔ اور اپنے بھتیجے عمرو بن عمرو سے کہا۔ کہ عمرو بن لفظ کی تو خبر لینا۔ اوس نے پادشاہ کو میرے برخلاف بھڑکایا تھا۔ عمرو

بن عمرو نے کہا۔ چچا جان آپ نے تو مجھے اوس سے بھڑایا۔ جو بہت دور اور بڑی شوکت و قوت والا ہے پھر جب زرارہ مر گیا۔ تو عمرو بن عمرو نے تیار سی کی۔ اور آدمیوں کو جمع کیا۔ اور طے پر روانہ ہوا۔ اور دو طریقوں طریق بن مالک اور طریق بن عمرو کو مارا۔ اور ملاقات کو بھی قتل کیا۔ چنانچہ علقمہ بن عبیدہ اس باب میں کہتا ہے۔

وَمِنْ خِزَالِنَا مِنْ صَرِيَّةٍ خَلَيْنَا جُنُبَهَا حَدَّ الْأَكَامِ قَطَا

ہم اپنے خیل کو ضریہ مقام سے لے گئے اور ادھنیں بجاتے ہوئے۔ ایک طرف کو غول غول کر کے پہاڑیوں کے سطلے گئے

أَصْبْنَا الطَّرِيفَ الطَّرِيفِينَ مَالِكًا وَكَانَ شِفَاءً لَوْ أَصْبْنَا الْمَلَا قَطَا

اور وہاں ہم نے طریق بن عمرو اور طریق بن مالک کو قتل کیا اگر ہم کو ملا قطل جانتے تو ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا اور ہم ادھنیں بھی قتل کرتے

۶۹ ابن المنذر کا تیم کو جب عمرو بن المنذر نے زرارہ کی وفات کا حال سنا۔ تو اوس نے

قتل کرنا اور زحمتی بنا کر قتل بنی دارم پر چڑھائی کی۔ اور یہ قسم کہا لی۔ کہ وہ کسی سو آدمی قتل کرونگا وہ

ادن کی جستجو میں کوہ اورہ تک چلا گیا۔ مگر دارم کو اس کے تاخت کی خبر مل گئی تھی

اس لئے وہ ادھر ادھر متفرق ہو گئے تھے۔ عمرو بن المنذر وہاں جا کر ٹھہر گیا۔

اور اپنی فوجیں ادھر ادھر بھیجیں۔ اور دارم کے ننانوے آدمی پکڑے آئے۔

یہ لوگ ادن لوگوں کے سوا تھے جو غارت کے وقت قتل ہو گئے تھے۔ عمرو بن المنذر

نے ادھنیں قتل کرا دیا۔ اسی میں کہیں ایک شخص براجم میں سے جو شعر کہا

کرتا تھا پادشاہ کی تعریف کرنے کی غرض سے وہاں آ گیا۔ عمرو بن المنذر نے

ادسے بھی قتل کرنے کے واسطے پکڑ لیا۔ تاکہ پورے سو ہو جائیں۔ پھر ادسے کہا

اِنَّ الشَّقَّ وَافِدًا لِّبِرَاجِمٍ

(یہ یثقی براجم کا وادہ ہے) اب یہ بات ایک مسئل ہو گئی ہے۔ اور گفتگو میں بولی جاتی ہے

یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ابن المنذر نے اون کے جلا دینے کی نذر مانی تھی۔ اس واسطے
اوسکا لقب محرق (جلانے والا) ہو گیا تھا۔ چنانچہ ننانوے آدمی تو اوس نے
جلادے تھے۔ اسی میں براجم کا ایک آدمی ادھر سے گزرا اور گوشت کے جلنے
کی بوسوگمہ کر یہ سمجھا۔ کہ بادشاہ نے کہا نا پکوا یا ہے۔ اس واسطے وہ بادشاہ کی طرف
آیا اوس نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا حضور میں براجم کا وادہ (یعنی ابلیسی) ہوں۔
ابن المنذر نے کہا **إِنَّ الشَّقَّ وَافِدُ الْبَرِّ** اجم پھر اوسے بھی آگ میں
ڈلوادیا۔ چنانچہ جریر فرزدق سے کہتا ہے۔

أَيْنَ الدِّينِ بِنَا عَمْرٍ أُحْرِقُوا | أُمَّا إِنْ أَسْعَدُ فَيَكُونُ الْمُسْتَزْعُجُ

کہاں میں وہ جو عمر کی آگ میں جلا دے گئے تھے۔ اور کہاں ہے اسد جو تمہارے درمیان پرورش پاتا تھا

۴۰ بنی یثیم اور فریش کی یہ برجمی جو کہانے کی طمع میں آکر مارا گیا تھا اوس سے
شرم دلانے والی باتیں بنی یثیم کو ایسی عار پیدا ہوئی کہ جب اکل کا ذکر ہوتا تو اوس سے
جھڑتے اور شرم کھاتے تھے۔ چنانچہ اون میں سے ایک شخص کہتا ہے۔

إِذَا أَمَامَاتٍ مَيِّتٌ مَرْتَمٍ | فَسَرُّكَ أَنْ يَعْشِيَنَّ فَجْنٌ بَرَادٍ

جب کبھی کوئی یثیم مرتے تو مجھے اس کے سننے سے خوشی ہوگی کہ وہ جی جائے۔ اور اوس کے کہانے کے واسطے

بَخْبَزْ أَوْ لَحْمٍ أَوْ بَتْنٍ | أَوِ الشَّرِّ الْمُلَفَّفِ فِي الْبُحَادِ

روٹی گوشت یا بھجور یا کوئی شے کل میں لپیٹی ہوئی کوئی لاؤ۔ یعنی مرنے کے بعد بھی اون سے اکل کی حرص نہیں جاتی

تَرَاهُ يَنْقَبُ الْبَطْنُ حَوْلًا | لِيَاكُلَ رَأْسَ قِمَانٍ بَعَادٍ

تیبی کہانے کا ایسا لالچی ہوتا ہے کہ تھان میں دکان و صند یا ہزار برس ہو گیا ہو۔ سزا لکھ کر بائیس لکھ لپیٹ کر کھا کر برس ہزار کہہ دیتا ہوگا

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اخف بن قیس حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے تھے۔ حضرت معاویہ نے اون سے پوچھا۔ کہو ابو بھر یہ کمل میں لپٹی ہوئی کیا شے ہے۔ اخف نے کہا امیر المومنین یہ سخینہ ہے (جو ایک قسم کا آتش ہے کہ آٹے اور روغن یا آٹے اور خرما سے تیار کیا جاتا ہے) سخینہ ایسا کھانا ہے کہ جس سے قریش کو اسی طرح عار ہے جیسے تمیم کو عطف فی الجہاد رکمل میں لپٹی ہوئی شے سے) ہر۔ را دسی کہتا ہے۔ کہ حضرت معاویہ اور اخف زیادہ صاحب وقار آدمی مزاج کر نیوالے کہیں نہیں دیکھے گئے۔

زہیر بن جذیمہ اور خالد بن جعفر بن کلاب اور حارث بن ظالم المرسی قاتل اور سر جان کی لڑائی۔

۱۔ زہیر کے بیٹے شاس زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن الحارث رباح غنوی کا مارڈالنا اور بن قطیعہ بن عابس غنسی تھا۔ اور یہ ہی زہیر بن ربیعہ بن زہیر بن حرب و احس وغیرہ کا باپ اور قیس عیلان کا سید تھا۔ غنویوں کی حمایت کرنا۔ پادشاہ حیرہ نے جس کا نام نعمان بن امر القیس تھا اور نعمان منذر کا دادا تھا اسکی شرافت اور سیادت کے سبب اس کو ازواج کا رشتہ کر لیا تھا۔ اور اپنی بیٹی اسے دیدی تھی۔

پچھلے سال نے زہیر کے پاس کسی کو بھیجا۔ اور اس کے کسی بیٹے کو بلایا۔ زہیر نے اپنے بیٹے شاس کو اس کے پاس بھیجا جو سب سے چھوٹا تھا نعمان نے اسکی بڑی خاطر تواضع کی۔ اور جب وہ لوٹنے لگا۔ تو اس

اچھی خلعت اور نفیس نفیس چیزیں عطا کیں۔ شائش و مان سے اپنی قوم کی طرف چلا
 اور غنی ابن اعصر کے ایک چشمہ تک پہنچا و مان اسے رباح بن المال الغوی
 نے مار ڈالا۔ اور اس کا مال و اسباب چھین لیا۔ اس غنوی کو یہ نہیں معلوم
 تھا کہ وہ کون ہے۔ لوگوں نے زہیر سے آکر بیان کیا۔ کہ شائش پادشاہ کے
 پاس سے آیا تھا۔ اور اس کی جو اخیر خبر ملی ہے وہ غنی کے چشمہ تک ملی ہے
 اس واسطے زہیر دیار غنی کی طرف روانہ ہوا۔ یہ لوگ بنی عامر بن صعصعہ کے
 حلیف تھے۔ وہ اس کے پاس آکر فراہم ہوئے۔ اور زہیر نے اس سے
 اپنے بیٹے کا حال پوچھا۔ ادھون نے قسم کھائی۔ کہ ہمیں اس کا حال کچھ بھی
 معلوم نہیں۔ زہیر نے کہا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ جہون نے اسے مارا ہے
 ابو عامر نے کہا۔ پھر تو ہم سے کیا چاہتا ہے۔ زہیر نے کہا۔ میں تین باتوں میں
 ایک بات چاہتا ہوں یا تو تم میرے بیٹے کو زندہ کر دو۔ یا مجھے غنی کو دیدو
 اور میں ادھون کو قتل کر ڈالوں۔ اور اپنے بیٹے کا انتقام ادا کر دوں
 اور یہ نہیں تو تیرے بات لڑائی ہے۔ جو ہم تم میں جب تک ہم تم میں باقی رہے گی
 ادھون نے کہا اس میں تو تو نے ہمارے لئے کوئی مخرج ہی نہ چھوڑا۔ تیرے
 بیٹے کا زندہ کرنا تو بجز اللہ کے اور کسی کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔ رہا
 غنی کو تیرے حوالہ کر دینا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی حفاظت اسی طرح
 کرتے ہیں جیسے احرا کیا کرتے ہیں۔ اب رہی لڑائی ہمارے تمہارے درمیان
 سو اس کی نسبت واللہ ہم تیری رضامندی چاہتے ہیں اور تیری رنجیدگی
 کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن اگر تو چاہے تو ہم دیت دینے کو موجود ہیں اور اگر

اگر کلاب نہ ہوتے تو میں غنی کو غلام اور سوائی بنا کر اپنے دل کی مراد پوری کر لیتا

لیکن عالمیوں کی عصیت اپنے ادنیٰ حایت کی جرتانہ میں اینچھوٹے چھوٹے بیکانوں کو کہو یا پاکستان اور اس سخرش خرم تہذیب

اور جو میدان جنگ میں آتش جنگ کے بھڑکانیوں کے اوتھواروں کے سونے والے ہیں اور جو بھائی عزیز ہیں شمعوں کا اور نہیں ہیں

اگرچہ در لوگوں کا میدان خالی ہو جا تو ہو جا مگر وہ اپنی شرافت کے سبب سے دارالحفاظا یعنی میدان جنگ میں قائم و ثابت قدم رہتے ہیں۔

ذریعے شاس کے قائل کا پتا لگا کر ایسا نسب کسی کو نہ بتائے۔ اور اسے موٹے موٹے

اور نبی عیسا اور نبی عامر کی لڑائی

بدلے گوشت بیچ آئے۔ اور اوس کے بیٹے کا حال دریافت کرے۔ پھر یہ عورت غنی میں گئی۔ اور جو زہیہ نے حکم کیا تھا وہ ہی کیا۔ اور ہوتے ہوتے رباح بن الاہل کی عورت تک بچھو پئی۔ اور اوس سے کہا میں نے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا ہے اس واسطے گوشت کے عوض میں خوشبو مول لینے آئی ہوں۔ رباح کی بی بی نے اوست عطر دیا۔ اور کہا کہ میرے شوہر نے شاس کو قتل کیا تھا پھر یہ عورت لوگر زہیہ کے پاس آئی۔ اور اوست سب حال بتا دیا۔ اس واسطے زہیہ نے اپنے سوار جمع کئے اور غنی پر تاخت و تاراج اور قتل کرنا شروع کیا۔ اور اودن میں کے بہت کثرت سے لوگ مار ڈالے۔ اور بنی عبس اور بنی عامرین لڑائی ہونے لگی اور شر و فساد بہت پھیل گیا۔

۳۷ ہوازن کا زہیر کے پھر زہیر اپنے اہل و عیال کو لیکر شہر حرام میں میلہ عکاظہ برخلات خالد سے ملنا اور تھیں میں آیا۔ اور ولان اوسکی اور خالد بن جعفر بن کلاب کی ملاقات ہوئی۔ خالد نے اوس سے کہا کہ زہیر تو نے ہمارے ساتھ بہت کچھ فساد کر رکھا ہے زہیہ نے کہا جب تک مجھ میں انتقام لینے کی طاقت ہے اس شر و فساد کا کبھی انقطاع نہ ہوگا۔

ہوازن کا یہ دستور تھا کہ اس میلہ عکاظہ میں وہ زہیر بن جذیمہ کو ہر سال اناؤ (خراج) دیا کرتے تھے۔ اور وہ اودن پر ظلم کرتا تھا اور ہوازن کو اوسکی طرف سے بڑا رنج تھا۔ اور اوس کے دشمن ہو رہے تھے۔ پھر خالد اور زہیر اپنی اپنی قوموں کی طرف چلے آئے۔ اور خالد جلدی سے بلاد ہوازن میں گیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور زہیر سے لڑنے کے واسطے اوسنہیں بلایا۔ سب نے تیاری کی۔

اور زہیر کی لڑائی کے واسطے نکلے۔ اور وہ اپنے راستہ سے جا رہا تھا اور رفتہ رفتہ وہ بلاد ہوازن کے قریب پھونچا۔ اور دہان ٹھہرا۔
یہاں اوس کے بیٹے قیس نے اوس سے کہا۔ کہ یہاں سے تو بہین نکال لے چل۔ کیونکہ یہاں ہم دشمن کے بہت قریب ہیں۔ زہیر نے کہا اے ڈرپوک تو مجھے ہوازن سے ڈراتا ہے۔ اور اوس سے بچنے کو کہتا ہے مین لوگوں کے حال خوب جانتا ہوں۔ اوس کے بیٹے نے کہا یہ واہیات تو تو جھوٹ دے۔ میری بات مان اور بہین یہاں سے لے چل۔ مین اونکی عادت سے ڈرتا ہوں۔

تماضر شرید بن رباح بن لفیظہ بن عصبہ السلیمہ کی بیٹی زہیر کی ام ولد تھی اور اسکے بھائی نے کسی کا خون کر دیا تھا۔ اور بنی عامر میں چلا گیا تھا۔ اور اوس میں رہا کرتا تھا۔ اوسے خالد نے جاسوس بنا کر بھیجا۔ کہ زہیر کی خبر لائے۔ وہ یہاں بنی عبس کے مقام میں آیا۔ قبیس بن زہیر کو اوسکا حال معلوم ہوا۔ تو اوس نے اور زہیر نے چاہا کہ اوسے باندہ لین۔ اور اوس نے اپنے پاس رکھین کہ ہوازن کے علاقہ سے نہ نکل جائیں۔ مگر اوسکی بہن نے نہ مانا۔ اور انہوں نے اوس سے عہد و پیمان لے لئے کہ اذکا حال کسی سے جا کر نہ کہے۔ اور اوسے جھوٹ دیا۔ پھر وہ خالد کے پاس گیا۔ اور ایک دختر کے پاس کھڑا ہو کر اوس سے سارا حال کہہ دیا (یعنی اپنی قسم کے سبب سے یہ حال کسی آدمی سے مخاطب ہو کر نہ کہا۔ بلکہ اس طرح درخت سے لکڑی نکھین سنا دیا)۔

۷۴ خالد کا ہوازن کو پھر خالد اور اوس کے ساتھی سوار ہوئے۔ اور زہیر کی طرف لیکر زہیر پر آنا اور اوس کی کٹنا چلے۔ جو اوس سے کچھ بہت دور نہ تھا۔ فریقین میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ اور خالد اور زہیر بذات خاص ایک دوسرے کے مقابل ہو گئے۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔ پھر دونو ایک دوسرے سے چپٹ گئے۔ اور زمین پر گر پڑے۔ درقابن زہیر نے یہ دیکھ کر خالد پر حمل کیا اور اوس کے ایک تلوار ماری۔ مگر اوس نے خالد پر کچھ اثر نہ کیا۔ وہ دو زہرین پہنے ہوئے تھا جنہ بن البکا جو خالد کی عورت کا بیٹا تھا وہاں موجود تھا اوس نے زہیر کے چہیت کر تلوار ماری اور اوسے مار ڈالا اسوقت خالد کی اور اوس کی کشتی ہو رہی تھی۔ جب زہیر مارا گیا۔ تو خالد اوسے چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ اور ہوازن اپنے منازل کو چلے گئے۔ اور بنی زہیر نے اپنے باپ کو اٹھا لیا۔ اور اپنے بلا کو اوس کی لاش لے آئے۔ چنانچہ درقا بن زہیر اس باب میں کہتا ہے۔

رَأَيْتُ زَهْرًا تَحْتَ كَلِّ خَالِدٍ	فَأَقْبَلْتُ اسْتَعْمَلَ الْجَوْلُ أَبَادُ
جب میں نے زہیر کو خالد کے سینے کے تلے دیکھا۔ تو میں اوس عورت کی طرح چھٹا جس کا بیٹا کہو گیا ہو۔	
إِلَى بَطَالِيْنِ عِزٍّ كَانَتْ كَاهِنًا	يُرِيدُ بِأَيْسَ السِّيفِ وَالسِّفْنَادِ
اوس دونوں پہلوانوں کی طرف جو کشتی کر رہے تھے۔ زہیر چاہتا تھا کہ تلوار کا قبضہ کر لے۔ مگر وہ کر سکتے تھے	
فَسَأَلْتُ يَمِيْنِيْ يَوْمَ اضْرُخَالِدًا	وَمِنَعُمُ مِّنِيْ لِحْدِ الْمَظَاهِرِ
زہیر جب میں نے خالد پر وار کیا تو میرا ہاتھ شل پڑ گیا۔ اور اوس کی دوہری زرہ نے مجھ سے اوسے بچا دیا	
فِيَا لَيْتَ اَنْ قَبْلَ اَيَّامِ خَالِدٍ	وَقَبْلَ زَهْرٍ لَمْ تَلِدْ فِيْ مَاضٍ

اے نکاحی میری! اسی ندامت ہوئی کہ میں نہ جانتا تھا کہ خالد اور زہیر کے اس قصہ میں میری آن تافہ نہ ہو تو ابھی

لَهْرِي لَقَدْ شَرَحْتَنِي إِذْ وَلَدْتَنِي فَمَاذِ الَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ الشَّارِدَ

اے خضر جب تونے مجھ کو جنم دیا تو اس وقت میرے سب سے بڑے لوگوں نے بتائی تھی۔ لیکن کیا بات تھی کہ ان بتائی ہوئی باتوں کی بنا پر مجھ کو کفر سے پہنچا

فَلَا يَدُ غَنِيٍّ قَعْمِي صَرْحًا جُرَّةَ لَنْ كُنْتُ مَقْتُولًا وَسِلْمٌ عَلِيًّا

اب اگر میں مارا گیا اور عام سلامت نہ آگئے تو مجھے میری قوم میں اور نجیب بنی کا بیٹا نہ بھارے گی

فَطَرْخَالًا زَكْنِي سَطِيعَ طَيْرَةٍ وَلَا تَقْعَنَّ إِلَّا وَقَلْبُكَ خَمَلٌ

اے خالہ اب تجھ سے اڑا جاے تو بہت جلد اڑ جا۔ اور جیسے ہرگز نہ اترے۔ ان ہن او سو وقت کہ تیرا دل پر خندہ

أَتَيْتُكَ الْمَنِيَا إِزْبَقِيَتْ بَصَرَتِي تَفَارَقُمْنَاهَا الْعَيْشُ وَالْمَوْتُ حَاضِرٌ

اگر میں زندہ رہا۔ تو یاد رکھ کہ ایک ہی ضرب میں تجھ پر موت آ حاضر ہوگی۔ اور اس سے تیرا عیش سب سے بڑھ جاتا ہے

أَوْ خَالِدٌ نَفْسِي جُزْءٌ بِهَرِّ كَوْتِلٍ كَرِيًّا أَوْ سَے اپنا احسان ہوا زن پر تجا نیکی لڑیہ کہا ہے

أَبْلَغُ هَوَا زَكْفٍ تَكْفُرُ عِبَادَ اعْتَقَمْتُمْ قُتُولَ الدَّوَا أَحْرَارًا

ہوا زن کے جا کر کڑھ کر دیا۔ کیوں نہ شکر کریں کہ میں نے قوا وغنیں زہیر سے چڑھایا جس سے کہ ان کے آزاد نیکی پیدا ہوگا

وَقَتْلَتْ رَحْمَتُ زَهْدٍ أَعْدَدَ جَدَّ الْعَتُوفِ أَكْثَرَ الْأَوْتَارِ

اور میں نے ہی ہوا زن کے خداوند زہیر کو قتل کیا۔ جس نے اونکی ناک میں اور کثر سے خون بہاؤں سے انتقام لے لے گا

وَجَعَلَتْ مَهْرَ سَاهِيٍّ وَدِيَّا هُوَ عَقْلُ الْمُلُوكِ هَجَانًا وَبِكَارًا

اور میں نے اونکی عورتوں کو ہوا زن کی دیتیں ہوا زن کی عورتوں کی دیتیں کر دی ہیں۔ کہ ان میں سے سیدہ نے ہوا زن کو جان و نینا ملی ہیں

۷۵ خالہ کا نغان کے چونکہ زہیر غطفان کا سیدہ تھا۔ اس واسطے خالہ نے جانا کہ

پاس جا کر پناہ گیر ہونا اور چاہے غطفان اپنے سید کے سبب سے اس کو زندہ نہ چھوڑینگے

کا وہاں جا کر اسے قتل کرنا وہ نغان بن امرء القیس کے پاس حیرہ کو چلا گیا۔ اور اس سے پناہ کی درخواست کی۔ نغان نے اسے قبول کیا۔ اور اس کے واسطے

تظیماً ایک قبہ نصب کرادیا۔ ادھر نبی زہیر ہوازن سے اپنا انتقام لینے کے لئے
جمع ہوئے۔ اسپر حارث ابن ظالم المری نے کہا مجھے تم لوگ لڑائی میں مت شامل
کرد۔ اس کے عوض میں جاتا ہوں۔ اور خالد بن جعفر کا کام تمام کئے دیتا ہوں۔
پھر حارث یہ کھکھر چلا۔ اور نغان کے پاس پہنچا۔ اور اس کے دربار میں حاضر ہوا
وہاں خالد بھی تھا۔ اور نغان اور خالد خرماکہا رہے تھے۔ نغان حارث کی طرف
متوجہ ہوا اور بات چیت کرنے لگا۔ خالد اس سے جل گیا۔ اور نغان سے کہا۔
حضور یہ وہ شخص ہے جس پر میں نے بہت ہی بڑا احسان کیا ہے۔ میں نے
زہیر کو مارا جو غطفان کا سید تھا۔ اب اس کے قتل کے بعد یہ غطفان کا سید
ہو گیا ہے۔ یہ اس پر میرا احسان ہے کہ میں نے اسے سید بنا دیا ہے۔ حارث نے
کہا۔ یہ احسان جو تو نے مجھ پر کیا ہے اس کا بدلہ میں تجھے جلدی دینگا۔ اور حارث کو
ایسا غصہ آیا کہ جب وہ خرماکہانے کے واسطے لیتا تھا تو اس کے ہاتھ غصہ سے
کھنٹے اور خرماء انگلیوں سے گر گر پڑتے تھے۔ عروہ نے یہ دیکھ کر اپنے بھائی خالد
سے کہا کہ تو نے جو اس سے یہ باتیں کیں اس سے تیرا کیا مطلب تھا۔ تو جانتا ہے
کہ وہ بڑا فٹاک اور قتال ہے۔ خالد نے کہا میں اس سے ذرہ بھی نہیں ڈرتا۔
وہ ایسا ڈرپوک ہے کہ اگر میں اسے سوتا ہوا بھی مل جاؤں تو وہ مجھ کو جگا بھی نہیں
پھر خالد اور اس کا بھائی دونوں اپنے قبہ کو چلے گئے۔ اور قبہ کے دروازہ
کو بند کر لیا۔ اور جب خالد سویا تو عروہ اس کی نگرانی کے واسطے اس کی بالین پر
بیٹھا رہا۔ جب رات ہوئی تو حارث خالد کی طرف چلا اور قبہ کے بند کاٹ کر اندر
گھس گیا۔ اور عروہ سے کہا کہ اگر تو نے آواز نکالا۔ تو میں تجھے مار ڈالوں گا۔

پھر خالد کو جگایا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس سے پوچھا مجھے جانتا ہے میں کون ہوں۔ کہا تو حارث شہے۔ کہا تو نے جو احسان کیا تھا اس کا بدلہ لے۔ اور اپنی تلوار معلوم سے ایک وار میں اسے قتل کر ڈالا۔ پھر قبہ سے نکل کر اپنی سائڈ پر سوار ہو کر چل دیا۔

پھر عروہ قبہ سے نکلا اور فریاد مچائی۔ اور نعمان کے دروازہ پر آیا۔ اور اس کے پاس جا کر سارا حال بیان کیا۔ نعمان نے کتنے ہی آدمی حارث کی تلاش میں بھیجے۔ مگر حارث کا پتا نہ ملا۔

حارث کہتا ہے۔ کہ جب میں دور چلا۔ تو مجھے اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں زہیر نہ بچ نہ گیا ہو۔ اسلئے پھر میں چپ کر اس کے پاس گیا۔ اور لوگوں میں نکر اس کے پاس بھونچا۔ اور ایک تلوار اس کے اور ماری۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر میں لوٹ آیا۔ اور اپنی قوم کے پاس جا پہنچا۔ اس دھوکے کے قتل پر عبداللہ بن جعدۃ الکلابی کہتا ہے۔

يَا حَارِثُ لَوْ نَهَيْتَهُ لَوْ جَدَّتْهُ ۖ لَا طَائِشًا رَعِشًا وَلَا مَغْزَا لَا

اے حارث تو نے خالد کو دھوکہ سے مارا۔ اگر تو بیدار کر دیتا تو تو اس سے غیر مستقل بزدل اور سست نہ پاتا

شَقَّتْ عَلَيْهِ الْجَعْفَرِيَّةَ جَنِيهَا ۖ جَزَعًا وَمَا تَبْكِي هُنَا وَضَلَا لَا

جعفریوں نے اسے گریان اور سکے سچ و غم میں بھاڑ ڈالے ہیں۔ اور ادھکا یہ رونا اور گریہ دزاری بجا بھی نہیں ہے

فَالْعَوَا أَبَا بَحْرٍ مِثْلَ حُجْرٍ ۖ حَرًّا يُحْسِبُ فِي الْقَنَاطَةِ هَلَا لَا

اے عوا ابے ابو بحر کی طرح حُجْر کی سیسا سا جو دھنیزہ کی لکڑی میں ہال کی طرح محوم ہوا چرسا د

فَلَنَقْتُلَنَّ بِحَالِيسٍ وَائِكُمْ ۖ وَلَجَعْلَ رَبِّطًا لِّوَيْثِ شَا لَا

خالد کے عوض بن ہم تیار دے اور بن کو قتل کر دیں گے۔ اور ظالم کو قتل کر کے ہم (اوستے) ایسا مال بنا دیں گے کہ ظالم کا عوض ایسا ملے گا

پھر اس کا جواب حارث نے اس طرح دیا ہے۔

تَا اللّٰہِ قَدْ بَنَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ رُخْوَالِیْدَیْنِ مُوَاخِلَیْنِ غَشَقَلَا

خدا کی قسم میں نے تو اسی جگہ یا تھا! اور سوچتے ہیں نہ دیکھا کہ اوس کے ہاتھ پیلے تھے ما اور دوسرا سہارا دھونڈتا تھا! اور ایک ہونے لگی تھی

فَعَلَوْتُهُ بِالسَّیْفِ اَضْرِبْ رَاسَهُ حَتّٰی اَضِلَّ سَلْحَهُ اَلَسْرَ بِالَا

جینے میں نے تلوار اوس کے سر پر مارنے کے لئے اٹھائی تو اوس نے اپنے باجھامہ میں ہتھ کر اوسے خراب کر دیا۔

۷۶ حارث کا بنی دارم نے پھر نعمان نے حارث کی تلاش شروع کی۔ کہ اوسے اپنے

پناہ گیر ہونا اور نعمان اور ہوازن جابر کے عوض میں قتل کر دے۔ اور ہوازن نے اس واسطے

اور عامر کا دارم پر جانا اور ایک اوسے دھونڈنا شروع کیا۔ کہ اپنے سید کے بدلہ اوسے

عورت کا زراہ کواد کی تفصیلی خبر مار ڈالیں۔ اس واسطے حارث بنی تیسیم میں چلا گیا۔ اور ضمیرہ

بن ضمیرہ بن جابر بن قطن بن ہنشل بن دارم سے استجارہ کیا۔ اوس نے نعمان

اور ہوازن دونوں کے مقابلہ میں اوسے پناہ دی۔ جب نعمان کو یہ معلوم ہوا تو

اوس نے بنی دارم کے واسطے ایک لشکر تیار کیا۔ اور اوس پر ابن النخسل التغلبی کو

سردار کیا۔ اس ابن النخس کے باپ کو حارث نے قتل کر دیا تھا۔ اس واسطے یہ اوسے

قتل کرنے کی تلاش میں تھا۔ پھر احوص بن جعفر خالد کے بھائی نے بنی عامر کو

جمع کیا۔ اور انھیں لیکر روانہ ہوا۔ پھر یہ لوگ اور نعمان کا لشکر اکٹھے ہو گئے۔

اور بنی دارم پر روانہ ہوئے۔

غرض جب یہ لوگ بنی دارم کے ایک قریب کے چشمہ پر پھونچے۔ تو انھوں

نے وہاں ایک عورت کو دیکھا جو کہنیاں توڑ رہی تھی۔ اور اوس کے ساتھ

ایک ادسکا اونٹ بھی تھا۔ اوسے غنی کے ایک مرد نے پکڑ لیا۔ اور اپنے پاس لے

جب رات ہوئی تو وہ سورا۔ اور یہ اٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی۔ اور چلی
اور صبح کو نبی وارم میں آگئی۔ اور اپنے سید زرارہ بن عدس کے پاس
پھونچی۔ اور اسے سارا قصہ سنایا۔ اور کہا کہ کل مجھے کچھ لوگوں نے پکڑ لیا
تھا۔ میں جانتی ہوں کہ وہ تیری تلاش میں ہیں۔ مگر انھیں میں نہیں پہچانتی
ہوں۔ کہا تو انکی صفت میرے سامنے بیان کر کہ وہ کیسے ہیں۔ بولی کہ
میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کی ابروین ڈھلک آئی ہیں اور وہ انھیں
کپڑے کے ایک پیٹے سے اٹھاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہیں۔ اور
حکم سے سب آدمی چلتے پھرتے لوٹتے پلٹتے ہیں۔ زرارہ نے کہا یہ احو
ہے جو قوم کا سید ہے۔ پھر اس عورت نے کہا۔ ایک اور شخص ہے جو
کم سخن ہے جب کچھ کہتا ہے تو لوگ اسکی باتیں سننے کو ایسے جمع ہو جاتے
ہیں جیسے اہل فحل کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ اسکا چہرہ بہ حسین اور
اوس کے دو بیٹے ہیں کہ ہر وقت اوس کے پاس رہتے ہیں۔ کہا یہ مالک
بن جعبہ اور اوس کے دو نو بیٹے عامر اور طفیل ہیں۔ پھر وہ بولی کہ میں نے
ایک بڑا موٹا شخص دیکھا۔ اسکی داڑھی سبز زردی مائل ہے۔ کہا یہ عوف
بن الاحوص ہے پھر اوس نے کہا۔ ایک اور بڑا طویل اور جسم شخص دہان
تھا۔ یہ ربیعہ بن عبد اللہ بن ابی بکر بن کلاب ہے کہا ایک اور شخص سانولا
رنگ ٹیڑھی ناک والا ٹھگنا بھی دہان میں نے دیکھا تھا۔ کہا یہ ربیعہ بن قرط بن عبد
بن ابی بکر تھا۔ کہا ایک اور شخص بھی دہان ہے۔ جس کی ابروین پیوستہ اور
مونچھوں کے بال کثرت سے ہیں۔ جب وہ باتیں کرتا ہے تو اسکی داڑھی پر

لعاب دہن بھنے لگتا ہے۔ کہا یہ جنج بن البکا ہے۔ پھر اس عورت کے کہا ایک اور شخص چھوٹی چھوٹی آنکھوں اور تنگ پیشانی والا بھی وہاں ہے۔ وہ اپنے گھوڑے کو لئے پھرتا ہے اور اس کے ہاتھ میں ہر وقت تیردان رہتا ہے کہا یہ ربیعہ بن عقیل بن کعب ہے۔ پھر اس عورت کے کہا ایک اور شخص ہے جس کے دو بیٹے ہیں۔ اور رنگ اون کا سُرخ ہے۔ جب وہ آہیں تو لوگ ادھنیں بڑی گھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور جب جاتے ہیں تب بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ کہا یہ صعق بن عمرو بن خویلد بنی نفیل ہے اور اس کے دو نو بیٹے یزید اور زرعہ ہیں۔ پہر کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی باتیں تلوار سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ کہا یہ عبداللہ بن جعدہ بن کعب ہے۔ پھر اس عورت کو زرارہ نے اپنے گھر میں بھیج دیا۔

۷ زرارہ کا اہل دعیل کو بلاد بغیض کی طرف روانہ کرنا اور بنی عامر کا اونکے بچے بغیض کی طرف روانہ کر دیا۔ اور بنی مالک بن حنظلہ میں اپنے قاصدوں کو بھیجا۔ اور اون کو بلا کر یہ خبر اون سے کہی۔ اور اون کو حکم دیا۔ کہ وہ اون کے مال و اسباب کو بلاد بغیض کی طرف لیجا دیں۔ اور رات کو اپنے آپ مستعد ہو کر سوئے۔

اُدھر جب سچ ہوئی تو بنی عامر سے اس غنوی نے اس عورت کے کپڑے اور بھاگ جانے کا حال بیان کیا یہ سنکر بنی عامر حیران رہ گئے۔

اور مشورہ کے واسطے جمع ہوئے۔ ایک نے اون میں سے کہا مجھے تو کامل یقین ہے۔ کہ وہ عورت اپنی قوم میں گئی ہے اور اس نے جا کر اپنا سارا حال بیان کیا ہے۔ اس واسطے اونہوں نے احتیاطاً اپنے بال بچون اور مال و اسباب کو بلاد بغض کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اور خود ہتیار بند ہو کر بڑی مستعدی سے رات کاٹی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم اون کے اونہوں اور مال و اسباب کی طرف جائیں اور بھین اس بات کی خبر بھی نہ ہوگی۔ کہ ہم جا کر وہاں اپنا کام کر لیں گے۔ اور لوٹ آئیں گے۔ اس واسطے یہ لوگ سوار ہوئے اور بنی دارم کی عورتوں کی طرف چلے۔

اُدھر زرارہ نے دیکھا۔ اس قدر دیر ہو گئی اور بنی عامر اب تک نہیں آئے تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا۔ کہ ہمارے دشمن ہمارے اہل و عیال اور مال و اسباب کی طرف چلے گئے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم بھی اوسی طرف کوچ کرو۔ اس واسطے وہ تیزی سے اُدھر کو چلے۔ اور قبل اسکے کہ دشمن اون کے اہل و عیال اور مال و منال تک پھونچیں۔ یہ اون کے پاس جا پہنچے اور وہ دونوں فریق میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ بنی مالک بن حنظلہ نے ابن نخس تغلبی کو جو نغان کے لشکر کا رئیس تھا مار ڈالا اُدھر بنی عامر نے معبد بن زرارہ کو گرفتار کر لیا۔ اور بنی دارم خوب جھمک لڑے۔ اور دو بچے لڑائی ہوتی رہی۔ اسی میں قیس بن زہیر بھی اپنے ہمراہیوں کو لیکر دوسری طرف سے آ موجود ہوا۔ اس سے بنی عامر کو شکست ہو گئی اور نغان کا لشکر بھی جلد یا۔ اور وہ لوگ اپنے بلاد کو لوٹ گئے۔ اور معبد کو قید کر کے لے گئے۔ اور وہ بنی عامر

میں رہا اور وہیں مر گیا۔ اور اسی زمانہ میں زرارۃ بن عدس بھی اپنی موت کو مر گیا۔

۷۸۔ پادشاہ حیرہ کا حاشا حارث نے جو بنی تمیم میں جا کر پناہ لی تھی اسکی نسبت ایک کے دوست کو ستانا اور حاشا پادشاہ کے بیٹے کو مار ڈالنا کہ جب حارث نے خالد کو مار ڈالا اور بھاگ گیا تو لغمان نے حارث کو رنج دلانے کے واسطے کسی بات کی تلاش کی۔ لوگوں نے کہا کہ جب حارث حیرہ کو آیا تھا۔ تو عیاض بن وہب التمیمی کے یہاں قیام کیا تھا وہ اوس کا دوست ہے۔ اس لئے لغمان نے عیاض کو بلایا۔ اور اس کے اونٹ چھین لئے۔ جب حارث نے سنا تو وہ مخفی طور پر حیرہ کو آیا۔ اور عیاض کے اونٹ چرواہوں سے چھینے۔ اور عیاض کو دیدے۔ اور چاہا کہ لغمان کا بھی کچھ ایسا نقصان کر جائے کہ اوس کو رنج پھونچے۔ کہیں حارث نے اسٹیژ لغمان کے بیٹے غضبان کو دیکھ پایا۔ اور اوس کا تلوار سے سڑا دیا۔ جب لغمان کو یہ خبر ہوئی۔ تو اوس نے حارث کی تلاش کی۔ مگر وہ اوسے کہنے والا تھا۔ اوڑ گیا اور یہ اشعار کہے۔

أَخْصَحْ مَا رَأَيْتُكَ مَجْمَعَةً	أَتَوَكَّلُ جَارًا تَوَجَّارُكَ سَالِقًا
کیا اگر وہ کسی جگہ ملے گا جہاں میں تو بھی میری بری کر سکتا ہو۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تیرا تو لوگ کہا جائے لیکن تیرا جارا سب سے بدتر ہو۔	فَإِنَّكَ أَرْوَادًا أَصْبَتْ وَنِسْوَةً
اگر تو نے اپنے سناؤں اور عورتوں کو لین پھیلین۔ مگر یہ کچھ ابن سلمیٰ بنی غضبان کا سر بہانہ بہت بڑا ہو گیا۔ یعنی سر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔	عَالَمٌ يَدِي الْحَيَاةِ مَفْرُورًا سَلَا
میں نے اپنی دنیا کو تیرا سناؤں کے سر کی گھوڑی ٹاڈی اور ایسے مکرہ غضبان کا جو کیا کرتے ہیں وہ کام واد اشرف ہی کیا کرتے ہیں۔	وَلَا يَرْكَبُ الْمَكْرُوهَةَ إِلَّا الْكَارِمُ

فَتَكْتُبُهُ كَمَا فَتَكْتُبُ بَخَالِدٍ وَكَانَ سَلَامِي تَحْتَوِيهِ الْجَمَاهُورُ

میں نے اسے ایسے مارا جیسے کہ میں نے خالد کو مارا تھا۔ میرے ہتھیار ہمیشہ کہویریون کے اندر بھی گتے مار کرتے ہیں

بَدَأْتُ تَبْلَاكَ وَأَنْتَ نَيْتُ بِهَذِهِ وَتَالِئِذَا بَدِئْتُ مِنْهَا لِمَقَادِمِ

میں نے اپنے اڑکا آغاز تو اس نے خالد سے کیا تھا اور اوس نے ہرایا۔ تو تیرا درجو بادشاہ پر کر دگا اس پریشانیاں سنیں گے جاہلی۔ یعنی افسانہ لڑکی

حَسِبْتُ أَبَا قَبُوسَ أَنَّكَ مُخْضَرٌّ وَمَا تَذُقُ قَمِيصًا وَأَنْفَاكَ غُلْمٌ

اے ابو قابوس! نہ مانا تھا کہ تیرے پر عہد کو تو ڈالیکا۔ اور کل کا مزہ نہ چکے گا۔ حالانکہ تو بڑا ذلیل و خوار ہے

یہ روایت اسی طرح بعضوں نے بیان کی ہے۔ مگر بعض لوگ اسے دوسری طرح

بھی بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو شخص اس وقت مارا گیا تھا وہ شرجیل

بن الاسود بن المنذر تھا۔ اسو نے اپنے بیٹے شرجیل کو سنن بن ابی حارثہ الکوا

کے پاس بھیج دیا تھا۔ وہاں اسے سنن کی بی بی دودہ پلایا کرتی تھی۔ اس

سے سنن بڑا مالدار آدمی ہو گیا تھا۔ اور اسکا بیٹا کچھ سٹہ سا گیا تھا وہ

اوس مال سے نہخشش کیا کرتا تھا۔ حارث اس کے پاس آیا۔ اور اس

سنن کا زین عاریت مانگ لیا۔ اور سنن کو اس کا حال معلوم بھی نہ ہوا۔

پھر سنن کی بی بی کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا۔ تیرے شوہر نے کہا،

کہ بادشاہ کے بیٹے شرجیل کو حارث بن ظالم کے ساتھ بھیجے۔ تاکہ وہ اس

امن اور حفاظت سے لیجائے۔ اور اسی واسطے میرے قول کی تصدیق کے

واسطے اس نے یہ اپنا زین بھی دیدیا ہے۔ سنن کی بی بی نے شرجیل کا

بنا دیا۔ اور لڑکے کو حارث کے حوالہ کر دیا۔ حارث اس سے لے گیا۔ اور جا کر

قتل کر ڈالا۔ اور بھاگ گیا۔ اسواسطے اسو نے بنی ذبیان اور بنی اسد پر

شٹ ازل میں چڑھائی کی۔ اور اون کے کثر سے لوگ قتل کر ڈالے۔ اور
لوٹھی غلام بنائے۔ اور اون کے مال و اموال کا استیصال کر دیا۔ اور
قسم کھائی کہ حارث کو قتل کر ڈالو گا۔

اس لئے حارث چپ کر حیرہ کو آیا۔ کہ اسود کو مار ڈالے۔ اور اس کے
گھر میں پہنچ گیا۔ کہ اسی میں اس کے کان میں ایک فریادی عورت کی
آواز آئی جو کہتی تھی کہ میں حارث بن ظالم کی پناہ میں ہوں۔ حارث نے
اس کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی تیس چالیس اونٹ اس
عورت کے اسود نے لے لئے ہیں۔ حارث نے اس سے کہا کہ کل تو فلان
مقام پر آنا۔ اور پھر وہاں حارث اس مقام میں آیا۔ اور جب نعمان کے
اونٹ پانی پینے کو آئے۔ تو اس نے اونہیں سے عورت کے اونٹ
چھین لئے۔ اور اس عورت کو دیدے۔ اسی میں ایک اونٹنی لقاع
نام بھی تھی۔ اس کی نسبت حارث کہتا ہے۔

اِذَا سَمِعْتَ حَنْتَہُ الْقَاعِ فَادْعِ اَبَا لَيْلٍ فَنَعْمَ الدَّاعِ

اے لقاع کے مالک جب لقاع اونٹنی کی آواز چلائی سنی تو تو ابولیل کو بکارنا۔ اور جو کوئی اس کی کار یہ بہت اچھا دے

يَمْشِي بِعَصْبٍ صَارِمٍ وَطَافٍ يُفْرِیْہُ فَمَا مَعَ الصَّدَافِ

کیونکہ ابولیل شہر بران قطع ہاتھ میں لے جاتا ہے اور اس سودر دسر کی جگہوں کو یعنی سروں کو چیر ہاڑ ڈالتا ہے

۷۹ حارث کا استجارہ
اور ضمیر کے پاس اور مرد بن الاطفا
پر قابو پا کر اسے چھوڑ دینا
۷۹ حارث لوگوں کے پاس گیا۔ اور اون سے استجارہ
کیا مگر ایسے قتال و بد معاش کا کون اجارہ کرتا کسی نے
اسے پناہ نہ دی۔ اور کہا کہ ہوازن اور نعمان کے

مقابلہ میں مجھے کیسے پناہ دیجائے۔ تو نے تو اس کے بیٹے کو مار ڈالا ہے۔ اس واسطے حارث زرارہ بن عدس کے پاس اور ضمہ بن ضمہ کے پاس آیا۔ انہوں نے تمام مخلوق کے مقابلہ میں اسکو پناہ دی۔

پھر عمرو بن الاطنا بہ کو یہ خبر پہونچی۔ کہ حارث نے خالد بن جعفر کو قتل کر دیا۔ عمرو جعفر کا دوست تھا۔ عمرو نے یہ خبر سنکر کہا اگر خالد جاگتا ہوتا تو حارث اسے کبھی کچھ ایذا نہیں پہونچا سکتا تھا۔ افسوس اسے سوتے میں نامردی سے قتل کر دیا۔ اگر کبھی مجھ سے مقابلہ ہو گیا تو میں حارث کو بتاؤنگا۔ یہ بات جب حارث کے کان تک پہونچی۔ تو اس نے کہا میں ضرور اس کے پاس بھی جاؤنگا۔ اور اُس کے وقت اس سے ایسی حالت میں ملونگا۔ کہ اس کے پاس ہتھیار بھی ہونگے۔ اسکو سنکر ابن الاطنا بہ نے کچھ ابیات کہیں کہ جن میں یہ بھی تھیں

ابلاغ الحارث بظالم المؤمن	عدو النادر للذو علیا
---------------------------	----------------------

جا تو حارث بن ظالم کو کہے جو دہکیمان مجھکو دیتا ہے۔ اور طرح طرح کے خوف دلاتا ہے

انما قتل النیام ولا تقبل یقظان	ذا سلاح کیتا
--------------------------------	--------------

کہ تو سوتے ہوؤں کو قتل کرتا ہے جاگتے ہوئے ہتھیار والوں اور دلاوردن کو نہیں مارتا

جب یہ اشعار حارث نے سنے تو مدینہ کو آیا۔ اور ابن الاطنا بہ کے مکان کا پتا پوچھا۔ اور جب اس کے قریب گیا تو وہاں چلایا اور فریاد مچائی۔ اسے ابن الاطنا بہ میری فریاد سن اور میری دستگیری کر۔ یہ آواز سنکر عمرو اس کے پاس آیا۔ اور پوچھا تو کون ہے۔ حارث نے کہا میں فلان قبیلہ کا شخص ہوں اور فلان قبیلہ کی طرف جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ مکان کے کچھ دور پر مجھے چند آدمی

ملے۔ اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب کچھ چھین لیا۔ تو میرے ساتھ چل اور
 اون سے میرا اسباب دلا دے۔ عمرو سوار ہوا اور ہتھیار باندھے۔ اور اڈل
 ساتھ چل دیا جب مکان سے کچھ دور نکل گئے۔ تو حارث نے پیٹھ پھیری۔ اور
 کہا عمرو تو جاگتا ہے یا سوتا ہے۔ کہا جاگتا ہوں۔ کہا میں ابولیل ہوں۔ اور یہ
 میری معلوب تلوار ہے۔ یہ سنتے ہی ابن الاطنا بنے اپنی تلوار نیچے پھینک دی
 اور ایک قول میں ہے کہ اپنا نیزہ پھینک دیا۔ اور حارث کے کہا۔ تو نے بڑی
 جلدی کی اور مجھے سنبھلنے نہ دیا۔ انہی مہلت دے کہ میں اپنی تلوار اٹھا لوں
 حارث نے کہا اچھا اٹھا لے۔ عمرو نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ میں تلوار اٹھا
 نہ پاؤں اور تو مجھے مار دے۔ حارث نے کہا۔ تو جب تک تلوار نہ اٹھا لے گا
 تب تک ظالم کے ذمہ میں ہے۔ عمرو نے کہا تو اطنا بن کی قسم ہے میں اسے
 ہرگز نہیں اٹھاؤں گا اس واسطے حارث لوٹ گیا۔ اور کچھ ایات کہیں جنہیں
 سے یہ بھی ہیں۔

بَلَّغْنَا مَقَالَتَ الْمَرْءِ عَمْرُو	فَالْتَقَيْنَا وَكَانَ ذَاكَ بَدَايَا
--	---------------------------------------

جو بات ایک شخص عمرو نام نے کہی تھی وہ ہم نے سنی اسلئے ہم اس کے باج کر مقابل ہو کر اور یہ کام ہم نے کہا کہ لکھا

فَهَمَّ مَنَا بَقِيلًا إِذْ بَرَزْنَا	وَوَجَدْنَا هَذَا سَلِاحَ كَيْيَا
---------------------------------------	-----------------------------------

پھر ہم نے اس کے مبارزت کی درخواست کی اور چایا کہ اسے مار ڈالیں اس وقت اس کے پاس ہتھیار اور لڑائی کا ساز و سامان موجود تھا

عَايَرْنَا نَاثِرًا يَدْرَعُ بِالْفَيْسِ	وَلَكِنْ مُقَلِّدًا مُشْرِفًا
--	-------------------------------

اور اس وقت وہ سوتا بھی نہ تھا۔ اور نہ دغا بازی کے قتل سے اسے خوف ہی دلایا گیا تھا۔ بلکہ وہ مشرفی تلوار گلے میں لٹکے ہوئے تھا اور مشرفی شاذانہ نام کے طرف منسوب ہے اور وہ چند قریہ ہیں وہ ان تلوار اچھی بنتی ہے۔

فَسَنَّا عَلَيْهِ بَعْدَ عُلُوِّ بُوفَاءٍ وَكُنْتُ قَدْ وَفَّيْنَا

بھگوان جہاں دس پرتابو پاچے تھے مگر اپنے وعدہ کے سب سے ہم نے اس پر احسان کر کے چھوڑ دیا اور میں ہمیشہ سے اپنے وعدہ کو پورا کر رہا ہوں

۸۰ حارث کا شام میں یزید کے پاس جا کر سپاہ گیر ہونا اور اسکی اونٹنی کو اور ایک رکت قتل کرنا اور یزید کا اسے مروا دینا

جب حارث نے دیکھا کہ نعمان اوس کے سخت درپے ہو رہا ہے اور جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اور ہوازن بھی خالہ کا انتقام لینا چاہتے ہیں اور کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتے تو بھیس بدل کر شام کو چلا گیا۔ اور یزید بن عمر سے جا کر استجارہ کیا۔ یزید نے اوسکی بڑی خاطر داری کی۔ اور اپنے جارہ میں لے گیا مگر حارث نے اس احسان کا بدلہ کیا۔ کہ یزید کی ایک اونٹنی تھی جو چھوٹی ہوئی پھرتی تھی۔ اور گلے میں اوس کے چہری اور حقیاق اور نمک کی پوٹلی پڑی رہتی تھی۔ کہ جو کوئی چاہے چہری سے اوسے ذبح کرے اور حقیاق سے آگ نکال کر اوس کا گوشت بھونے اور نمک کے ساتھ کھا جائے۔ اس سیرعت کا امتحان منظور تھا کہ ایسا کون شخص ہے جو اپنے سردار کی اونٹنی کو کھا سکتا ہو اور اوس کی سرداری کی کچھ پروا نہیں کرتا ہے حارث کی بی بی حل سے تھی اوسے گوشت اور چرنی کی خواہش ہوئی۔ حارث نے اس لئے ناقہ کو بکڑا اور ایک گھاٹی میں لیجا کر ذبح کیا۔ اور اوس کا گوشت اور چرنی اپنی عورت کے لئے لے آیا۔ اور کہا یا کھلایا اور اٹھا رکھا۔ اُدھر اونٹنی کو لوگوں نے نہ دیکھا تو اوس کی تلاش کی۔ معلوم ہوا کہ کسی نے وادی میں جا کر اوسے ذبح کیا تھا اس واسطے پادشاہ نے کاہن کے پاس کسی آدمی کو بھیجا کہ اوس کا حال دریافت کرایا۔ تو اوس نے بیان کیا۔ کہ حارث نے اوسے ذبح کیا ہے۔ اس واسطے

تحقیقات کے لئے پادشاہ نے کسی عورت کو حارث کی بی بی کے پاس بھیجا۔ کہ
 عطیہ کے بدلے اوس سے جا کر گوشت مول لے آئے اوس نے آکر گوشت
 اوس کی عورت سے لے لیا۔ اور جانے لگی۔ کہ اسی میں حارث نے اوسے دیکھ لیا
 اور اوس عورت کو قتل کر دیا۔ اور گھر میں ہی گار ڈیا۔ پھر پادشاہ نے اوسی
 کاہن سے اس عورت کا حال بھی پوچھا۔ کہ وہ کہاں گئی۔ اوس نے کہا کہ میں
 ناقہ کو فوج کیا ہے اوسی نے اوس عورت کو بھی مارا ہے اگر تجھے اوس شخص
 کے گھر کی تلاشی لینا یوں منظور نہیں ہے۔ تو اوس شخص سے کہہ دے کہ وہ
 گھر چھوڑ کر چلا جائے جب وہ روانہ ہو تو اوس کے گھر کی تحقیقات کریں۔
 چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور جب حارث مکان سے نکل گیا۔ تو کاہن
 نے اوس کے گھر کی تلاشی لی۔ دیکھا تو وہ عورت دمان مری مدفون ہے۔
 اب حارث کو معلوم ہو گیا کہ یہاں کچھ آفت آنے والی ہے۔ چھپ کر اوس
 کاہن کو ہی مار ڈالا۔ اس لئے لوگوں نے حارث کو گرفتار کر لیا۔ اور پادشاہ
 کے پاس لے گئے۔ اوس نے اوس کے قتل کا حکم دیا۔ حارث نے کہا۔ کہ
 تو نے مجھے تو پناہ دی تھی۔ مجھ سے عذر نہ کرنا چاہئے۔ یزید نے کہا میں تو
 ایک ہی مرتبہ تجھ سے عذر کرتا ہوں تو نے تو مجھ سے کتنے ہی مرتبہ عذر کیا ہے
 اور اوسے مروا دیا۔ اس طرح حارث کا جھگڑا پاک ہوا۔

ایام دہس وغیرہ جو عیسیٰ و بنی نبیان کے میان ہوئی تھیں

۸۱ قسیر کا راج سوزانہ خواشی کے سبب
 جھگڑا اور عیسائیوں کے اونٹ پکڑ کر فروخت کرنا
 اسکا سبب اس طرح ہوا تھا۔ کہ قیس بن زہیر بن

جذبۃ العبسی مدینہ کو گیا تھا۔ کہ عامر کی لڑائی کا ساز و سامان تیار کرے اور اوس
 اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے۔ وہاں مدینہ میں وہ اُجنتہ بن الجلاح کے پاس گیا
 کہ ایک موصوف و معروف زرہ اوس سے خریدے۔ اوس نے کہا
 میں تو اسے نہیں بیچتا۔ لیکن اگر بنی عامر مجھے بُرا بھلا نہ کہتے تو البتہ میں
 تجھے مفت ہی دیدیتا۔ ہاں اگر تو مول لینا چاہتا ہے۔ تو اوسٹکے دودھ
 پیتے بچوں کے عوض لے سکتا ہے قیس نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ زرہ اوس
 لے لی۔ اور اوس کا نام ذات الحواشی رکھا۔ علاوہ برین اچھے نے اوسے اور
 بھی کتنی ہی زرہیں دیں۔ پھر قیس اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ اور سب سامان
 تیار کر لیا۔ راستہ میں اوس کا گزر ربیع بن زیاد العبسی پر ہوا۔ قیس نے
 اوس سے اپنی مساعدت کے لئے کہا۔ کہ میرے باپ کے انتقام لینے میں
 میری مدد کر اوس نے منظور کیا۔ لیکن قبیس دہان سے چلنے لگا۔
 تو ربیع کی نظر اوس کے جامہ دانی پر پڑی۔ ربیع نے پوچھا تیری خرچی میں
 کیا ہے۔ کہا ایک عجیب چیز اگر تو دیکھے گا تو اچھنبے میں رہ جائے گا
 اور پھر سواری کو بٹھا کر خرچی سے اوس زرہ کو نکالا۔ اور ربیع کو دکھایا
 ربیع نے اسے بہت پسند کیا۔ اور جب پہنا تو بدن پر ٹھیک نکلی۔ اسلئے
 اوس نے اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ اور قیس کو واپس نہ دیا۔ قیس نے
 اسے طلب کیا اور بہت پیغام سلام ہوئے اور اوس نے اوس کا سخت
 تقاضا کیا۔ لیکن ربیع نے کسی طرح اوس کا واپس کرنا منظور نہ کیا۔ جب
 ایک مدت گزر گئی تو قیس نے اپنے اہل و عیال مکہ بھیج دیے۔ اور اس

انتظار میں رہا کہ ربیع کی غفلت سے کچھ فائدہ اٹھائے۔

پھر ربیع نے اپنے اونٹ وغیرہ ایک مرغی کو بھیجے جہاں بہت گہاس تھی۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی روانہ کر دیا۔ اور خود گھوڑے پر سوار منزل کو روانہ ہوا۔ یہ خبر قیس کو پہونچی۔ تو وہ بھی اپنے اہل اور بھائی بندوں کو لیکر چلا اور ربیع کی عورتوں سے معارض ہوا۔ اور فاطمہ بنت ابھر ربیع کی ماں اور ادس کی بی بی کے زمام پکڑی۔ فاطمہ ربیع کی ماں نے کہا کہ قیس تو کیا چاہتا ہے۔ کہا تم میرے ساتھ مکہ کو چلو۔ میں تمہیں اپنے زرہ کے عوض بیچ ڈالوں گا۔ ادس نے کہا تو اچھا میں ادس کے دلدینہ کی ذمہ دار ہوں تو ہمیں چھوڑ دے۔ قیس نے اونھیں چھوڑ دیا۔ جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئی۔ تو ادس سے زرہ کا ذکر کیا۔ ادس نے قسم کھائی کہ میں ادس زرہ کو کبھی نہیں واپس کر دوں گا۔ فاطمہ نے یہی بات قیس سے کھلا بھیجی۔ کہ ربیع نے ایسے ایسے کہا ہے۔ اس واسطے قیس نے ربیع کے اونٹ جا کر پکڑ لئے اور ادس نے چار سو اونٹ ہنکا لکر لے لیا اور اونھیں فروخت کر ڈالا۔ اور ادس کے بدلے میں گھوڑے خریدے ربیع نے ادس کا تعاقب کیا۔ مگر قیس کے گرد کو بھی نہ پھونچا۔ وہ فوراً نکل گیا

۸۲ داحس گھوڑا اور قیس نے جو چیزیں اس وقت خریدی تھیں انہیں میں ادس کی پیدائش۔ داحس وغیرہ گھوڑے بھی تھے۔ مگر بعض لوگ یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ داحس نبی یرلوع کے گھوڑوں میں کا ایک گھوڑا تھا۔ اور اس کا باپ نبی ضبہ کے ایک شخص انیف بن جبہ کا گھوڑا تھا۔ اور اس

گھوڑے کا نام سنبھلتا تھا۔ وحس کی مان یربوعی کی گھوڑی تھی اس یربوعی نے اوس ضبی سے کہا۔ کہ اپنے گھوڑے سے میری گھوڑی کو گاہن کرا دے مگر اوس نے نہ مانا۔ جب رات ہوئی تو یربوعی نے ضبی کے گھوڑے کو پکڑا اور اوس سے اپنی گھوڑی گاہن کرا لی۔ لیکن اسی میں ضبی کی آنکھ جھکلی دیکھتا کیا ہے کہ اوس کا گھوڑا اپنے سٹھان پر نہیں ہے۔ اس واسطے اوس نے فریاد مچائی۔ اور لوگ دوڑے۔ اتنے میں اوس ضبی نے اس یربوعی کو پکڑ لیا۔ اور اون لوگوں سے یہ سب حال کہا۔ ضبہ کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اس لئے لاچار ہو کر یربوعی نے ضبہ سے کہا۔ کہ اچھا تم اپنے گھوڑے کا نطفہ نکال لو۔ اور ادسے لیجاؤ۔ لوگوں نے کہا ہاں یہ انصاف کی بات ہے۔ پھر اون لوگوں میں سے ایک شخص نے گھوڑی کو پکڑا اور اوس کے جسم میں ہاتھ ڈال کر جو کچھ ہاتھ میں آیا نکال لیا۔ لیکن اس سے گاہن میں کچھ فرق نہ آیا۔ گھوڑی کو پیٹ رہ گیا اور ایا کھچیرا پیدا ہوا۔ اور اسی واسطے اوس کا نام وحس (خوشہ کا پہلون سے بھر جانے والا) ہوا۔

۸۳ قیس کی تاخت نبی لعل اس انیف یربوعی کے دو بیٹے تھے۔ قیس بن ہریر نے پرادر وحس وغیرہ کا اودن لیا۔ نبی یربوع پرتاخت کی۔ اور اودن میں لوٹا اور اودن کے بچوں کو پکڑ لایا۔ اور انیف کے دو نو بیٹوں کو وحس اور غبرا گھوڑوں پر سوار دیکھا اور اودن کا پیچھا کیا۔ کہ کپڑے لے۔ مگر اودن کے گرد کو بھی نہ پھونچا اور ناکام لوٹ آیا۔ ان لونڈی غلاموں میں اودن دو نو لڑکوں کی مان اور دو بھینیں بھی تھیں۔ قیس کے دل میں وحس وغیرہ کا عشق لگ گیا تھا۔ یہ

واقعہ اس سے پہلے کا ہے کہ بیع سے اوتیس سے جھگڑا ہوا تھا۔ پھر نبی
یربوع کے لوگ سیرون کے اور لونڈی غلاموں کے چٹرانے کو آئے۔
قیس نے سب کو چھوڑ دیا۔ مگر اون دو لونڈ کون کی مان اور بہنوں کو نہ چھوڑا
اور کہا۔ کہ اگر وہ لڑکے اوس پچھیرے کو اور غبرا گھوڑی کو مجھے دیدین تو
میں چھوڑ دوں گا۔ ورنہ ہرگز نہ چھوڑ دوں گا۔ لیکن لڑکوں نے اون کے
رینے سے انکار کیا۔ اس واسطے یربوع کے ایک شیخ نے جو قیس کے پاس
اسیر تھا چند ابیات کہیں اور اونھیں اون لڑکوں کے پاس بھیج دیا۔ وہ
یہ ہیں۔

اِنَّ مُمْرًا فدا الرُّبَّابَ وَتَحْمَلَا وَسُعَادًا الْخَيْرُ مُمْرًا اُنَاسِ

جو پچھیرا کہ رباب اور حمل (مان بیٹوں) کے خدیہ میں دیا جائے وہ بہت ہی اچھا پچھیرا ہے

اِذْ فَعُوَادٌ اِحْبَابًا بَهْرَسُ اَعَا اِنَّا مِنْ فَعَالِهَا الْاَكْبَارِ

واحد گھوڑے کو اون کے بدلہ جلدی دیدو۔ نبی یربوع کے یہ کام بہت ہی اچھی دانا ئی کے کام ہیں

دُوْنَهَا وَالَّذِي يَحْجُّ لَهَا النَّا سُرْسَبَا يَسْعَنُ بِالْاَفْاَسِ

ادس کی قسم ہر کہ جس کے واسطے لوگ حج کیا کرتے ہیں کہ تبدی (سی عمدہ چیز گھوڑوں کے عوض کہ ہیں) ادھیں لے

اِنْ قَيْسًا يَرَى الْجَوَادَ مِنَ الْخَيْلِ حَيَاةً فَمَنْ لَفِ الْاَنْفَاسِ

جس وقت کہ نفس تلف ہوتے ہوں (یعنی میدان جنگ میں) اور وقت قیس تیز رفتار گھوڑوں کو حیات سمجھتا ہے

يَشْتَرِي الْطَرَفَ بِالْجَوْلَةِ الْجُلَّةِ عَفْوًا بَغِيرِ مَكَّاسِ

اور سنی مجھ سے بڑی بڑی عمر کے اونٹ مفت بغیر تخفیف قیمت دیکر اچھے خبیب الطرفین گھوڑے خرید لیتا ہے

جب یہ ابیات نبی یربوع کے کانوں میں پھونچیں۔ تو وہ اون گھوڑوں کو قیس کے

پاس لائے۔ اور اپنی عورتوں کو لے گئے۔ یہ بھی بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ قیس نے وحس سے ایک گھوڑی کو گاہن کرایا تھا۔ اور اس سے ایک بچھیری پیدا ہوئی۔ اور اس کا نام اس نے غبار کہا تھا۔

۸۴ قیس کا قریش کا پھر قیس مکہ میں رہنے لگا۔ لیکن وہاں کے رہنے والے مفاخر سے آزرده ہو کر اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ اور وہ بھی بڑا ہی فخر کر نیوالا تھا بنی بدر میں چلا جانا۔ اس واسطے اون سے اور اس سے بحث ہوا کرتی تھی

اس پر قیس نے اون سے کہا۔ کہ تم اپنے کعبہ اور حرم کو تو رہنے دو۔ باقی جن باتوں سے چاہو فخر کرو۔ عبد اللہ بن جدعان نے کہا۔ اگر ہم بیت المعمور اور حرم آمین سے فخر نہ کریں گے تو پھر ہم اور کس چیز سے فخر کریں گے ہمارے فخر کی چیز تو یہی ہے۔ اس واسطے قیس کو اون کی مفاخرت پر رنج ہوا۔ اور وہاں سے چلے جانے کا عزم کر دیا۔ قریش اس سے خوش ہوئے۔ کیونکہ وہ اس کی مفاخرت سے ناراض تھے۔ قیس نے اپنے بھائیوں سے کہا۔ کہ ان لوگوں کے پاس سے چل دو۔ ورنہ ہم میں اور اون میں کچھ شر بڑھ جائیگا۔ اور چلو بنی بدر کے پاس چلیں۔ وہ حسب میں ہمارے کفو اور نسب میں ہمارے بنی عماد کر م میں ہماری قوم کے اشراف ہیں۔ اور ایسے ہیں کہ بیع بھی اگر ہم وہاں ہونگے تو ہم پر حملہ نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے قیس اور اس کے بھائی بنی بدر میں جا ملے اور قیس نے وہاں جاتے وقت یہ اشارہ کیے تھے۔

هُوَ فِيهِ عَلَيْنَا بِالْخِيَارِ

أَسِيرُ إِلَى نَبَدٍ بِأَمْرِ

بین نبی بدر کے پاس ایک کام کو جاتا ہوں۔ اوس کام کے پور کرنے کا ادھین ہی اختیار

فَاَنْقَبُوا الْجَوَارِ فَخَيَّرُوا قَوْمٍ

اگر ادھین نے جوار دینا پسند کیا تو وہ لوگ سب سے اچھے لوگ ہیں اور اگر پسند نہ کیا تب بھی کچھ عارضین

اتینا الحارث الحنظل بن كعب

ہم حارث بن کعب کے چچ خنظل کے ساتھ قصبہ بجران میں گئے۔ وہ اپنی ٹریڈیوں کے واسطے کیا ہی اچھا پناہ دینے والا

فَجَاوَرْنَا الَّذِينَ إِذَا آتَاهُمُ

پھر ہم ان کے جوار میں جا رہے۔ جن کے پاس اگر کوئی غریب فرماتا ہے تو بڑے وسیع مکان میں اتارا جاتا

فِيَا مِنْ فِيهِمْ وَيَكُونُ مِنْهُمْ

اور ان میں سے ہوتا ہے اور ان میں ایسا گھل جاتا ہے جیسے شاعر نے بیان کیا (کاٹنا) ڈنار (دپر) کرتے) یہ ملاحظہ فرمادے اور یاد رکھیں کہ

وَإِنْ نَفَرًا جَرَّبْنَا بِنَايُنَا

اور اگر ہمارا کوئی اجارہ نہ کرے اور اپنے نبی ابی سے ہمیں لڑنا پڑے تو ہمیں اللہ پر توکل کرنا چاہیے وہ ہی ہمارا اچھا کون ہے

بَلَا جَارَ فَإِنَّ اللَّهَ جَارِي

پھر وہ نبی بدر میں جا کر اُترا۔ اور حذیفہ کے پاس فروکش ہوا۔ اوس نے اُن

اوس کے بھائی اصل بن بدر نے اوسے اپنے اجارہ میں لے لیا۔ اور وہ وہا

رہنے لگا۔

۸۵ حذیفہ کا قیس کے

قیس کے پاس اور نیز قیس کے بھائیوں کے پاس کچھ

گھوڑوں و سدا اور بیچ کا

قیس کے اجارہ سے منع کرنا اور حذیفہ صبح و شام دو نو وقت قیس کے پاس آتا اور

اونہیں دیکھتا تھا۔ اور حسد کی نگاہ سے اونہیں نہکھتا تھا۔ مگر اپنا حسد دل

میں رکھتا تھا کچھ زبان سے نہیں کہتا تھا۔ قیس اور ان میں ایک مدت تک رہا

اور وہ ادس کی اور ادس کے بھائیوں کی تعظیم و تکریم کرتے رہے۔ اس سے ربیع کو اون پر بڑا غصہ آیا۔ اور اون سے بغض کرنے لگا۔ اور اون کی طرف یہ بیتیں لکھ کر بھیجیں۔

اَلَا اَبْلَغُ نَبِيٍّ بِدِرِّ رَسُوْلًا ۚ عَلٰی مَا كَانَ مِنْ شَاوٍ وَثَرٍ

اے قاصد تو نبی بدر کے پاس کینہ اور جو ش انتقام کے حال کا خط پھونچا دے

يَا نَزْلُ اَزَلْ لَكُمْ صَدِيقًا ۚ اِدْ اَفْعُ عَنْ فِرَازَةٍ كُلِّ اَمْرٍ

اور کہہ دے کہ میں تو ہمیشہ سے تمہارا دوست رہا ہوں۔ اور فزازہ پر جب کوئی معاملہ آکر پڑا ہے تو میں اؤ کا دوست ہوں

اُسَا لَوْ سَلَكُنْكُمْ وَاَنْزَلْتُ عَنْكُمْ ۚ فَوَا رِ سِرِّ اَهْلِ نَجْرَانَ وَحُجْنٍ

جس قوم سے تم صبر کرتے ہو میں بھی ادس سے صلہ کرنا ہوں اور جب نجران اور حجر کے سوار تم پر آتے ہیں تو میں انہیں مار بٹاتا ہوں

وَكَانَ اِنْجِازُ بَنِي عَمْرٍ زِيَادٌ ۚ صَفْحًا يَبْكُ بِدِرِّ بَنِي عَمْرٍ

سیرا باپ زیاد تمہارے بچا کا بیٹا تمہارے باپ بدر بن عمرو کا دلی دوست تھا۔

فَاَلْجَا تُوَاخَا الْعَدُوِّ اَرْقِيًا ۚ فَقَدْ اَفْعَمْتُ اِيْغَارَ صَدْرِ

تم نے بڑے ٹکار اور غریبی میں قیس کو پناہ دی ہے۔ جس سے میرے سینہ کو تم نے غصہ سے بہرہ دیا

فَحَسْبُ مِنْ حَذِيْفَةَ قَيْسٍ ۚ وَكَانَ الْبَدْءُ مِنْ حَصْلِ بْنِ بَدَا

خدیفہ سر بیچ کر نیکے لئے مجھے ہی کافی ہے کہ ادس نے قیس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور ادس کی ابتدا اعل بن بدر نے ہی

فَاَمَّا تَرَجَعُوا اَرْجَعِ اِلَيْكُمْ ۚ وَاِنْ تَابُوا فَقَدْ وَسَّعْتُ عَذْرًا

اگر تم لوٹ کر آؤ تو میں بھی جو سیر دل میں بیچ ہوا سے دور کر دنگا۔ اور اگر تم عیب یاب نہ رہو گے تو مجھ کو عیب ان میں کیسے ٹہری گا میں

مگر نبی بدر نے قیس کو جو ار دینے میں اس بات سے کچھ بھی تغیر نہیں کیا۔

تب نور بیع کو بڑا غصہ آیا۔ اور اس کے ساتھ نبی عیس نے بھی خوب غصہ کیا۔

۸۶ ورد اور خذیفہ کی پھر خذیفہ کچھ قیس سے ناراض ہو گیا۔ اور چاہا۔ کہ اوسے قیس اور خذیفہ کے گھوڑے کی تیز رفتاری کی نسبت طنگا کہ جس سے وہ اوسے اپنے یہاں سے نکال دیتا۔ اسی میں قیس نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ اور اپنے اصحاب سے کہا کہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا ہے۔ تم کو چاہئے کہ تم خذیفہ سے کسی بات میں بحث نہ کرو۔ جو کچھ وہ کہے اوس کی تم برداشت کرو اور اوس وقت تک کہ میں لوٹ کر نہ آؤں اوسکو کچھ جواب نہ دو۔ میں اوس کے چہرہ سے شرارت کے آثار پاتا ہوں مگر اوس وقت تک اوسکو اپنے دل میں ہوس نکالنے کا موقع نہیں مل سکتا ہے۔ جب تک کہ تم گھوڑوں پر شرطیں نہ بدو قیس کی رائے بہت ہی اچھی ہوتی تھی۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتا تو اوس میں اوسے خطا نہیں ہوتی تھی یہ کھکھروہ مکہ چلا گیا۔

پھر عبس کا ایک جوان ورد بن مالک نام خذیفہ کے پاس آیا۔ اور اوس کے پاس ٹھہر کر بات چیت میں کہا۔ اگر تو قیس کے کسی سانڈ گھوڑے کا بچہ لے لے تو اوس سے تیرے یہاں بھی اصیل گھوڑے پیدا ہونے لگیں خذیفہ نے کہا قیس کے گھوڑوں سے تو میرے گھوڑے اچھے ہیں۔ اور اس باب میں ایسا اصرار کیا کہ خذیفہ اور ورد نے قیس کے دو گھوڑوں سے شرطیں بدیں۔ اور شرط میں دس اذوا یعنی سواونٹ ٹھہرے (اذوا یا ذودتین سے دس اذون تک کو کہتے ہیں) پھر ورد جلد یا درمکہ میں قیس کے پاس آیا۔ اور اوس کو یہ سارا حال سنایا۔ قیس نے کہا

تو تو نے بہت بُرا کیا۔ مجھے تو نے نبی بدر سے الجھا دیا اور تو بھی میرے ساتھ الجھ گیا۔ خدیفہ بڑا بے انصاف ہے۔ وہ حق کی بات سے کبھی خوش نہیں ہوتا اور ہم اس کے ظلم کی برداشت نہیں کر سکیں گے۔

پھر قبیلہ عمرہ سے لوٹا۔ اور اپنی قوم کو آکر جمع کیا۔ اور سوار ہو کر خدیفہ کے پاس گیا۔ اور اس سے کہا۔ کہ اس شرط کو توڑ ڈالے۔ مگر اس نے نہ مانا۔ اس پر فزارہ اور عبس کے کتنے ہی آدمیوں نے جا کر اس سے شرط توڑ کے لئے کہا۔ مگر اس نے تب بھی نہ مانا۔ اور کہا کہ اگر قیس یہ کہہ دے کہ تین جبکیت تو میں مان لوں گا۔ ورنہ کسی طرح شرط نہ توڑوں گا۔ اسپر ابو جعدہ انفراری نے یہ اشعار کہے۔

أَلْ بَدْرَ دَعَا الرِّهَانَ فَإِنَّا	قَدْ مَلَلْنَا اللَّجَّاجَ عِنْدَ الرِّهَانِ
---------------------------------------	--

اے آل بدر تم شرط کو توڑ دو۔ اس شرط کے قایم رکھنے میں جو تم ضد اور زیادتی کرتے ہو اس سے ہم کو سچ ہونا ہے

وَدَعَا لَمْرَأَةً فِي فِزَارَةٍ جَارًا	إِنَّ مَا غَابَ عَنْكُمْ كَالْعِيَانِ
---	---------------------------------------

جو شخص تمہارا زبان پر ہوا اور فزارہ میں جا رہے ہیں دو میں تو مجھے جیسا کہ تمہاری نظروں میں چھپا ہوا ہو وہ بھی نظروں میں نظر آئے گا

لَيْتَ شِعْرِي مِنْهَا شَمٌّ وَحَصِيانَ	وَابْنُ عَوْفٍ وَحَارِثُ وَسْنَانَ
---	------------------------------------

کاش کہ میں ان بات کو جان جاتا کہ یہ جو تمہیں عزیز یاد دہی کرتا ہے اسکو شام و حصین اور ابن عوف و حارث و سنان میں

حَازِنًا يَتِمُّ لِحَاجَتِ قَيْسَا	وَأَيُّ صَاحِبِ أَيْتٍ أَمْ نَشْوَانِ
------------------------------------	---------------------------------------

تو کیا کہیں گے۔ یا تو کسی ہوش والے یا نشہ والے ہی پاس آئے گا تو وہ اسے سن کر کیا کہیں گے

پھر خدیفہ کے بھائیوں نے اور نیز اس کے بڑے بڑے اصحاب نے بھی اس سے شرط کے توڑ دینے کو کہا۔ مگر پھر بھی وہ زیادتی سے باز نہ آیا۔

۸۷ و احس وغیر اور خطا
و خفا گھوڑے اور شرط اور
کی تعداد اور حذیفہ کا جس کے
بکھلنے کو ایک دم کا بڑا کرنا

پھر قیس نے حذیفہ سے کہا۔ کہ تو کس بات کی شرط مجھ سے
بتا ہے۔ کہا۔ میں تیرے دو نو گھوڑوں و احس وغیر
اور اپنے دو نو گھوڑوں خطارا و خفا سے شرط بتا ہوں
ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ شرط و احس اور غیر کے

ہی نسبت تھی۔ قیس کہتا تھا۔ کہ و احس تیرے ہے۔ اور حذیفہ کہتا تھا کہ غیر
تیرے ہے۔ اور حذیفہ نے قیس سے کہا تھا کہ میں اس شرط سے تجھے دکھانا
کہ گھوڑوں کی بصارت تیرے بہ نسبت مجھے زیادہ ہے۔ مگر اول روایت
اصح ہے۔ غرض جب حذیفہ نے نہ مانا تو قیس نے کہا اچھا تو غایتہ ایسی
تجویز کیجئے کہ جس میں کچھ آسائش رہے۔ اور بازی کی تعداد بڑھا دیجئے
حذیفہ نے کہا اُبلی سے لیکر ذات الاصاد مقام تک غایتہ ہے جنہیں اکیسویں
تیر پر تاب کا فاصلہ تھا۔ اور بازی سواونٹ کی ہے۔ پھر فریقین نے
گھوڑوں کو دو بلا کیا اور جب اس سے فارغ ہو گئے۔ تو گھوڑ دوڑ کے میدان
میں گھوڑوں کو لے گئے۔ اور جمع ہو گئے اور ہتھیار باندھ کر میدان
میں آئے۔ اور عقاب بن مردان بن الحکم قیسی کو بازی کا بیج مقرر کیا۔ اور گھوڑوں
کی سواری کے واسطے تین آدمی تجویز کئے گئے۔

اور حذیفہ نے نبی اسد کے ایک شخص کو راستہ میں کھڑا کر دیا۔
کہ اگر و احس آگے نکل جائے تو اسے وادی ذات الاصاد میں ڈال دے
اور وادی کے نیچے کی طرف کو اسے ہنکال دے۔

۸۸ و احس کے روکنے قیس
در حذیفہ میں اختلاف پڑنا

پھر جب گھوڑے چھوڑے گئے۔ تو و احس کھلم کھلا آگے

ہو گیا۔ اور سب لوگ اوسے دیکھ رہے تھے۔ اور قیس اور خذیفہ انتہا سے
 غایت پر کھڑے ہوئے تھے اور اذن کے ساتھ اذن کے تمام دونوں قوموں
 کے آدمی تھے۔ جب و احس وادی میں پہنچے کو گیا۔ تو وہ اسدی اوس کے
 آگے آ گیا۔ اور گھوڑے کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ اور اوسے پانی میں
 ڈال دیا۔ کہ جس سے وہ اور اسکا سوار ڈوبتے ڈوبتے نہ بجے۔ اور اوس
 تک وہ ان سے و احس نہ نکل سکا۔ کہ گھوڑے اوس سے نہ نکل گئے۔ جب
 غبرا کے سوار نے دیکھا۔ کہ و احس کو وادی میں دیر ہو گئی۔ تو اوس نے
 اوس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور بچکر آگے راستہ میں پھر پڑ گیا۔ اور خذیفہ
 کے دونوں گھوڑوں سے جا ملا۔ پھر خفا بھی پیچھے رہ گئی۔ اور غبرا اور خطا
 ہی باقی رہ گئے۔ ان دونوں کی یہ حالت تھی کہ جب پھر کار راستہ آتا تو خطا
 آگے نکل جاتا اور جب ہموار میدان آتا تو غبرا آگے ہو جاتی۔ جب دونوں گھوڑے
 آدمیوں کے قریب آئے۔ تو وہ ان ایسی زمین تھی جس میں پانون دھستے تھے
 اس سے خطر آگے ہو گیا۔ اس پر خذیفہ نے کہا۔ قیس میں تجھ سے بازی
 جیت گیا۔ قیس نے کہا رَوَيْدَكَ يَعْْلُونَ الْجَدَّ دُثْمِيرُ وَه اب اور سخت
 زمین میں آئیگی! یہ ایک مثل ہو گئی ہے۔ پھر جب وہ ہموار زمین میں آئی
 تو خذیفہ نے کہا۔ واللہ ہمارے آدمی نے ہمیں دھوکا دیا۔ قیس نے
 کہا۔ تَرَكَ الْخَدَّاعَ مِنَ الْجَدَى مِنْ مِائَةِ وَعِشْرِينَ د یعنی اوس
 شخص نے کہ جس نے ایک سو بیس تیر پر تاب گھوڑا چلایا ظاہر ہے کہ ہوکا
 نہیں کیا ہے! یہ بھی ایک مثل ہو گئی ہے۔ پھر غبرا سب آگے آئی اور۔

اوس کے بعد خطار خذیفہ کا گھوڑا پھر اوس کے بعد خفا گھوڑی آئی۔ پھر آ
بعد و احس آیا۔ غلام اوسے آہستہ آہستہ لے آ رہا تھا۔ غلام نے وہ سب
حال قیس سے کہا جو اوس پر گزرا تھا۔ خذیفہ نے اس سے انکار کیا۔ اور
زبردستی سبقت کا دعویٰ کیا۔ اور کہا میں دو نو گھوڑے کیے بعد دیگر
آئے ہیں۔ پھر قیس اور اوس کے ساتھی اوس مقام پر گئے۔ جہاں احس
کو روکا گیا تھا۔ اور اوس سے جا کر دیکھا۔ اور اون میں اختلاف پڑ گیا۔

۸۹ قبی خذیفہ میں شروع ہوا۔ جب اسکی خبر بیع کو پھونچی۔ تو وہ خوش ہوا۔ اور اپنے
کا بڑا جانا اور قیس کا ندبہ دوستوں سے کہا۔ کہ واں قیس ہلاک ہو گیا۔ اور میں خوب
کو قتل کر کے بھاگنا۔ جانتا ہوں کہ اگر خذیفہ نے اوسے قتل نہ کر دیا۔ تو وہ
متمہارے پاس جو ارطلب کرتا ہوا آئیگا۔ اور اوس وقت ہم کو اپنے ساتھ ہلاک
بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ پھر اوس اسدی کو اس بات پر ندامت ہوئی کہ میں نے
واحس کو کیوں روکا تھا۔ اس واسطے قیس کے پاس آیا۔ اور جو کچھ اوس نے
کیا تھا اوس کا اعتراف کیا۔ خذیفہ نے اس سے اوسے گالیوں دیں۔
پھر نبی بدر نے قیس کی اور اوس کے بھائیوں کی بے حرمتی کرنی شروع کی
اور اونھیں باتوں میں ایذا دینے لگے۔ اس پر قیس نے بھی اونھیں ڈانٹا۔
اس سے اونھوں نے قیس کے ساتھ اور بھی سرکشی کی۔ اور فحش باتیں کہنے
لگے۔ پھر قیس اور خذیفہ دونوں نے اپنے اپنے مخالف کی سبقت سے انکار کیا
اور یہاں تک نوبت پھونچ گئی کہ ہاتھ پاؤں ہو جائے۔ لیکن لوگ بیچ میں آگئے
اور الگ الگ کر دیا اور اونھیں معلوم ہو گیا کہ خذیفہ کی زیادتی ہے۔ پھر

خدیفہ نے اپنے بیٹے مذہب کو قیس کے پاس بھیجا۔ اور شرط کے ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ جب مذہب قیس کے پاس آیا۔ اور اس نے باپ کا پیغام سنایا۔ تو قیس نے اس کے ایک برچھا مارا اور جان سے مار ڈالا۔ اور اس کا گھوڑا بے سوار کے اس کے باپ کے پاس بھوپنجا۔ قیس نے بنی عسین میں کوچ کی منادی کرادی۔ اور وہ سب چلے۔ اور جب گھوڑا خدیفہ کے پاس بھوپنجا۔ تو اس نے جاناکہ اسکا بیٹا مارا گیا۔ اس نے لوگوں میں فریاد مچائی۔ اور اپنے لوگوں کو ساتھ لیکر سوار ہوا۔ اور جہان بنی عسین سے رستے تھے وہاں آیا۔ دیکھا تو اون کے گھر خالی پڑے ہیں۔ اور اس کا بیٹا مرا پڑا ہے۔ تو گھوڑے سے اُترا۔ اور اس کی دو آنکھوں پر بوسہ دیا۔ اور لوگوں نے اسے وہاں دفن کر دیا۔

۹۰ خدیفہ کا مالک بن مالک بن زہیر قیس کا بھائی فرارہ مین بیابا ہوا تھا۔ زہیر کو مارنا اور بنی قیس کا اور ادبھین مین رہتا تھا قیس نے اس سے کھلیجا اس سے ناراض ہونا۔ کہ مین نے مذہب بن خدیفہ کو مار ڈالا ہے۔ اور وہاں سے چلے دیہون۔ تو بھی وہاں سے نکل آ۔ نہیں تو تو مارا جائیگا۔ اس نے کہا قیس جانے اور قیس کی خطا جانے۔ مجھ سے کیا واسطہ ہے وہاں سے نہ نکلا۔ پھر قیس نے ربیع بن زیاد کے پاس آدمی بھیجا۔ کہ مین سے کہو کہ اس آتا ہوں۔ اور وہاں رہو نگا۔ تم ہمارے عشیرہ اور اہل ہو۔ ربیع نے ہاں نان کا جواب کچھ نہ دیا۔ اور اس میں فکر کرنے لگا۔ کہ کیا کیا جائے۔ پھر بنی نے مالک بن زہیر قیس کے بھائی کو قتل کر دیا۔ جو اون میں رہا کرتا تھا۔

خبر عیسٰی میں اور نیز ربیع بن زیاد کو بھوپنچی - اوسکا قتل ان لوگوں کو بڑا ناگوار
گزرا - اور ربیع نے قیس کے پاس جاسوس بھیجا - کہ وہ اوس کے دل کی
خبر لائے - اس جاسوس نے قیس کی زبان سے یہ اشعار سنے -

ایجو بنو بدیر بمقتل مالکِ
ویخذلنا فی السَّائِبَاتِ بِرَبِیعِ

کیا بنی بدیر مالک کو قتل کر کے بیچ جائیں گے - اور ربیع ہمیں مصائب میں چھوڑ کر الگ ہو جائے گا

وَكَانَ رِیَادُ قَبْلَهُ یَتَقِیْهِ
مَنْ الدَّهْرَانِ یَوْمَ الْوَفْطَنِیْ

اوس کی اپ زیاد تو اوس سے پہلے ایسا تھا کہ اگر کسی پر کوئی برا وقت آ پڑتا تو لوگ اوس سے بھاگتا تو بھین بھاگتا تھا

فَقُلْ لِّرَبِیعِ یَحْدِثُ فِعْلَ شِیْخِهِ
وَمَا النَّاسُ إِلَّا خَافُؤُ مَضِیْعِ

اسے ربیع کہہ دینے کی پروا کیوں کیوں نہ ہو وہی طرح کے ہوا کرتے ہیں - یا تو باپ کی عزت کی خاطر کہتے ہیں یا دوسرے کو ڈر

وَالْأَفْصَالُ فِی الْبِلَادِ إِقَامَةٌ
وَأَمْرُ بَدْرِ عَلَی جَمِیْعِ

اگر ربیع نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو مجھ کو اس ملک میں قاتلے شوار ہو جائیگی اور نبی بڑکا سبیل سے اکیلے ہی اور ان کی

پھر یہ شخص ان اشعار کو سنکر ربیع کے پاس لوٹ گیا - اور اوسے
جا کر یہ شعر سنائے - اس سے ربیع مالک پر رو پڑا - اور کہنے لگا -

مَنْعَ الرِّقَادِ فَمَا غَضُّ سَاعَةٍ
جَوْعًا مِّنَ الْخَبْرِ الْعَظِيمِ السَّارِ

اس بڑی بیماری خبر سی جو مشہور ہوئی ہو نہ جاتی رہی ہو اور میں اوسکے اضطراب سے ایک ساعت بھی نہ نہیں زندہ نہیں رہتا

أَفَبَعْدَ مَقْتَلِ مَالِکِ بَزْهَرٍ
تَرْجُو النِّسَاءَ عَوَاقِبَ الْأَطْهَرِ

کیا مالک بن ہیر کے قتل کے بعد بھی تمہرے عواقب کی (یعنی اولاد کی) عورتوں کو امید ہو سکتی ہے کہ ایسے نیچے بہر بھی پیدا کر سکتے

مَنْ كَانَ مُحْنٌ وَنَا بِمَقْتَلِ مَالِکِ
فَلِیَا تِ شَوْنَنَا بَوْجَدِ هَمَارِ

جس شخص کو مالک کے قتل سے بیخ ہو ہوا وہ اسے چاہئے کہ دن دو بہر ہماری عورتوں کے پاس آے اور دیکھے تو اسے

يَجِدُ النِّسَاءَ حَوَاسِرَ يَبْدُ بَنَاهُ وَيَقْنِزُ قَبْلَ تَبْلُجِ الْاَسْحَلِ

معلوم ہوگا کہ ہماری عورتیں ننگے سر اسے روتی اور سحر کے روشن ہونے سے قبل اس کے لئے اٹھتی ہیں۔

يَضْرِبُ نَحْرَهُ وَجُوهَهُ عَلَى فُتًى صَخْمُ الدَّسِيعَةِ غَيْرُ مَلْخُولٍ

اور ایک جوان پر جو بڑا بخشش والا اور دلاور تھا اپنے رخساروں کو پٹتی ہیں۔

قَدْ كُنْهُنَّ عَنِ الْوُجُوهِ تَسْلًا فَا لِيَوْمَ حِينَ بَرَزَ لِلنَّظَارِ

ایک دن وہ تھا کہ وہ اپنے چہرہ کو پردہ میں چھپاتی تھیں۔ مگر آج دیکھو تو وہ دیکھنے والی کی نظروں کے سامنے نکلی ہوئی ہیں۔

یہ ایک بہت بڑا قصیدہ ہے۔

۹۱ قیس اور ربیع کا جب قیس نے یہ اشعار سنے تو خود بھی سوار ہوا۔ اور اپنے

اتفاق اور غنترہ کا شہیم اہل و عیال کو بھی سوار کرایا۔ اور ربیع ابن زیاد کے پاس سب کے سب گئے۔ دیکھا تو وہ ہتیاروں کی دستی مالک پر

کر رہا ہے۔ قیس اس کے پاس جا کر اُترا۔ اور ربیع کھڑا ہو کر اس سے گلے ملا۔ اور دونوں روئے۔ اور مالک کے قتل کے سبب سے دونوں نے

اضطراب کا اظہار کیا۔ اور دونوں کے ساتھی ایک دوسرے سے ملے۔

اور وہاں فروکش ہوئے قیس نے پھر ربیع سے کہا۔ جس نے تیرے

پاس آکر پناہ لی ہے۔ اور تجھ سے استعانت کی ہے۔ پھر تجھ سے کبھی

نہیں بہا کا اور نہ الگ ہوا ہے۔ میں نے تیرے ساتھ اگر ایک دن

برائی کی ہے تو تو میرے ساتھ دو دن برائی کر۔ میں اگر سردار ہوں تو

قوم کے سب سے سردار ہوں۔ لیکن میری قوم تیرے ساتھ ہے۔ مالک

کے سبب سے قوم کا نقصان ہوا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ شکر کو بڑاؤں

کیونکہ اگر مین بنی بدر سے لڑوے۔ تو بنی ذبیان اُن کا ساتھ دین کے
اور جب بنی ذبیان اُن کی نصرت کریں گے۔ تو بنی عیس میرا ساتھ چھوڑ دے
اگر تو نے اُنہیں جمع نہ کیا۔ تو وہ میرے ساتھ کبھی نہیں ہو سکتے۔ اور
خون مین مین اور بنی بدر کے لوگ دو نو برا بر ہیں۔ مین نے اُن کے
بیٹے کو قتل کیا ہے اور اُنہوں نے میرے بھائی کو مارا ہے۔ اگر تو
میری مدد کریگا۔ تو میرا حوصلہ اُن سے بدلہ لینے کا ہو جائیگا۔ اور اگر
تو نے مجھے چھوڑ دیا۔ تو وہ مجھ سے بدلہ کی خواہش کریں گے۔

ربیع نے کہا یہ تو بالکل بے فائدہ بات ہے کہ مین تیری فضیلت کو ایسا
ہی نہ سمجھوں جیسی خود میری فضیلت ہے اور تو میرے منفعت کو ایسا ہی
نہ سمجھے کہ وہ خود تیری منفعت ہے۔ مالک کے قتل سے جھک بڑا رنج ہوا ہے
تو اس معاملہ میں ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی۔ اُنہوں نے گھوڑوں
کے باب میں تجھ پر ظلم کیا۔ اور تو نے اُن کا آدمی مار ڈالنے میں اُن پر
ظلم کیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے بیٹے کے عوض تیرے بھائی کو مار ڈالا ہے
اب اگر وہ تیرے بھائی کے خون کو اپنے بیٹے کے خون کے برابر سمجھیں
اور شاید لڑائی اٹھ کھڑی ہو تو مین تیرا ساتھی ہوں لیکن میرے نزدیک
مسالمت و مصالحت اُن سے بہتر ہے۔ تاکہ تجھے تنہا ہوا زن سے
لڑائی کی فرصت مل جائے۔

پھر قبیس نے اپنے اہل و عیال وغیرہ کو بلایا۔ اور وہ آکر ربیع کے
پاس قیام پذیر ہوئے۔ اس وقت عنترہ بن شداد نے مالک کے قتل کی نسبت

ایک مرثیہ کہا تھا اوسین کے کچھ شعر یہ ہیں۔

فَاللَّهِ عَيْنًا مَرَا مِثْلَ الْمَلِكِ عَقِيَّةُ قَوْمٍ أَنْجَبَ فُرْسَانِ

اللہ اللہ کہیں اسی میں ہیں جنہوں کا کئی طرح کا کوئی شخص کبھی ہوا اسی طرح کوئی مارا جو کہ جن کے دربار میں گھوڑے دوڑتے تھے

فَالَيْتَهُمْ أَوْ تَطْعَمًا الدَّهْرَ بَعْدَهَا وَلَيْتَهُمْ أَوْ يُجْبَعًا لِرَهْأَن

کیا اچھا ہوتا یا ان دنوں گھوڑے کو رہان اور شرط بندی کے بعد کھانے کو کبھی دیا جاتا جس سے وہ مر جائے اور بالکل ہوا اور اچھا کہ وہ گھوڑے کو بھی

لَقَدْ جَلَبَأَ جَلَبًا مِصْرَعَ مَالِكٍ وَكَانَ كَرِيمًا مَاجِدًا لِحَيَّانِ

اوں گھوڑے نے ایک ایسا شور مچا کہ جس سے مالک کا قتل ہوا۔ وہ بڑا کرم اور ماجد اور شریف عورتوں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا

وَكَانَ إِذَا مَكَانَ يَوْمَ كَرِهَتِي فَقَدْ عَلِمُوا أَنِّي وَهُوَ فِتْيَانِ

جب کبھی اڑانی کی مصیبت کا دن ہوتا تو لوگ جانتے تھے کہ اس وقت وہ اور میں دو ہی دلا در جوان ہیں۔

وَكُنَّا لَدَى الْهَيْجَاءِ نَحْمِي نِسَاءَنَا وَنَضْرِبُ عِنْدَ الْكُوبِ لِنَبْنِ

اڑانی کے وقت ہم اور وہ اپنی عورتوں کی حفاظت و حمایت کرتے در سختی اور مصیبت کے وقت تمام دشمنوں کی آؤنگیوں کا ٹپے

فَنُوفَ تَرَى أَنْتَ بَعْدَكَ بَاقِيًا وَأَمَكْنِي دَهْرِي طُولَ زَمَانِ

اگر میں تیرے بعد باقی رہ گیا اور کچھ مدت تک زمانے نے مہلت اور قوت دی تو تو جو میں گردن کا دیکھ لے گا

فَأَقِمْ حَقًّا لَوْ بَقِيتَ لِنَظَرَةٍ لَقَرَّهَبَا الْعَيْنَانِ حَيْثُ تَرَانِ

میں خدا کی قسم کہ میں ان کو اگر ایک نظر بھی دیکھنے کا موقع مل گیا تو تیری کہیں مجھ دیکھ کر بہت جلد ہڈی جا لے گی یعنی میں تیرا انجام لوں گا

۹۲ بیت کا خدیفہ کے جواب میں یہ بات خدیفہ کو معلوم ہوئی۔ کہ ربیع اور قیس نے

اتفاق کر لیا تو اسے بڑا شاق گزرا۔ اور پھر مستعد ہو گیا۔ کہ جو بلا پڑیگی اسے جھیلونگا۔ ایک روایت

اس طرح بھی ہے۔ کہ بلا دعبس میں اس وقت قحط سالی ہو گئی تھی۔ اس واسطے

وہاں کے رہنے والے بلاد فزارہ میں دانہ پانی کے واسطے چلے گئے تھے اور ربیع نے حذیفہ سے استجارہ کیا اور وہاں رہنے لگا تھا۔ پھر جب اوس نے سنا کہ مالک مارا گیا۔ تو حذیفہ سے کہا۔ کہ تین دن کی مہلت کامیاب حق ہے۔ یہ تو مجھے دے اسبین میں یہاں سے چلا جاؤنگا۔ حذیفہ نے کہا اچھا۔ تین دن کی مہلت ہے۔ پھر ربیع بنی فزارہ سے چلا گیا۔ جب جل بن بدر نے سنا کہ ربیع چلا گیا تو اپنے بھائی حذیفہ سے کہا۔ یہ کیا غضب کیا کہ تو نے مالک کو مار ڈالا۔ اور ربیع کو یہاں سے چلا جانے دیا وہ تو تجھے آگ جلائے گا۔ اس واسطے حذیفہ اور جل دونو سوار ہوئے۔ کہ ربیع کا جا کر کام تمام کر دیں۔ مگر ربیع فوراً نکل گیا۔ اور اودن کے ہاتھ نہ آیا۔ اس وہ خوب جان گئے۔ کہ ربیع کے دل میں شرکی نیست ہے۔ اور وہ فساد کرے گا۔

۹۳ فزارہ اور عبس کی غرض اور ہر توفیس اور ربیع متفق ہوئے۔ اور اودہر خذیفہ پہلے لڑائی اور خذیفہ کی گرفتار نے اپنی قوم کو جمع کیا اور سب نے ملکر عبس کے بزرگ اور دونو فریق میں صلح۔ عہد و پیمان کئے۔ اور ربیع اور توفیس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور لڑائی کے لئے تیار ہوئے۔ پھر فزارہ نے بنی عبس پر تاخت کی۔ اور کچھ جانور آدمی کھڑے گئے۔ اس سے عبس جوش میں آگئے۔ اور غارت کے واسطے مجتمع ہوئے۔ مگر فزارہ کو اسکی خبر چھوچ گئی۔ اس لئے وہ بھی ان کے مقابلہ کو نکلے۔ اور ایک چشمہ پر جس کا نام عذق تھا اون کا مقابلہ ہوا۔ یہ لڑائی ان قوموں کے درمیان سب سے اول لڑائی ہوئی ہے۔ اس وقت دونو فریق خوب لڑے۔ اور عوف بن یزید (نہیں بلکہ ابن بدر) مارا گیا اوسے جندب

بن خلف العبسی نے قتل کیا تھا۔ پھر فزارہ بھاگ گئے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے اور ربیع ابن زیاد نے حذیفہ بن بدر کو گرفتار کر لیا۔ حُر بن العبسی نے یہ نذر مانی تھی۔ کہ اگر کسی طرح حذیفہ قابو میں آجائے گا تو وہ اسے تلوار سے مارے گا۔ اور اوس کے پاس ایک قاطع تلوار تھی جس کا نام اَضْرَم (بہت کاٹنے والی) تھا جب حذیفہ قید ہو گیا۔ تو اوس نے چاہا کہ اپنی نذر پوری کرنے کے واسطے اسے تلوار سے مار ڈالے اس واسطے ربیع نے حُر کی بی بی سے کھلا بھیجا۔ تو اوس نے اپنے شوہر کی تلوار چھپا دی۔ اور لوگوں نے اوس سے کہا۔ کہ حذیفہ کو نہ مارے۔ اوس کا قتل بڑی آفتین برپا کر گیا اور نتیجہ اس کا بہت بُرا ہو گا۔ مگر حُر نے نہ مانا۔ اور کہا کہ میں تو ضرور ہی اسے مار ڈنگا۔ اس واسطے لوگوں نے حذیفہ پر اونٹ کی پالان ڈال دی۔ پھر اسے تلوار ماری۔ اور تلوار نے اسے نہ کاٹا۔ اور حذیفہ قید میں پڑا رہا۔ اس واسطے غطفان جمع ہوئے اور سب نے صلح کے لئے کوشش کی۔ پھر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بدر بن حذیفہ کے خون کے عوض میں مالک بن زہیر کا خون سمجھا جائے۔ اور عوف بن بدر کا خون بہا دیا جائے۔ اور جو حذیفہ کے حُر نے تلوار ماری ہے اوس کے عوض دو سو اونٹ دے جائیں۔ اور وہ سب کے سب ادنیٰان ہوں جو دس دس مہینے کی گاہن ہوں۔ اور چار غلام بھی اونچے ساختھ ہوں۔ اور وہ لوگ جو فزارہ کی لڑائی میں مارے گئے اُن کا خون حذیفہ نے معاف کر دیا۔ اور قید سے چھوڑ دیا گیا۔

۹۴ سنان کے چھوٹے سے حذیفہ کا صلح توڑنا اور اس کا صلح کیلئے کوشش کرنا مگر کچھ اثر مرتب نہ ہوتا

جب حذیفہ اپنی قوم میں لوٹ کر گیا۔ تو اسے اس صلح

بڑی ندامت ہوئی۔ اور بنی عیس کو برے الفاظ میں یاد کرنے لگا۔ اوقیس بن زہیر اور عمارہ بن زیاد دو نو سوار ہو کر حذیفہ کے پاس گئے۔ اور اوس سے بات چیت کی۔ اور حذیفہ اون کے ساتھ اتفاق کے لئے رضا مند ہو گیا۔ اور یہ بھی اقرار کر لیا۔ کہ جو اونٹ اون سے لئے ہیں اونھیں واپس کر دے گا۔ اس وقت یہ اونٹنیاں بیاہ چکی تھیں۔ اور اون کے بچے پیدا ہو گئے تھے۔ اسی شمار میں کہیں سنان بن ابی حارثہ المری بنی فزارہ میں آ گیا۔ اور حذیفہ نے جو صلح کر لی تھی اس راسی کو اوس نے برباد بتایا۔ اور کہا اگر تجھے ایسی ہی صلح کرنا ہے تو لاغراور ڈبلے اونٹ اونھیں دیدے اور اون کے اونٹ رکھ لے۔ اور اون کے بچے بھی رکھ لے۔ حذیفہ نے بھی اس راس سے موافقت کی۔ لیکن اس بات کو قیس اور عمارہ نے منظور نہیں کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو اونٹ ان لوگوں نے حذیفہ سے طلب کیے تھے وہ وہ اونٹ تھے جو اوس شخص سے شرط کی بات لئے تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ مالک بن زہیر اس واقعہ کے بعد قتل ہوا تھا۔ چنانچہ حمید بن بد۔ اس باب میں کہتا ہے۔

وَمَنْ يَبْتَدِعْ شَيْئًا سَوِيًّا لِحَقِّ بَطْلَانٍ

قَتَلْنَا بَعْدَ مَا لَكَا وَهُوَ تَارِنَا

ہم نے عورت کے بعد کیا تھا۔ اور پھر خون کا بدلہ لیا تھا۔ جو شخص جس کے سوا کوئی اور کام کرنا چاہے وہ ہی ظالم بناوے

اور سنان نے حذیفہ کو لڑائی کی اشتعالک دینا شروع کی۔ جس سے آخر کار فزارہ راضی ہو گئے۔ یہ ہر جب انصار (یعنی اوس و خزرج) نے سنا کہ فزارہ کا ایسا عزم ہو گیا ہے۔ تو اون کے چند سردار جمع ہوئے۔ اور عمرو بن الاطنابہ

اور مالک بن عجلان اور حجاج بن ابی ارقیس بن السخیم وغیرہ اُنکے پاس گئے کہ فریقین میں صلح کرا دیں۔ اور وہاں جا کر دونوں فریق میں دوڑے پھرے اور اتفاق کرانا چاہا۔ مگر حذیفہ نے اسے منظور نہ کیا۔ جس سے انھیں معلوم ہو گیا۔ کہ اسی کی زیادتی ہے۔ اس لئے انھوں نے حذیفہ سے کہہ دیا۔ کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اور وہاں سے مجبوراً لوٹ آئے۔

۹۵ فزارہ اور عبس کی سخت لڑائی ان درملک حارہ و زیکا اور ریان کے بیڑے قتل اپنے بھائی حل کو بھیجا۔ اور اس نے عبس کو آکر لڑنا اور ریان بن الاسلع بن سفیان کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کی شکنیں باندھیں۔ اور حذیفہ کے پاس لے گیا۔ حذیفہ نے اسے اس شرط پر چھوڑ دیا۔ کہ اپنے دونوں بیٹے اور عمرو بن الاسلع اپنے بھائی کے بیٹے جبیر کو رہن میں دے دے چنانچہ ریان نے انھیں رہن میں دیکر آزاد سی حاصل کی۔

پھر قیس فزارہ پر گیا۔ اور ایک جماعت سے اس کا مقابلہ ہوا۔ جنہیں مالک بن زید بن بدر بھی تھا۔ قیس نے اسے قتل کر ڈالا۔ اور فزارہ بھاگ گئی۔ اس پر حذیفہ نے ریان کے دونوں بیٹوں کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اور وہ فریاد مچاتے اور دہائی دیتے اور باوا باوا کرتے رہے۔ مگر حذیفہ نے کچھ نہ سنا۔ اور وہ یہی کہتے کہتے مر گئے۔ مگر ریان کے بھتیجے کو اس کے ماموں نے نہیں مارنے دیا۔

اب جب کہ مالک اور ریان کے دونوں لڑکے قتل کئے گئے۔ تو فریقین

لڑائی خوب جوش و خروش سے ہونے لگی۔ اور فزارہ اور اون کے ساتھیوں کو اکثر نقصان رہا۔ بعض اوقات تو وہ آکر لڑتے۔ اور لڑائی میں ایسی شدت ہوتی کہ صبح سے لڑتے لڑتے شام ہو ہو جاتی تھی۔ یسین ریان بن الاسلع نے کہیں زید بن حذیفہ کو دیکھ لیا۔ اور اس پر حملہ کر کے مار ڈالا۔ اور فزارہ اور ذبیان کو شکست ہو گئی۔ اور جب حارث بن بد گرفتار ہو گیا۔ تو اس سے بھی عبس نے مار ڈالا۔ اور عبس کا اس مرتبہ کچھ نقصان نہ ہوا۔ اور وہ صحیح و سالم لوٹ آئے۔

۹۶۔ حذیفہ اور قیس کی پھر جب زید اور حارث مارے گئے۔ تو حذیفہ نے صلح اور قیس اور ربیع کے تمام بنی ذبیان کو جمع کیا۔ اور شجاع اور اسد بن خرمیہ کو مرہون بیٹوں کا قتل اپنے ساتھ جمع کر لیا۔ عجب بس نے یہ سنا تو انھوں نے بھی اپنے اطراف کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور قیس کی رائی کے بموجب یہ لوگ پہلے سے پہلے ہی جا کر عقیقہ چشمہ پر قابض ہو گئے۔ اور حذیفہ بھی اپنی فوج کو لیکر عبس کی طرف آیا۔ اور سفیر آپس میں آنے جانے لگے لیکن حذیفہ نے قسم کھائی کہ میں اس وقت تک صلح نہ کروں گا۔ کہ عقیقہ کا پانی نہ پی لوں۔ اس واسطے قیس نے اس چشمہ کا پانی ایک مشک میں بھر دیا اور اس کے پاس بھیج دیا۔ اور کہا جانتا کہ ممکن ہے میں حذیفہ کی حجت قطع کروں گا۔ آخر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بنی عبس حذیفہ کو اون لوگوں کی دین دین کہ جو اس کے قتل ہو گئے ہیں۔ اور جب تک دیتیں جمع کریں تب تک کچھ آدمی رہن کر دیں۔ دیتیں دس تھیں۔ اور رہن میں جو لوگ رکھے گئے

وہ ایک توقیس بن زہیر کا بیٹا تھا اور ایک ربیع بن زیاد کا تھا۔ ان میں سے ایک توقیہ بن سنان کے پاس اور دوسرا بکر بن وائل کے ایک اندھے شخص کے پاس بھیجا گیا۔

پھر خذیفہ کو بعض لوگوں نے دیت کے قبول کرنے پر عار دلائی۔ اس واسطے وہ اور اسکا بھائی حمل قطبہ بن سنان اور اوس بکری کے پاس آئے۔ اور ادن سے کہا۔ کہ لڑکون کو ہمیں دیدو۔ کہ ہم انھیں کپڑے پہنا کر ادن کے لوگوں کے پاس بھیج دیں۔ اس پر قطبہ بن سنان نے تو اپنے پاس کے لڑکے کو دیدیا جو قیس کا بیٹا تھا۔ مگر بکری نے اپنے پاس کے لڑکے کا دنیا منظور نہ کیا۔ لیکن ادنہوں نے جتیس کے بیٹے کو لیلیا۔ تو لیکر چلے۔ راستہ میں انھیں عمارۃ بن زیاد العبسی کا بیٹا بھی مل گیا۔ اور اوس کے ساتھ اسکا ابن عم بھی تھا۔ ادنہوں نے ادن دو نو کو بھی کپڑے لیا۔ اور قیس کے بیٹے کے ساتھ انکو بھی مار ڈالا۔

۹۷ عیس اور فزارہ بن کمر لڑائی کا آغاز اور خذیفہ جمع کی تھیں اور انھیں لیا۔ اور انھیں پر لوگوں کو سوار کرایا تمام بطن غطفان کو لیکر عیس آئے اور اوس سے ہتھیار مول لئے۔ اور قیس فوج کو لیکر نکلا۔ اور عیس کا مقابلہ کے لشکر خذیفہ کے ایک بیٹے سے مقابلہ ہوا۔ جس کے ساتھ دیان کے سوار تھے۔ قیس نے انھیں مار ڈالا۔

پھر خذیفہ نے لوگوں کو جمع کیا۔ اور عیس کی طرف چلا۔ اس وقت وہ ایک چشمہ پر تھے جس کا نام عراعر تھا و مان خوب لڑائی ہوئی۔ اور فزارہ کو غلبہ ہوا

اور اون کا کوئی آدمی نہیں مارا گیا۔ اور وہ سالم لوٹ گئے۔ پھر خذیفہ نے لڑائی میں بڑی کوشش کی۔ لیکن حمل کو اب لڑائی گران گزرنے لگی۔ اور جو قتل ہوئے اون پر اس سے ندامت ہوئی۔ اور اپنے بھائی سے صلح کے واسطے کہا۔ مگر اس نے نہ مانا اور اسدا اور ذبیان اور تمام بطون غطفان کو جمع کیا اور عیس کی طرف چلا۔

عیس بھی جمع ہوئے۔ اور اس معاملہ میں مشورہ کیا۔ قیس بن زہب نے اون سے کہا۔ کہ اس وقت ان لوگوں کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے وہ بہت کثرت سے ہیں۔ نبی بدر کو تو یہ منظور ہے کہ وہ اپنے خون کا بدلہ لیں اور کچھ اس سے بڑھ کر تھیں قتل کر ڈالیں۔ لیکن باقی اور لوگ جو اون کے ساتھ آئے ہیں۔ اون کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ لوٹ کہسوٹ اور غنیمت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ہمیں یہ مناسب ہے۔ کہ ہم اپنے مال و اسباب کو جہان ہے وہیں چھوڑ دیں۔ اور اون کے پاس دو سوار کھڑے کر دیں۔ ایک تو دوحس پر اور دوسرا ایک اور تیز گھوڑے پر سوار ہو۔ اور ہم اپنی جگہ سے کوچ کر جائیں اور اپنے مال و اسباب سے کہیں ایک منزل کے فاصلہ پر جا کر ٹھہر جائیں۔ جب یہ لوگ ہمارے مال و اسباب پر آئیں تو یہ دو نو سوار ہماری طرف بھاگ آئیں۔ اور ہکوا اون کے پھونپھنے کی خبر دیں۔ اس وقت یہ لوگ لوٹ کہسوٹ اور مال و اسباب جمع کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور اگرچہ اون کے غافل لوگ اونہیں منع کریں گے۔ تب بھی لوگ اونکی مخالفت کریں گے۔ اور اون کی فوج کی دستی میں خلل پڑ جائے گا۔ اور ہر شخص اس مال کی حفاظت میں مشغول ہوگا

جو اس نے لے لیا ہے۔ اور اپنے ہتیار وں کو وہ دونوں کی بیٹوں پر باندھ لینگے اور بڑے اطمینان سے آرام میں ہوں گے۔ اس وقت جب ہمیں یہ دونوں سوار آکر خبر دینگے تو ہلکو چاہئے کہ وہاں سے لوٹ پڑیں اور ان پر آکر پھیل پڑیں ان میں اس وقت فتنہ رقی اور تشدد ہوگا۔ اپنی اپنی رائے جدا ہوگی۔ اور سیکو بجز اپنی ذات خاص کے بچانے کے اور کچھ ہمت نہ رہے گی۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور وہاں سے چلے گئے۔

۹۸ فرارہ کا لوٹ میں پڑا پھر خذیفہ اور اس کے ساتھی عبس پر آئے۔ اور لوٹ اور عبس کا اونہیں شکست میا اور خذیفہ اور حمل کا قتل۔ مگر کسی نے نہ مانا۔ اور اسی لوٹ کہ سوٹ میں پڑ گئے۔ جیسا کہ قیس نے کہا تھا۔ پہر بنی عبس لوٹے۔ بنی اسد وغیرہ تو دیکھتے ہی ادھر ادھر متفرق ہو گئے۔ اور فرارہ آخر دم تک میدان میں جمے رہے۔ عبس نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کیا۔ اور مالک بن سبیع الثعلبی غطفان کا سردار مارا گیا۔ اور فرارہ کو ہزیمت ہوئی خذیفہ ان کے ساتھ تھا۔ مگر یہ لوگ اس نے بنی عبس سے بھاگے۔ کہ خذیفہ کے پاس صرف پانچ سوار رہ گئے۔ جس سے ان کے بھاگنے میں بہت کوشش کی۔ اسی میں بنی عبس کو خبر مل گئی۔ اور قیس بن زہیر اور ربیع بن زیاد قرواش بن عمرو بن الاسلع نے جسکے بیٹوں کو خذیفہ قتل کیا تھا اس کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اور رات کو اس کے تعاقب میں چلے گئے۔ راستہ میں قیس نے کہا کہ مجھے پورا پورا یقین ہے۔ کہ وہ جعفر المبارک پانی پئیں گے۔ اور وہیں ٹھہریں گے۔ اس واسطے وہ تمام رات برابر چلے گئے۔ اور طلع

شمس کے وقت اونھیں جفر الہیاء کے تالاب پر جا کر گھیر لیا۔ حذیفہ اور
 اوس کے ساتھیوں نے اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دیے تھے۔ دیکھتے ہی
 ادھون نے گھوڑوں کو جمع کرنا چاہا۔ مگر قیس وغیرہ بیچ میں آگئے۔ اور گھوڑوں
 تک اونھیں نہ پہونچے دیا۔ حذیفہ کے ساتھ اس وقت اوسکا بھائی حل بن بڑ
 اور اوسکا بیٹا حص بن حذیفہ وغیرہ بھی تھے۔ ان پر قیس اور ربیع وغیرہ نے
 حملہ کیا۔ اور چلا چلا کر کہنے لگے لَبِیْکُم لَبِیْکُم (حاضر ہیں حاضر ہیں)
 یعنی یہ دونوں اپنے ارن بیٹوں کو اس وقت جواب دیتے تھے جو با و ابا واکتے
 ہوئے حذیفہ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ اور قیس نے اون سے کہا۔
 بنی بکر دعا کا مزہ اب تم نے کیسا دیکھ لیا۔ حذیفہ وغیرہ نے اونھیں خدا کی قسم
 دین اور رحم اور رشتہ کا لحاظ کرنے کو کہا۔ مگر حملہ آور دن نے کچھ نہ سنا۔
 اور قرداش بن عمر و گھوڑوں کو حذیفہ کے پیچھے آیا۔ اور ایک ضرب سے اوسکی پیٹھ
 توڑ ڈالی۔ اس قراوش کو حذیفہ نے ہی پرورش کیا تھا۔ اور یہ اوسی کے
 گھر میں بڑا ہوا تھا۔ پھر اوس کے بھائی حل کو بھی مار ڈالا۔ اور اون دونوں
 کے سر کاٹ لئے۔ اور حص بن حذیفہ کو اوسکی خرد سالی کے سبب سے رہنہ دیا
 اس لڑائی میں فزارہ اسد اور غطفان کے چار سو آدمی سے زائد قتل ہوئے۔
 اور عبس کے کوئی بیس آدمی مارے گئے۔ فزارہ اس لڑائی کو وقعتہ البوار
 (ہلاکت لڑائی) کہا کرتے ہیں۔ قیس کے اشعار اس لڑائی کی نسبت یہ ہیں

وَ اَکْرَمُہُ حَذِیْفَةُ لَا یَرُوْهُ

اَقَامَ عَلٰی الْہِجَابِ خَیْرُ مَیْمَتٍ

ہباتین حذیفہ کرکڑا ہوا جو وہ مردن میں شرف و اکرام ہے۔ اور لڑائی میں کبھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا تھا

لَقَدْ فُجِعَتْ قَلْبُ جَمِيعًا مَوَالِي الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ لَصِيحُمُ

تمام نبی قیس کو وہ آئیل و غیب ہون یا قوم کے موالی ہون اور کے واسطے سب رنجیدہ ہوئے ہیں

وَعَمَّ بِهِ لِقَاتِلَهُ بَعِيدًا وَخَصَّ بِهِ لِقَاتِلَهُ حَمِيمًا

جو لوگ بعید ہیں اس کے قتل کے سبب سے اور نبین عام رنج پیدلا سدا و جو لوگ قریب ہیں اور نبین ماسک قتل کی دھمک رنج ہوا

یہ بہت بڑا قصیدہ ہے۔ اور یہ بھی قیس نے ہی کہا ہے۔

الْوَرَاثَةُ بِرِ الْنَّاسِ أَمْسَى عَلَى جَفْرِ الْهَبَاءِ قَلَابَتٌ

کیا تو نے نہیں لکھا۔ کہ جو شخص خیر الناس تھا وہ جعفر الہباءہ میں سامنے سے ستا ہی نہیں تھا۔ اور سوچو کہ مر گیا

فَلَوْلَا ظِلُّهُ مَا زِلْتُ أَبْكُ عَلَيْهِ الدَّهْرُ مَا طَالَعَ الْخُجُمُ

اگر وہ ظلم نہ کرتا تو ہمیشہ بیتاب ستاروں کو طہوع و غروب سے کا میں اور کس ہر روز تانا بستار

وَلَكِنْ الْفَتَحُ حَمَلُ بْنُ لَبِیْ بِغِيٍّ الْبَغْمُ مَرْتَعًا وَجَحْمُ

لیکن حمل بن بدر دلاور نے سرکشی کی۔ اور بغاوت ایسی ثوبت جسکے گہا سن گوار ہوئی ہے۔ یعنی فتح بڑا ہوتا ہے

لوگوں نے اس یوم الہباءہ کا بہت کچھ ذکر کیا ہے۔ پھر عبس کو جو کچھ

اور بخون نے یوم الہباءہ میں کیا تھا اس پر بہت بڑی مذمت ہوئی۔ اور

ایک نے دوسرے کو لغت ملامت کی۔

۹۹ فزارہ اور بنی بدر کے پھر فزارہ سنان بن ابی حارثہ المری کے پاس جا کر

انتقام کے واسطے سنان کا مجتمع ہوئے اور جو بلا اوں پر نازل ہوئی تھی اسکی شکایت

بیشمار عربوں کو عبس پر لانا اور کی۔ اسے خذیفہ وغیرہ کا قتل نہایت ناگوار گزرا۔ اور

دوروز کی لڑائیوں کے بعد فزارہ کا لڑائی موقوفہ کے لوٹ جانا

اوس نے عبس کو بہت برا بھلا کیا۔ اور عزم کیا۔ کہ عربوں

کو جمع کر کے فزارہ اور بنی بدر کا انتقام لے۔ اور چاروں طرف اپنے قاصد بھیجے

اور اس کثرت سے عربوں کو جمع کیا جن کا شمار نہیں تھا۔ اور اپنے لوگوں سے کہہ دیا۔ کہ مال و اسباب اور غنیمت سے کچھ تعرض نہ کریں۔ اور میدان میں خوبصورت کر لڑیں۔ پہرہ سب بنی عبس کی طرف روانہ ہوئے۔

جب بنی عبس نے سنا کہ وہ آتے ہیں۔ توقیس نے کہا۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے۔ کہ ہم اون سے نہ لڑیں۔ کیونکہ ہم نے اون کے آدمی قتل کئے ہیں۔ وہ ہم سے صرف ہمارا قتل اور مار ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور لوٹ کے سبب سے جو پہلے اون کو نقصان پہنچ چکا اب اسکی طرف وہ کبھی متوجہ نہ ہوں گے۔ ان البستہ ایک باہتم کر سکتے ہیں۔ کہ ہم اپنی نانی سواریان اور مال و اسباب بنی عامرین بھیج دیں۔ چونکہ خون ہم نے کیا ہے اس واسطے وہ تمہاری اس باب میں متعرض نہ ہوں گے۔ اور ہم میں جو لوگ ذمی قوت اور صاحب شجاعت ہیں وہ یہاں گھوڑ و نکی پشت پر رہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے لڑائی میں دیر کرتے رہیں۔ اگر اس پر وہ نہ مامین اور ہم سے بغیر کشت و خون کے نہ ہٹیں تو اسمین یہ ہوگا کہ ہمارے اہل و عیال اور مال و اسباب بچ کر نکل جائیگا پہرہم اون سے لڑیں گے۔ اور خوبصورت مقابلہ کریں گے۔ اگر اسمین ہمیں فتح ہو گئی تو فہوالمراء۔ اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی۔ تو ہمارے بال بچوں پر کچھ آفت نہ آئے گی۔ اور ہم اپنے مال و اسباب سے جا ملیں گے اور وہاں ہمیں حامی بھی مل جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اور ذبیان اور اون کے ساتھی روانہ ہوئے۔ اور ذات البحر اجرین بنی کر

آکر مقابل ہوے۔ اس روز فریقین میں خوب لڑائی ہوئی۔ اور دن بھر لڑکر دو نو فریق شام کو الگ الگ ہو گئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو پہر دونوں فریق مقابل ہوے۔ اور روز اول سے بھی زیادہ جوش و خروش سے لڑے۔ ان روزوں میں غنترہ بن شداد کی شجاعت مسلم لوگوں پر خوب ظاہر ہوئی۔ اور اسکی دلاوری کی خوب شہرت ہو گئی۔

جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ مخلوق بہت ماری گئی۔ اور لڑائی بڑی سختی سے ہوئی۔ تو ادنیٰ نے سنان بن ابی حارثہ کو اس بات پر بڑی طاقت کی۔ کہ اس نے حذیفہ کو صلح سے منع کیا تھا۔ اور اسکو بڑا منحوس سمجھا۔ اور اس سے کہا کہ خون ریزی موقوف کرے۔ اور صلح کر لے۔ مگر اس نے نہ مانا۔ اور پھر تیسرے روز بھی لڑنا چاہا لیکن جب دیکھا کہ اس کے ہمراہوں کی رائے میں فتور پڑ گیا۔ اور وہ سب صلح کی طرف مائل بن گئے تو اولٹا چل دیا اور لڑائی موقوف ہو گئی۔

جب ذبیان لڑ گئے تو قیس اور بنی عس بنی شیبان ۱۰۰ عس کا شیبان میں جانا اور ادنیٰ جبکہ اوڑھا دیا اور شیبان ہجرت کی سخت اور سخت سے۔ اور کچھ مدت تک وہاں رہے۔ پھر قیس نے دیکھا کہ شیبان کے غلام جس کے مال میں تعرض کرتے ہیں۔ اور انھیں کپڑے ہیں۔ اسوے عس وہاں سے چلے۔ اور شیبان کے کچھ لوگ ان کے پیچھے بڑ گئی ہیں۔ بھی ان کے مقابل ہوے۔ اور ان سے لڑے۔ شیبانیوں کو ہزیمت ہوئی۔ پھر بنی عس ہجرت کے طرف گئے کہ ان کے پادشاہ سے جسکا نام معاویہ بن حاکم تھا

جا کر حلف کر لیں۔ لیکن معاویہ نے رات میں اون پر آ کر غارت کا ارادہ کیا۔ جب بنی عبس نے سنا تو وہ شتابی سے بھاگے۔ اُدھر معاویہ بھی اون کے تعاقب میں شتابی سے دوڑا۔ مگر اون کے رہنما نے اونہیں بہکا دیا۔ کہ کسی طرح وہ عبس کو جا کر نہ پکڑ لیں۔ آخر وہ اس وقت عبس تک پہنچے۔ کہ جب وہ اور اون کے جانور تھک گئے۔ اور فروق میں اونکا مقابلہ ہوا۔ وہاں فریقین میں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اور معاویہ اور ہجروالے شکست کھا کر بھاگے۔ اور عبس نے اونکا تعاقب کیا۔ اور اونکا مال و اسباب بہت چھین لیا۔ اور جب قدر چاہا۔ اونہیں قتل کیا۔

۱۰۱ | عبس کا کلب اور قبضہ
 پھر عبس وہاں سے واپس روانہ ہوئے۔ اور ایک شہر
 منبہ و بنی عامر و تیمار اربابین
 پر پہنچ کر اترے جس کا نام عرعر تھا۔ اور جو بنی کلب کے
 اور اون سے لڑائی چھڑکے۔ ایک حی کے قبضہ میں تھا۔ یہاں کلب اون سے لڑنے کو
 کھڑے ہو گئے۔ ربیع میدان میں نکلا۔ اور ادھر سے اون کے رئیس کو مبارز
 کے لئے بلایا۔ وہ بھی نکلا اس کا نام مسعود بن مصاد تھا۔ دونوں لڑائی ہوئی
 اور لڑتے لڑتے زمین پر گر گئے۔ مسعود نے چاہا۔ کہ ربیع کو قتل کر دے۔ اسی میں
 خود اسکی گردن پر سے گر گیا۔ اور عبس کے ایک شخص نے اس کے تیر مارا۔
 یہ تیر ایسا نشانہ پر بیٹھا کہ اسے قتل کر دیا۔ پھر ربیع نے جہٹ کر اسکا سر کاٹ لیا
 اور عبس نے اسکا سر نیزہ پر رکھ کر کلب پر حملہ کیا۔ اس سے کلب بھاگے۔ اور
 عبس نے اون کے جانور اور بچے لوٹ لئے۔ اور یمامہ کو چلے گئے۔ اور وہاں جا کر
 وہاں کے باشندوں سے جو بنی خنیفہ سے تھے مخالفہ کیا۔ اور تین سال تک

وہاں مقیم رہے۔ پھر جب یہ بھی اپنے جوار میں تعمیری کرنے لگے اور عبس کو تنگ پکڑا۔ تو عبس وہاں سے بھی چلے گئے۔ اسوقت اون کے بہت آدمی متفرق اور قتل ہو گئے تھے۔ اور اون کے جانور ہلاک و تباہ ہو چکے تھے۔ اور عربوں نے اون کے بہت آدمی مار ڈالے تھے۔

اس پر بنی ضبہ نے اون کے پاس پیغام بھیجا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اگر تم چاہو تو ہمارے یہاں آؤ ہمیں تم سے بنی تمیم کی لڑائی میں مدد ملے گی۔ عبس اون کے پاس چلے گئے۔ اور ضبہ نے اونہیں اپنے جوار میں رکھ لیا۔ مگر جب ضبہ اور تمیم کا جھگڑا مٹ گیا۔ تو ضبہ عبس سے پھر گئے۔ اور چاہا کہ اون کو لوٹ کہسوٹ لیں۔ اس واسطے عبس اون سے لڑے۔ اور فتح پا کر ضبہ کے مال و اسباب لوٹ گئے۔

پھر بنی عبس عامر کی طرف چلے۔ اور احوص بن جعفر بن کلاب سے مخالفہ کیا احوص اس سے بہت خوش ہوا کیونکہ اس سے اسے تمیم کے مقابلہ کے لئے تقویت مل گئی۔ اس نے سنا تھا کہ لقیط بن زرارہ بنی عامر پر غزاکر نیوالا اور چاہتا ہے کہ اون سے اپنے بھائی معبد کا بدلہ لے۔ اس واسطے عبس عامر میں مقیم ہو گئے۔ اور تمیم نے اون کا قصد کیا۔ اور شعب جبلة کی لڑائی ہوئی۔ پھر ذبیان نے بنی عامر بن صعصعہ پر چڑھائی کی۔ جہاں بنی عبس رہا کرتے تھے۔ دونوں فریق میں لڑائی ہوئی۔ لیکن عامر کو شکست ہوئی۔ اور قرواش بن ہبئی العبسی گرفتار ہو گیا۔ پہلے تو اسے کسی نے نہ پہچانا لیکن جب ذبیان اپنے قبیلہ میں آئے تو وہاں ایک عورت نے اسے پہچان لیا۔ جب وہ اسے

جان گئے تو انہوں نے حصن بن خذیفہ کو اسے جا کر حوالہ کر دیا۔ اور حصن نے
قروداش کو مار ڈالا۔

پھر عبس عامر کے پاس سے بھی چلے۔ اور تیمم الرباب میں آ کر قیام
ہوئے۔ مگر تیمم نے بھی اون سے بغاوت کی۔ اور دونوں فریق میں لڑائی ہوئی
تیمم کے آدمی بہت کثرت سے تھے۔ اس واسطے عبس کے آدمی بہت مارے گئے
اور عبس لاچار دہان سے بھی چلے۔

۱۰۲ عیسیٰ لڑائیوں سے اس وقت عبس ریز کی لڑائیوں سے تھک گئے تھے۔ اور
دل تنگ ہونا اور فزادہ سے اون کے آدمی کم ہو گئے۔ اور مال و اسباب بھی تباہ
صبح کر کے دن میں توڑ آنا اور برباد ہو گیا تھا۔ اور مویشی بھی مر گئے تھے۔ قیس نے

اون سے کہا کہ بولو اب ہم کیا کریں۔ سب نے کہا ہم چاہتے ہیں۔ کہ اپنے
بھائی ذبیان کے پاس لوٹ جائیں۔ اون کے ساتھ رہ کر مرجانا ہمیں دوسرے
پاس کی زندگی سے بھستے اس واسطے وہ دہان سے چلے۔ اور رات میں

حارث بن عوف بن ابی حارث المرہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہرم
بن سنان بن ابی حارث المرہ لے پاس آئے۔ حارث یا سنان اس وقت

حصن بن خذیفہ بن بدر کے پاس تھا۔ جب وہ حصن کے پاس لوٹ کر آئے
اور اون کو اپنے مکان پر دیکھا۔ تو مر جا کہا۔ اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو
انہوں نے کہا تمہارے بھائی عبس۔ اور سب اپنا حال بیان کیا۔ اور جو

حاجت تھی وہ بھی اس پر ظاہر کی۔ اس نے کہا بہت اچھا بسر و چشم
میں حصن بن خذیفہ کے پاس جاتا ہوں۔ اور وہاں جا کر اس سے کہا۔ کہ مجھے

شب بین اس وقت ایک ضرورت آ پڑی ہے۔ اس واسطے میں تیسے پاس آیا ہوں کہا کہو میں موجود ہوں جو کام ہو۔ کہا بنی عبس کے لوگ میسے گھر آئے ہیں۔ حصن نے کہا۔ ادن سے صلح کر لو۔ مگر میں تو نہ کسی کو دیت دوں گا۔ اور نہ کسی سے دیت مانگتا ہوں۔ میسے باپ چچون نے عبس کے بیس آدمی مارے ہیں و پھر وہ عبس کے پاس لوٹ گئے۔ اور حصن نے جو کہا تھا وہ ادن سے کہہ دیا۔ اور ادن حصین اس کے پاس لے گیا۔ جب حصن کی نظر ادن پر پڑی۔ تو عبس نے کہا کہ ہم موٹے گھوڑوں پر سو ہیں کہا نہیں بلکہ سلامتی کے گھوڑوں پر سوار ہو۔ جب تم کو اپنی قوم کا اشتیاق پیدا ہوا۔ تو تمہاری قوم کو بھی تمہارا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ پھر حصن ادن حصین لیکر نکلا۔ اور سنان کے پاس گیا۔ اور کہا اپنے عشیرہ کے کام کا متکفل ہو اور ادن میں صلح کرادے۔ میں نیری مدد کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور صلح کامل ہو گئی اور عبس فزارہ میں لوٹ آئے۔

۱۰۳۔ قیر کا نصرانی ہو کر رہا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیس بن زہیر عبس کے ساتھ جانا اور حج کے اہتمام کرنا۔ زبان کی طرف نہیں گیا تھا۔ بلکہ اس نے کہا تھا۔ کہ اور اس کے بیٹے فضا کا غطفانہ کو میں منہ کبھی نہیں دکھاؤں گا۔ میں نے اوس سے رسول اللہ صلیم کے پاس آنا کسی کا بھائی مارا ہی کسی کا شوہر مارا ہے کسی کا بیٹا کسی کا بہتیا قتل کر دیا ہے۔ لیکن میں اپنے پروردگار سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہ نصرانی ہو گیا۔ اور اپنی قوم میں سے نکل گیا۔ اور پھرتے پھرتے

عمان میں جا کر راہب بن گیا۔ اور وہاں ایک مدت تک رہا۔ پھر حوج بن مالک العبدی اسے وہاں کہیں مل گیا۔ اور پہچان کر اسے قتل کر دیا۔ اور کہا اگر میں تجھ پر رسم کروں تو خدا مجھ پر رحم نہ کرے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب جس ذبیان کی طرف لوٹ آئے تو نمر بن قاسط میں قیس نے بیاہ کر لیا تھا وہاں اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جسکا نام فضالہ تھا۔ فیضا بنی صلعم کے پاس آیا۔ اور آنحضرت کے اس کے لئے ایک رایت دیا۔ اور اپنی قوم کا جو اس کے ساتھ تھی اسے رایت بردار مقرر کیا۔ اسکی قوم کے صرف نو آدمی تھے اور دسواں وہ تھا۔

یہاں حرب و احس وغیرا تمام ہوئے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یوم شعبہ

۱۰۴ لقیط کا عامر و عبس پر زرار مرنے یہ عزم کیا تھا۔ کہ اپنے بھائی معبد بن غطفان وغیرہ کو لیکر چڑھائی کرنا۔ زرار کے خون کے انتقام کے واسطے بنی عامر بن صعصعہ پر غزا کرے۔ اس معبد کے مرنے کا ذکر اوپر ہم کر چکے ہیں۔ کہ وہ بنی عامر کے قید میں مر گیا تھا۔ لقیط اسی تیار سی میں مصروف تھا۔ کہ اسی میں اسے خبر پہنچی۔ کہ بنی عبس اور بنی عامر نے حلف کر لیا ہے۔ اس لئے اسے بنی عامر پر چڑھنے کی ہمت نہ رہی۔ اور اس نے اون سب لوگوں کی طرف آدمی بھیجے۔ جن کے کسی آدمی کو عبس نے مار دیا تھا۔ اور اونہیں عبس سے انتقام لینا تھا۔ اون لوگوں سے لقیط نے حلف کی درخواست کی۔ اور عبس

اور عامردونوں کے مقابلہ میں اون سے مدد چاہی۔ اس سے اوس کے پاس اسد اور غطفان اور عمرو بن الجحون اور معاویہ بن الجحون مجتمع ہو گئے۔ اور سب نے اوس سے اتفاق کر لیا۔ اور نہایت کثرت سے فراہم ہو کر روانہ ہوئے۔ اور معاویہ بن الجحون نے قبائل کے لوا مقر کئے۔ بنی اسد ادنیٰ فرارہ خود معاویہ بن الجحون نے اپنی لوا کے نیچے رکھے۔ اور عمرو بن تیمم کا لوا حاجب بن زرارہ کو دیا۔ اور رباب کا لوا احسان بن ہمام کو غنایت کیا۔ اور بطون تیمم کی ایک جماعت کا لوا عمرو بن عدس کو اور کل قبائل خطلہ کا لوا لقیط بن زرارہ کے ہاتھ میں دیا۔ اور لقیط کے ساتھ اوس کی مٹی بنو حنبل بھی رہا کرتی تھی۔ اور وہ اسے جیسے لانی کرتا تو ساتھ لیجا یا کرتا تھا۔ اور اسکی رائے سے کام کیا کرتا تھا اب وہ اسقدر جا غلط تیمم سے رواں ہو کہ اونھیں عبس اور عامر کے قتل میں اور اپنے خون کا انتقام مل جانے میں ذرہ بھی شک نہ رہا۔

۱۰۵ کرب لاقیط کی چڑائی پھر لقیط کو راستہ میں کرب بن صفوان بن الحباب السعیدی کی خبر بنی عامر کو ایک فریق بنا کہیں مل گیا۔ جو ایک بڑا شریف آدمی تھا۔ لقیط نے اوس سے کہا۔ ہمارے ساتھ غزائیں تو کیوں نہیں چلتا۔ کہا میں اپنا اونٹ ڈھونڈتا پھرتا ہوں۔ کہا نہیں بلکہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہمارا پتا بتا دے۔ اور اونھیں خبر کر دے کہ ہم اون پر چڑھائی کر کے آرہے ہیں۔ میں تجھے اسوقت تک نہ چوڑونگا۔ کہ تو مجھ سے ہمارا حال کسی سے نہ کہنے کی قسم نہ کہائے۔ اس لئے کرب نے قسم کہا ہائی کہ وہ ادنا حال کسی سے نہ کہے گا۔

پھر وہ چلا۔ اور غصہ میں بہ گیا۔ اس لئے جب وہ عامر کے پاس آیا۔ تو اس نے ایک کپڑا لیا۔ اور اوس میں خنل اور کانتے اور ریت بھرا۔ اور دو کپڑے پانی لے کر اور ایک کپڑا سنج اور دس سیاہ پتھر لئے۔ پھر وہ اوس مقام پر آیا جہاں لوگ جانوروں کو پانی پلاتے تھے۔ اور وہاں آکر انھیں پینیک دیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔

وہاں اوسے معاویہ بن قیسر دیکھتا تھا۔ وہ احوں بن حنفیہ کے پاس انھیں سب کو اٹھا لایا۔ اور اوس سے کہا کہ یہ چیزیں ایک شخص لاکر ڈال گیا ہے۔ اور لوگ وہاں پانی پلا رہے تھے۔ یہ قصہ احوں نے قیس بن زہیر عیسیٰ سے کہا اور پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ قیس نے کہا یہ ایک خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اسکی تم پر غنا ہے یہ کوئی شخص ہے جس سے اس امر کا عہد لے لیا گیا ہے۔ کہ وہ تم سے بات نہ کرے۔ اس لئے وہ اس طرح تمہیں خبر دیتا ہے۔ کہ تمہارے دشمن تمہاری طرف اس کثر سے آتے ہیں کہ جہد رری کے ذرہ کثر سے ہوں اور وہ بڑے صاحب شوکت ہیں۔ اور خنل سے مراد قوم کے سردار ہیں۔ اور دویمانی کپڑوں سے مراد دویمین کے قبیلہ ہیں۔ کہ ان دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ اور سنج کپڑا حاجب بن زرارہ ہے اور پتھروں سے مراد یہ ہے۔ کہ دس روز کے فاصلہ پر ہیں۔ اس عرصہ میں وہ تم تک پہنچیں گے۔ میں نے تمکو یہ سب بتا دیا اب تم کو چاہئے کہ احرار بنو اور لڑائی میں ایسے جم کر لڑو کہ جیسے احرار کرام لڑا کرتے ہیں۔

۱۰۶ قیسا اور ثون کو پیلا رکھنا اور دقتوں کا بچا جانا کہ دشمنوں کو ہماری جہد میں

اوس سے تو نجات کا مخرج ضرور نکال لیتا ہے۔ قیس نے کہا کہ اگر تم میری راہ کو مانتے ہو۔ تو میں تمہیں ایک تدبیر بتاتا ہوں۔ تم اپنے اونٹوں کو شعب جملہ میں لیجاؤ۔ اور وہاں اونٹین پیسا سا رکھو۔ اور ان ایام میں اونٹین پانی نہ پلاؤ جب دشمن آئیں تو ادس وقت اونٹوں کو اونکی طرف چھوڑ دو اور اونٹین تلواروں اور نیزوں سے چیدو۔ اس سے وہ حیران پریشان پیاس کے مارے پانی کی طرف نکل کر بھاگن گے اور دشمن ادن سے اپنی حفاظت کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور ادن کی جائتفتہ رق پر اگندہ ہو جائیگی۔ اور اونٹوں کے پیچھے پیچھے تم بھی نکلو۔ اور ادس وقت اچھی طرح اپنے دل ٹھنڈے کر لو۔ اور دشمن کو مار لو۔ عامر نے ایسا ہی کیا۔ جیسا قیس نے ادن سے کہا تھا۔ اور کرب بن صفوان پہر لوٹ گیا۔ اور لقیطہ سے جا کر ملا۔ ادس نے پوچھا کیا تو نے ہماری خبر لوگوں سے کہہ دی اوس نے قسم کھائی کہ میں نے تو کسی بات بھی نہیں کی۔ لقیطہ نے اس لئے ادسے چھوڑ دیا۔ مگر لقیطہ کی بیٹی دختوس نے اپنے باپ سے کہا مجھے تو اپنے گھر کو بھیج دے۔ اور عبس اور عامر کے ہاتھوں میں مجھے مت ڈال۔ اس شخص نے اونٹین ضرور ضرور خبر کر دی ہے لقیطہ نے ادسے احمق بنایا۔ اور ادس کے کلام سے آزر رہا ہوا۔ اور ادس واپس کر دیا۔

۱۰۷ | پیاسے اونٹوں کے دوڑنے سے نیم کی درستی میں فرق آنا اور عبس و عامر کا ادن پر اونٹین شکست و دختوس کا غریب لقمہ لکھوڑوں کی آواز سے ملک میں شور مچ گیا۔ اونکو اس وقت

پانی کی ضرورت تھی اس واسطے وہ چشمہ کی طرف گئے قیس نے کہا۔ اب موقع ہے اس وقت اونٹوں کو نکالو۔ چنانچہ اونہوں نے نکالا۔ اور اونٹ پیاس کے مارے باولے کی طرح نکلے۔ اور عبس و عامراؤں کے پیچھے پیچھے اور پھلوں پر چلے۔ اونٹوں نے تیمم اور ادون کے ساتھیوں کو ہمال کر ڈالا۔ اور انھیں متفرق کر دیا۔ وہ گھاٹی میں ٹھہرے ہوئے تھے مگر اونٹوں کی پامالی سے انھیں میدان میں نکلنا پڑا۔ اور بے ترتیب ہو گئے۔ اور اپنی جان کو سنبھالنے لگے کہ جس سے وہ اپنے اپنے لوا کے نیچے مجتمع نہ ہو سکے۔ اسی میں عامر نے ادون پر حملہ کر دیا۔ اور شد سے لڑائی ہوئی۔ تیمم کے بہت آدمی مارے گئے۔ ادون کے رؤسا میں سب سے اول عمر بن النجون مارا گیا۔ اور معاویہ بن النجون اور عمرو بن عمرو بن عدس و خنوس کا شوہر قید ہو گیا۔ اور حاجب بن زرارہ بھی گرفتار ہو گیا۔ اور لقیط بن زرارہ اپنے لوگوں سے الگ جا پڑا اور اپنی قوم کو باواز بند چکارا۔ اس سے چند آدمی اس کے پاس آ گئے۔ اور رایت لیکر ایک پہاڑی کے کنارہ پر چڑھ گیا۔ پہر آ کر دشمن پر حملہ کیا۔ اور ادون سے لڑ کر پہر اوپر کو لوٹ گیا اور چلا چلا کر پکارا کہ میں لقیط ہوں لقیط ہوں اور پہر دشمنوں پر حملہ کیا۔ اور لوگوں کو قتل و زخمی کر کے لوٹ گیا۔ اور اب اس کے پاس لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اس وقت وہ پہر پہاڑی کے اوپر سے نیچے اترتا۔ اور گھوڑے پر سوار ہوا۔ غترہ نے اس پر حملہ کیا۔ اور ایک نیزہ اس کے مارا۔ جس سے اسکی پیٹھ ٹوٹ گئی اسی میں قیس نے آکر ایک تلوار کے ضرب سے گرا دیا۔ اور خون میں آلودہ کر دیا اس وقت اس نے اپنی بیٹی وخنوس کو یاد کیا۔ اور کہا۔

يَا لَيْشَعِرِ عَنْكَ دُخْتَنُوسُ اِذَا اَتَاَهَا الْخَبْرُ لِمُوسُ

اے دختنوس کا شش میں تیرا اوس وقت کا حال جانتا ہے کہ اوسکے یعنی دختنوس کے پاس موت کی خبر پہنچی

اَتَخْلُقُ الْقُرُونِ اَمْرَ قَمِيسٍ لَابِلٌ قَمِيسُ اِنْهَآ عَرُوسُ

معلوم نہیں اس وقت جوئی کٹاوا ایک یا ناز سے اگڑائی پہنچی نہیں تو اتنی ہی پہنچی وہ تو دلہن اور نوجوان عروس ہے

پھر وہ مر گیا اور قیس اور غطفان کو کامل شکست ہو گئی۔ پھر انہوں نے حاجب کو پانچ سوا دنٹ اور عمرو بن عمرو کو دو سوا دنٹ فدیہ میں دیکر چڑھایا اور جو لوگ سلامت رہے وہ اپنے اہل و عیال میں لوٹ گئے۔

دختنوس نے اپنے باپ کے مرنے پر کتنے ہی قصیدے کہے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

عَزَّالَاغَرُ خَيْرُ خِنْدٍ دَفَعَهَا وَشَبَابَهَا

اگر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی جس پر وہ شخص سوار تھا جو نبی خند کے تمام لوٹا ہون اور جوانوں میں بہتر تھا

وَأَضْرَهَا لِعَدُوِّهَا وَافْعَهَا لِرَفَاتِهَا

اور نبی خند کے دشمنوں کو ان میں سے زیادہ ضرر دینے والا اور ان کے بہنیں جانکے قتل میں اور قیدی کرانوں کی سب سے زیادہ آزار دہن کرنا

وَقَرَّيْعَهَا وَخَيْبَهَا فِي الْمُطَبَقَاتِ وَنَابِهَا

اور قوم میں بڑا سورا اور مصائب کے وقت جو ان مرد اور قوم کا سردار تھا۔

وَرَيْسُهَا عِنْدَ الْمَلُو لِي وَزْنُ يَوْمٍ خَطْبَاهَا

اور بادشاہوں کے نزدیک اپنی قوم کا ریس یا وزیر کے خطاب و فخر کے گزراؤقت ہوتا تو میں اس قوم کی عزت ہوتی تھی

وَأَقَمْتُهَا سَبَا اِذَا رَجَعْتُ اِلَى اَنْسَابِهَا

اور جب قوم اپنے انساب کا حال بیان کرتی تو اس وقت اور میں سب کے گمان سے اتم و کامل تھا

فَرَّ عَمُودًا لِّلْعَشِ ۖ لَّيْرَةً رَّا فَعَالًا لِّنَصَابِهَا

وہ عیشیہ کا مہتر اور سردار تھا اور اس سے خاندان کی شرافت کو دقت حاصل ہوتی تھی

وَيَعُو لَهَا وَيُخَوِّطُهَا ۖ وَيَذُبُّ عَنْ أَحْسَابِهَا

اور وہ اپنی قوم کی اچھی طرح سرپرستی اور ان کی نگہ رانی کرتا تھا۔ اور ان کے احساب کی حفاظت کرتا تھا

وَيَطَامُوا طَرِ لِّلْعَدَا ۖ وَوَكَانَ لَا يَمِشِي بِهَا

وہ ایسا تھا کہ دشمنوں کے مساکن کو یا مال کرتا مگر اپنے قوم کو

فَعَلَ الْمَدِيلَ مِنَ الْأَسْوِ ۖ دَلَّحَيْنَهَا وَتَبَا بِهَا

خارشتی شیروں کا کام سمجھ کر مرنے اور ان کی ہلاکت کے واسطے کہیں نہیں لیجا تا تھا۔

كَالْكُوكِ الدَّرِيِّ فِي سَيَاءٍ لَا يَخْفَى بِهَا

اوس کی بیشانی کو کب درسی اور درخشان کی طرح روشن تھی اور اس میں کسی طرح وہ چھپ نہیں سکتا تھا

عَبَتْ الْأَغْرَبُ بِدِرْوَعٍ مِّنِيَّةٍ لِّعِتَابِهَا

اغراوے لیکر منہ کے بل گر پڑا۔ ج ہے ہر کسی کو موت اپنے نوشتہ تقدیر کے وقت آتی ہے

فَرَّتْ بَنُو أَسَدٍ فِرًا ۖ رَّا الطَّيْرَ عَنْ أَسْرَابِهَا

بنی اسد اپنے ارباب اور سرداروں سے ایسے بھاگے جیسے پرندہ اڑ جاتے ہیں۔

وَهُوَ أَرْزُ أَصْحَابِهِمْ ۖ كَالْفَارِ فِي أَذْنَابِهَا

اور جو ارن بھی جو ان کے اصحاب تھے چوہوں کی طرح ان کے عقب میں چلے۔

۱۰۸۔ قیس کا بنی خندک محمد بن اسحاق نے یوم جلدہ کی کیفیت اور طرح بیان کی ہے

کچھ خوراک دینا اور انکا ایسی نہیں بیان کی جیسی ہم نے اوپر لکھی ہے۔ وہ کہتا ہے،
پراوہر کی لڑائی کا ہونا کہ قیس کی طرف سے بنی خندک کے لئے کچھ خوراک مقرر تھی۔

کہ بنی خندف کے ضغفا اور اراذل اسے کہا کرتے تھے۔ اور ان کے قبیلے
 اسے باری باری سے لیا کرتے تھے۔ یہ حق اون کے قبائل میں منتقل
 ہوتا رہتا تھا۔ ہوتے ہوتے یہ حق تمیم میں منتقل ہو گیا۔ اور اون کے بعد
 بنی عمرو بن تمیم میں چلا آیا۔ یہ لوگ خندف میں بہت ہی تھوڑے تھے۔ اور
 ذلیل تھے۔ قیس نے انہیں خوراک دینے سے انکار کیا۔ اور دنیا موقوف
 کر دیا۔ اس واسطے تمیم جمع ہوئے اور دو سکے عربوں سے انہوں نے
 محالفہ کیا۔ اور قیس کی طرف روانہ ہوئے۔ باقی قصہ اسی طرح ابن اسحق
 نے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔ اور گو کہ اس نے کسی
 بات میں اختلاف بھی کیا ہے۔ مگر وہ جھوٹی جھوٹی باتیں ہیں اون کے ذکر
 کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

۱۰۹۔ بحرن کے عربوں اسی لڑائی کے دن عامر بن الطفیل صحابی پیدا ہوئے
 میں مجوسیت کا پھیلنا۔ میں بعض علما نے بیان کیا ہے کہ بحرن کے بعض عرب
 اس زمانہ میں مجوسی ہو گئے تھے۔ اور زرارۃ بن عدس اور اس کے
 دو نویٹے حاجب اور لقیط اور اقرع بن حابس وغیرہ مجوسی تھے۔ اولقیط
 نے اپنی بیٹی دختنوس سے نکاح کر لیا تھا۔ اور اسی مجوسیت کے سبب سے
 اس کا یہ فارسی نام رکھا تھا۔ اور جب وہ مارا گیا ہے تو اس وقت یہ
 دختنوس اس کے نکاح میں تھی۔ اس واسطے اس نے کہا ہر یالکت
 شعر عنک دختنوس الانبیات مکر اول روایت زیادہ صحیح ہے
 کہ وہ اسکی عورت نہ تھی بلکہ اسکا شوہر عمر تھا۔ واللہ اعلم

یوم ذات کیف

۱۱۰ قریش اور بنی بکر کی بنی بکر بن عبد مناة بن کنانہ قریش سے بغض و عداوت رکھتے اور ان کی حریم کی ولایت کے لئے تھے کیونکہ قصی نے انہیں اور خزاعہ کو مکہ سے نکال دیا تھا اور اسے قریش میں تقسیم کر دیا تھا۔ اور اس کے چار حصہ کئے اور اوسین گھر بنوا دئے تھے۔ پھر جب عبد المطلب کا زمانہ آیا تو بنی بکر نے چاہا کہ قریش کو حرم سے نکال دیں۔ اور اون سے لڑ کر اون پر غالب ہو جائیں۔ اور اسی واسطے بنی بکر نے بنی الہون بن خزیمہ کے نوٹ زبردستی چھین لئے۔ اور اونہیں ہنگال لے گئے تھے۔

پھر اونہوں نے ادھر تو اپنے آدمی جمع کئے۔ اور ادھر قریش نے اپنے لوگوں کو فراہم کیا اور لڑائی کے لئے مستعد ہو گئے۔ اور عبد المطلب نے قریش اور احابش سے حلف کیا۔ بنی حارث بن عبد مناة اور بنی الہون بن خزیمہ بن مدرکہ اور بنی المصطلق جو خزاعہ والوں سے ہیں احابش کہلاتے ہیں۔ پھر قریش بنی بکر اور اون کے ساتھیوں کے مقابلہ کو گئے۔ ان کے سردار عبد المطلب تھے۔ ذات نکیف مقام میں (جو عیلم کے پاس ہے) لڑائی ہوئی بنی بکر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اور بہت مارے گئے۔ اس کے بعد قریش سے وہ پھر کبھی نہیں لڑے ابن شعلۃ الفہری نے اس باب میں کہا ہے۔

فَلِلَّهِ عِنا مَنِ اَيُّ مِنْ عَصَابَةٍ عَوْتُ عَجْمِكِ يَوْمَ ذَا النِّكَيفِ

اللہ کہیں کسی شخص کی ایسی دو آنکھیں بھی ہیں جس نے کوئی ایسی غرابت و ضلالت میں پڑے ہوئے لوگ دیکھے ہوں جسے بکر ذات نکیف کی لڑائی میں پڑ گئے تھے۔

انَا خَوَالِي ابْنَا وَنَسَائِنَا | فَكَانُوا لَنَا ضَيْفًا بِشَرِّ مُضْطَرِفٍ

وہ ہمارا بیٹا اور عورتوں کے پاس کہے۔ اور اپنے جانور ٹھہرے۔ اور ہمارے یہاں بنے۔ مگر ٹھہرے ہی شریر خزانہ کا یہاں بچے

۱۱۱ قارہ اور قارہ کی شل | اس روز عبد بن السفاح القاری نے جو قارہ مین سے تھا

تقاوۃ بن قیس کو جو بلعا بن قیس کا بھائی تھا مار ڈالا۔ اور بلعا کا نام مساح تھا

کہتے ہیں اسی روز یہ مثل کہی گئی قَدْ أَنْصَفَ الْقَاسِرَةُ مَنْ سَامَاها

قارہ کے ساتھ اس شخص نے انصاف کیا۔ جس نے انکے ساتھ تیر اندازی

کی۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص قارہ مین سے اور ایک شخص بنی اسد سے آپس میں

لڑنے کو کھڑے ہوئے۔ قاری نے اسدی سے کہا کہ چاہے تو تو مجھ سے کشتی

کر لے۔ اور چاہے تو مجھ سے مسابقت اور مرامۃ کر لے۔ اسدی نے کہا

میں مرامۃ یعنی تیر اندازی کرتا ہوں۔ قاری نہایت عمدہ تیر انداز ہوتے تھے

اسلئے قاری نے خوش ہو کر اس سے یہ الفاظ کہے۔ اور پہر ایک تیر اپنے

ترکش سے نکالا اور ایسا تاک کر مارا کہ جگر کے وار پار کر دیا اور قارہ ہوں

بن خزمیمہ کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اور وہ عضل بن الدیش کی اولاد میں ہے

مگر صاحب تاج العروس نے لکھا ہے کہ قارہ عضل اور دیش کے

اولاد میں ہیں جو دو فوہون بن خزمیمہ کے بیٹے ہیں۔ قارہ (غظیم الشان ثلیل)

ان کا نام ان کے اجتماع اور التفاضل کے سبب سے ہوا ہے۔ ابن السخ

چاہتا تھا کہ انہیں بنی کنانہ اور قریش میں متفرق کر دے۔ مگر یہ سب

ایک ہی جگہ مجتمع رہے۔ اور اسی وجہ سے (آون مین کا ایک شخص

کہتا ہے۔

دُعُونَا قَارَةً لَا تُفْزِوْنَا فَخْجَلْ مِثْلَ أَجْمَالِ الطَّالِعِ

ہمیں قارہ دینے عظیم الشان ٹیلہ کی طرح چھوٹا رہنے دو۔ اور ہم پر زبردستی مت کرو۔ کہ جس سے ہم شتر مرغوں کی طرح اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگ جائیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسی بریت کے سبب سے او نہیں قارہ کہنے لگے ہیں پہلے ایام جاہلیت میں او منحین رماۃ السحق دآنکھوں کی تیلیوں میں تیر مارنے والے کہتے تھے۔

دبائے ہستیر

